بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هٰذَا بَصَآ ئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ٥ (جزء۹، رکوع ۱۴)

یہ روشن دلیلیں ہیں تمہارے پروردگار کی طرف سے اور ہدایت ورحمت ہے مومنوں کے لئے

الحمد للّٰہ منة

مکاتیب

مولفہ

حضرت بندگی میاں شیخ مصطفٰے گجراتیؒ

مترجم

(باہتمام)

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیرآباد حیدرآباد، دکن

۱۳۷۷ھ ہجری

التماس

مصدقانِ حضرت امامنا سید محمد جونپوری مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحمٰن خاتمِ ولایت محمدی صلعم سے التماس ہے کہ یہ مبارک کتاب حضرت بندگی میاں شیخ مصطفےٰ گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کا مجموعہ ہے جو طبقۂ تابعینؒ کے جلیل القدر عالم و فاضل مذہب مہدویہ کے مبلغِ اعظم ہوئے ہیں آنجناب ۹۳۲ھ میں شہر گجرات علاقہ نہروالہ المعروف پٹن میں پیدا ہوئے اپنے والد بزرگوار حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؒ سے علم دینی کی تحصیل کی جوان ہوکر حضرت بندگی ملک پیر محمدؒ سے تلقین ہوئے پھر حضرت شہاب الحقؒ سے بیعت کی اور فقیر ہوکر حضرت شہاب الحقؒ اور حضرت بندگی میاں سید محمود سید نجیؒ کی صحبت و خدمت اختیار کی، حضرت سید نجیؒ نے ان کی اعلیٰ قابلیت دیکھ کر ان کو ارشاد کا حکم دے کر علٰحدہ رہنے کی رضا دی، حضرت کے دائرے کئی مقامات پر رہے اور بیشمار لوگ حضرت کے فیضِ بیان سے تصدیقِ مہدی علیہ السلام سے مشرف ہوئے، رسالہ اسامی مصدقین، شواہد الولایت، سنۃ الصالحین اور ترغیب الطالبین میں حضرت میاں شیخ مصطفےٰؒ کے حالات جو ذکر کئے گئے ہیں ان کا خلاصہ یہاں لکھا گیا ہے تقریباً ۹۵۰ھ سے ۹۸۲ھ تک حضرتؒ نے متفرق اوقات میں مختلف مقامات سے متعدد بزرگانِ دین مثلاً حضرت شاہ یعقوب حسنِ ولایت، حضرت بندگی میاں عبدالملک سجاوندی عالم باللہ اور حضرت بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدین رضی اللہ عنہم اور دیگر مشائخین عظام و علماء کرام نیز اپنے مریدین و معتقدین عزیز و اقارب کے نام جو مکتوبات لکھے تھے بالآخر اپنے ہی دستِ مبارک سے انکو ترتیب وار لکھا اور اس پر فصیح و بلیغ خطبہ لکھ کر اس مجموعہ کو کتاب کی صورت دی، یہ مجموعۂ مکتوبات چند سال قبل بلا ترجمہ شائع ہوا تھا، اسی مطبوعہ نسخہ کی دیگر مکتوبات کا خلاصہ محض عشق و معرفت الٰہی کی تعلیم خداطلبی اور راہِ خدا میں جانبازی کی ترغیب ہے چنانچہ ساتویں مکتوب میں حضرتؒ نے فرمایا ہے:۔

جس طرح سے کہ فقیروں کی مجلس دینی حکایت سے خالی نہیں ہوتی اسی طرح سے چاہیئے کہ ان کے خطوط بھی اسی قسم کے کلام سے خالی نہ ہوں، اسی لحاظ سے یہ چند الفاظ لکھے گئے ہیں چاہیئے کہ دل حاضر رکھ کر ان کلمات کا مطالعہ کریں اگر چہ یہ کاتب فقراء (اہل اللہ) کے زمرہ میں نہیں ہے لیکن ان سے مشابہت کی رغبت رکھتا ہے حدیثِ ہذا کے حکم کے مطابق کہ جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ اُن ہی میں ہوگا فقیروں میں شمار پانے کی امید لیا ہوا ہے۔

چوبیسویں مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

جہاں کہ اصل کام جان کی بازی لگا دینا ہے، نان (روٹی) کی تدبیر طلب حق کے ساتھ محض بازی (کھیل) ہے اکبر بادشاہ کے دربار میں بحثِ مذہب کے لئے حضرتؒ بلائے گئے تھے اور تقریباً دو سال تک قید میں رکھے گئے اس مدت میں کئی

مجلسیں دربار میں ہوئیں جن کی روداد یں خود حضرتؒ ہی کی قلمبند کردہ ہیں ان کا مجموعہ ''مجالس'' کے نام سے مشہور ہے یہ کتاب بھی دارالاشاعت جمعیتہ مہدویہ سے مع ترجمہ شائع ہوچکی ہے، اکبر بادشاہ کے دربار میں حضرتؒ کے جانے آنے کا حال جو تاریخ سلیمانی میں مذکور ہےاس کا کچھ حصہ یہاں نقل کیا جا تا ہے۔صاحبِ تاریخ سلیمانی فرماتے ہیں۔

میرے قبلہ گاہ (والد) فرماتے تھے کہ میاں مصطفےٰؒ کے بیان سے بادشاہ محظوظ ہوکر انعام جاگیر و وظیفہ دینا چاہتا تھا لیکن میاںؒ فرماتے تھے کہ بادشاہوں کی ایسی فتوح کو ہمارے بزرگوں نے قبول نہیں کیا، وظیفوں کو تعین کو اوراس جیسے دوسرے ذرائع معاش کو اپنے حق میں حرام جانا ہے۔

جب علماء نے دیکھا کہ شیخ بحث مہدویت میں الزام نہیں پاتا اوراس پر کسی وجہہ سے ہم غلبہ نہیں پاتے ہیں تو انہوں نے مشورہ کیا کہ ایسا حیلہ کرنا چاہیئے کہ وہ بغیر کسی الزام میں پھنسنے کے رہا نہ ہو، پس انہوں نے یہی حیلہ کھڑا کیا کہ وہ وظیفہ اور انعام کو (اپنے حق میں) حرام کہتا ہے جب تک یہ وظیفہ قبول نہ کرے رہا نہ ہونے دیں۔

نیز لکھا ہے کہ مخالف علماء نے حضرتؒ کی ایذا دہی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا بادشاہ کو مشتعل کرنے کیلئے بالآخر یہ سوال کیا کہ اگر اکبر بادشاہ مہدیؑ کی آمد و گذشت کو قبول نہ کرے تو تم کیا کہو گے؟ جب مکرر سہ کرّر انہوں نے یہی سوال کیا تو حضرت میاں شیخ مصطفےٰؒ نے فرمایا کہ مہدیؑ کے ماننے والے کو مومن کہتا ہوں اور اُس کے منکر کو کافر کہتا ہوں، اور اگر اکبر قبول نہ کرے تو اس کو اکفر کہتا ہوں۔

یہ سنکر علماء دربار بہت برہم ہوئے لیکن بادشاہ کے حکم کے بغیر کچھ نہ کرسکتے تھے اپنی اپنی جگہ خاموش رہے اس واقعہ کے ذکر کے بعد مورّخ میاں ملک سلیمانؒ نے لکھا ہے:۔

بادشاہ نے رات کے وقت میاں مصطفےٰؒ کو اپنے حضور میں بلاکر کہا کہ شیخ مصطفےٰ! کسی کی یہ مجال نہیں ہے کہ ہمارے سامنے بغیر ہماری اجازت کے زبان ہلا سکے کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ دیوار کی تصویر کی طرح تمام وزراء اور علماء سہمے ہوئے رہتے ہیں، باوجود ایسے دبدبہ اور اہتمام کے تم نے گستاخانہ بات ہمارے حضور میں کہی اور جو کچھ ایک بڑا اپنے چھوٹے سے کہہ سکتا ہے تم نے شاہوں کے دربار میں کہا، میاں مصطفےٰؒ نے جواب دیا کہ جہاں پناہ! ہر چند علماء پوچھتے رہے اور میں ان سے چشم پوشی کرتا رہا جیسا کہ آنجناب کو معلوم ہے لیکن میں نے دیکھا کہ خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء علیہم السلام میرے سیدھے بائیں جانب کھڑے اس فقیر کے سر پر اپنا سایۂ لطف وشفقت ڈالے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے مصطفےٰ بےفکری سے بے تحاشہ کہدے کہ منکر کافر اور اکفر ہے پس اس عاجز کے دل کو ہمت ہوئی اور جو کہا اس کے کہنے کی جرأت پایا بادشاہ نے کہا واقعی بغیر اُس عالی جناب ملائک مآب کی تائید وامداد کے یہ بات کہی جانے والی نہ تھی اب تم کو رضا ہے جہاں چاہتے ہو جاؤ لیکن شاہی

انعام کو قبول کرلو، اس میں طرفین کی حرمت ہے۔

اس واقعہ کے بعد حضرت کو انعام قبول کر کے واپس ہونے پر مجبور کیا گیا تو حضرتؒ کے لڑکے شیخ عبداللہ نے اپنے نام پر جاگیر کی سند لکھوالی اور قید سے رہا ہونے کے بعد حضرت بندگیمیاں شیخ مصطفیٰؒ مقام بیانہ میں پہنچ کر اسی سال ۹۸۳ھ یا ۹۸۴ھ میں بتاریخ ۱۹ ماہ ذیقعدہ بعمر ۵۲ سال واصل حق ہوئے یہ واقعہ تاریخ سلیمانی کے علاوہ منتخب التواریخ بدایونی وغیرہ میں بھی مذکور ہے (ملاحظہ ہو انتخاب التواریخ الاغیار صفحہ: ۱۵۷)

فقط

المرقوم ۲۶/رجب ۱۳۷۷ھ

راقم

فقیر حقیر سید خدا بخش رشدی مہدوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعریف اور خوبی اس بادشاہ کی جس نے اپنی کامل مہربانی سے انسان کو بارِ امانت (اپنے عشق کا بوجھ) اٹھانے والا بنایا اور اس کو اپنی کشش کی وجہ سے اس بلندی تک پہنچایا کہ انسان میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں (فرمایا) اس کے جسد کو یہ بزرگی دی کہ میں نے آدم کی مٹی چالیس روز اپنے ہاتھ سے خمیر کی، اس کے دل کو اس خلعت سے نوازا کہ مومن کا دل رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے، اپنی قدرت سے اس کو یہ قوت عطا کی کہ وہ اس بوجھ کا (عشق کے بوجھ کا) اٹھانے والا ہوا، اور اپنی مہربانی سے اس کو یہ معرفت عطا کی کہ وہ اس کام سے (دیدار سے) واقف ہوا۔

(نظم)

رُخ سے پردہ ہٹا کے دلبر نے
حُسن سے اپنے آشنائی دی
لطف معشوق دیکھ خاکی کو
کردیا جس نے بے بہا موتی
کھینچا اک دم میں اُس کو دو جگ سے
کیا ساکن در عالمِ باقی
اس کو خلعت بھی دی خلافت بھی
سارے عالم میں یہ مُنادی کی
دارِ لعنت عدو کو اُسکے دیا
کہ حسد کیوں کیا سزا یہ ملی
نازنیں کر کے جس کو اپنایا
ملکیت اپنی اُس پہ قرباں کی
اُس کے احساں کا شکر ہو کیونکر
سب کا مسکن ہے عاجزی کی گلی
وہ حسین جس کی تیز رو بُرّاق

بام افلاک کو بھی روند چلی
کہکے لا اُحصیِ اُس نے ہر اک کو
عاجزی کی خبر ثنا سے دی

بے انتہا درود اور بے شمار سلام اُس صادق مختار اُس طبیب پختہ کار، اُس خلاصۂ وجود روزگار، اُس سراپا دیدۂ دیدار پروردگار اس شمع پرنور ہدایت اُس واسطۂ ظہور خلقت، اُس شاہ باز پر جس نے کبھی دانہ دوام (دنیاے دوں) کی طرف رغبت نہیں کی اور اُس بلند پرواز پر جس نے بوستانِ اوادنیٰ (قرب و وصال خدا کے باغ) کے سوائے کہیں اپنا آشیانہ نہیں بنایا۔

(نظم)

محمدؐ کا مکاں جو لامکاں ہے
محمدؐ کے لئے حیراں جہاں ہے
شرابِ عشق کا ہے شوق تجھ کو
تو لے دریا محمدؐ کا رواں ہے
محمدؐ کے تو قدموں پر بصد شوق
فدا سو جاں سے ہو گر یہ تواں ہے
رہا روزِ ازل ہی سے جو مردود
اُسے پروا محمدؐ کی کہاں ہے
بجز ہر دو محمدؐ ڈھونڈ دو جگ
نہیں تجھ کو کہیں جاے اماں ہے

(رباعی)

آپ ہیں تخمِ ہدایت مرحبا
آپ ہیں شاخ نہایت مرحبا
آپ ہیں سلطانِ جملہ مرسلاں
آپ سے سب کی حمایت مرحبا

اور سو ہزار تحفے سلام کے آپ کی آل کی ارواح پر نثار ہوں خصوصاً اُس تابع خاص اُس صاحب اخلاص اس خاتم ولایت، اُس مظہر ہدایت اس (غفلت کے) پردوں کو اٹھانے والے اُس کتابِ خدا کے (معانی کو) سنانے والے اُس اسرار کو کھولنے والے اُس سرداروں کے سردار، اُس گواہِ دیدارِ ذات معبود اور اُس مہدیِ موعود پر جس کی طرف اشارہ **انا ومن اتبعنی** (میں اور وہ جو میرا تابع ہوگا) میں ہے اور جس کی قوم کے لئے بشارت **یحبھم ویحبونہ** (اللہ ان کو دوست رکھے گا اور وہ اللہ کو دوست رکھیں گے میں ہے۔

(نظم)

تو دانا ہے تو آدردام مہدیؑ
پیئے تا گھونٹ اک از جام مہدیؑ
فدا کردے تو ہر دم بے تکلف
اگر سو جاں بھی ہوں بر نامِ مہدیؑ
ازل سے جو کوئی بے نور ہوگا
وہی جھٹلائے گا پیغامِ مہدیؑ
ظہورِ خاص ہوا ہے اس سبب سے
فدا عالم ہے بر اقدام مہدیؑ
رہے گا گوشۂ خلوت میں دائم
تو کچھ پائے گا تو انعامِ مہدیؑ

(رباعی)

آپ ہیں ختم ولایت مرحبا
آپ ہیں نور ہدایت مرحبا
اے ہمارے ناز والے بادشاہ
ہم غریبوں پر عنایت مرحبا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاننا چاہیئے کہ انسان کا وجود میں لایا جانا جانے کیلیئے اور سب کچھ چھوڑ جانیکے لئے ہے تو یہ نہ سمجھ کہ کھانے اور سونے کے لئے ہے پس جو کوئی کھانے پینے کی فکروں میں حیران ہے سچ تو یہ ہے کہ وہ اپنے درجہ میں کمتر از حیوان ہے۔

تو اے خواجہ اگر ہے مردِ دیندار
تو ہو کیوں ایک لقمہ کے لئے خوار

اے عاقل اس جہانِ فانی سے دل مت لگا اس میں تیرا کوئی فائدہ نہیں۔اپنے سینے کی کشادگی کو دونوں جہان کے غموں کے بوجھ سے خالی رکھ اگر تو مرد ہے

(رباعی)

دنیا اس لائق نہیں تو اس سے دلبستہ رہے
رات دن اس کی طلب میں غم سے دل خستہ رہے
ہے یہ مُردار اس کو پاکر کس لئے ہنستا ہے تو
عقل والوں کی خوشی اس سے نہ پیوستہ رہے

کیا تو جانتا ہے اپنی عمر کا سرمایہ تو کس کام میں خرچ کرتا ہے غیرِ حق سے دل لگانے میں اور حق سے منہ پھرانے میں تو اپنی عمر صرف کر رہا ہے ہوشیار رہ اگر نفع کا خواہاں ہے تو کام کا کام (یاد خدا) اختیار کر سب سے بیزار ہو اپنے کام میں لگ جا

(رباعی)

ناداں یہ ترا ترانہ کب تک
یہ مونچھوں کا چڑھانا کب تک
ہے مرد تو راہ میں قدم رکھ
اے مردہ دل بہانہ کب تک

اے مردصفت کن لِی اَکُنْ لک (تو میرا ہو جا تو میں تیرا ہوں)، تیرے لئے خطاب ہے۔اے انسان تجھے کس چیز نے دھوکے میں ڈالا ہے تیرے لئے عتاب ہے کیا ہی فضل وکرم اس محبوب بے نیاز کا ہے کہ خطاب وعتاب سے اپنی

طرف بلاتا ہے اور کیا ہی سنگ دلی اور بد بختی بندۂ محتاج کی ہے جو اس سے دور رہتا ہے، اے گمراہ تو دنیا میں آیا ہے اور تیرے دل کا رخ غیر کی طرف ہے گویا کہ آسمان سے کوئی چیز اوندھے منہ گری ہے پس پرند (شیطان) اس کو اچک لیجا رہا ہے، حق سے تو متنفرّ ہے اور خواہشِ نفس کے دام میں گرفتار، بیشک برا دوست اور بلاشبہ برا رفیق کار، جس کو شیطان سے موافقت ہو اور حق سے مخالفت تو جہنم اس کے لئے سزاوار ہے جو بدترین جائے قرار ہے ہرگز دشمن کو دوست مت جان اگر کچھ ہوش تجھ میں ہے اس بات پر کان رکھ کل کے اندیشہ کو آج اپنا پیشہ بنا یہ نہیں چاہیئے کہ

(رباعی)

یار دیرینہ کو تو کر کے فراموش
اپنے کان گفتار پہ بد خواہ عدو کی رکھے
زہر کا جام بھر تیرے لئے ہے دشمن
ہاں خبر رکھ کہیں ایسا نہ ہو تو نوش کرے

اے نکمّے تمام دن کھانا اور باتیں بنانا اور تمام رات لوٹ لوٹ کر سونا کیا ہی دائمی گھاٹے کی صورت ہے اور کیا ہی دائمی خجالت کا سامنا ہے۔

(رباعی)

گمراہ یہ ترا خلاف کب تک
چشمِ دل پر غلاف کب تک
چل راہِ خدا میں صدق کے ساتھ
اے بے غیرت گزاف کب تک

کیا تو جانتا ہے کہ دنیا اور آخرت میں گھاٹے میں رہنے والا کون ہے وہی جو عالم وجود میں آیا اور دوست کے بغیر (خدا کے دیدار یا خدا کی یاد کے بغیر) زندگی بسر کیا دنیا کی زینت کو محبت کی نظر سے مت دیکھ کیا تو نے نہیں سنا کہ یہی ہے کھلا گھاٹا اسی کے حق میں ہے، زر کی دوستی کے زخم کا کوئی مرہم نہیں مال کے شیدا کو انسان نہیں کہہ سکتے بلکہ گدھے کا درجہ بھی اُس سے کم نہیں قرآنِ قدیم اس کے درجہ کی خبر دیتا ہے اور اس کے حال کا شاہد ہے کہ وہ سب چوپایوں کے مانند بلکہ ان سے بھی گئے گذرے ہیں، اے عاقل اگر تو راہِ راست ڈھونڈتا ہے تو اللہ کی بندگی اس طرح کر گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے یعنی خدا کی عبادت

میں اس طرح مشغول ہو کہ تو اس کو دیکھتا ہے اگر تو ایسا نہیں ہے تو یقین کے ساتھ جان کہ ابھی تو بے دین ہے اپنی ظاہری عبادت پر نازمت کر ورنہ کچھ تجھے حاصل نہوگا اپنے کو فنا کرنے کی کوشش کرتب تو خدا میں واصل ہوگا، طلب کے راستے سے ایک قدم پیچھے مت ہٹ تا کہ یہ نہ کہیں کہ جھٹلایا اور منہ پھیر لیا ہمیشہ ایک جانب رہ تا کہ تو دنی فتدلّٰی (پھر نزدیک ہوا اور اتر آیا) کے راز کو پائے اپنے وجود (ہستی وخودی) کی نفی کی کوشش کر کیونکہ یہی (ہستی وخودی) اصل درد ہے جو اس کو مٹانے سے باز رہا سچ تو یہ ہے کہ وہ نامرد ہے، طالب کے لئے کوئی چیز اس کے وجود (اس کی انانیت) سے بڑھ کر کوئی چیز باعثِ ضرر نہیں جو اس معنی کو نہیں جانا اس کی طاعت کیلئے کوئی ثمر نہیں، ذکرِ نفی و اثبات ہی اس مرض کا درمان ہے، کیونکہ اور یاد کر اپنے پروردگار کو جب تو بھول جائے فرمان ہے، جب یہ بات روشن ہوگئی کہ اس درد کے لئے ذکر کے سوائے دوا نہیں تو ذکر سے کسی حال میں بھی غافل ہونا روا نہیں اگر تو بقا کا طالب ہے تو فنا کو اختیار کر اگر خدا کا طالب ہے تو خود کو مت دیکھ۔

(نظم)

تو ہو اکدم جو بیگانہ خودی سے
تو جامِ عشق سے ہو اُس کے سر شار
رہے نہ وجودِ غیر آنکھوں میں تیری
تو جاں ہے لیک جاناں تو نہیں یار
تو جو قابل ہے اسرارِ ازل کا
ہے کیوں پھر دام و دانہ میں گرفتار
بشمع حُسنِ یار ہر لحظہ تجھ کو
فدا پروانہ وار ہونا ہے درکار
اگر تو نفس کے سایہ سے بھاگے
ہو دور شوق کا اُسکے وطن دار
تجھے سارا جہاں کچرا نظر آئے
تو ہو شیدائے حُسنِ روے دلدار

اگر تو مردوں کا ہم نوالہ ہم پیالہ بننا چاہتا ہے تو نافرمانی سے اپنا منہ پھیر لے (معرفت کا) خزانہ حاصل کرنے کیلئے ایک گوشہ میں بیٹھ جا اور (حق کی) محبت کا بیج اپنے دل کی زمین میں بودے، جب تک تجھ سے ہو سکے گوشہ اختیار کر تا کہ تو اس

بیج کو خوشہ تک پہنچائے۔

(نظم)

مردِ رہ ہے تو تُو دے مت دل کسی کو زینہار
بھاگ سب سے گوشۂ خلوت تو کرلے اختیار
زینتِ دنیا کو رغبت کی نظر سے دیکھ مت
دور حق سے جو کرے ہے زینتِ دنیا کا پیار
ہو نہ مغرور اپنی طاعت پر کہ زندہ دل کے پاس
طاعتِ مغرور سے تو ہے گناہ سو بار پار
دوست سے ہو دور کا خواہاں اگر دانا ہے تو
دوری رہبر ہے بے رہبر سفر دشوار کار
غیر سے آنکھوں کو سی لے سوزِ دل میں رہ مدام
غیر سے کیا کام اگر تو دوست کا ہے خواستگار
وہ جو تیرا دلربا ہے اُس کے در پر رہ سدا
گر تو اِس درگاہ کا نوکر ہے ہاں رہ ہوشیار

اس دوستی کی نسبت کے قائم رہنے کے لئے لازمی چیز خلوت ہے، سالکوں (خدا کے طالبوں) کے لئے اجنبیوں کی سنگت آگ کی سنگت ہے حق کی یاد میں رہنے والا اکثر اوقات تنہا (سب سے انجان) رہے گا، بقدر ضرورت لوگوں کے درمیان رہے گا، تصوّف محض جبّہ اور دستار نہیں، مردِ خدا پرست کو کسی کے آنے جانے کا انتظار نہیں وہ خدا کا عاشق ہے اور دیوانہ اس کو اپنی ذات سے اور مخلوق سے کوئی سروکار نہیں وہ جو آخرت کی راحت سے بھی ہاتھ دھو کر محبت حق تعالیٰ کا جام پی چکے ہیں دنیاے دوں پر کب نظر ڈالتے ہیں جس پر فنا کا قلم پھیرا گیا ہے طالب حق کی آنکھ خلق کے بھلے برے سے ہی ہوئی ہے کیونکہ اُس کے باطن میں حق تعالیٰ کے عشق و محبت کی آگ لگی ہوئی ہے۔

(رباعی)

جس کے دل میں خیالِ یار رہے
خلق سے اُسکو کاروبار نہیں

جملہ عالم سے وہ ہوا بیزار
جوشِ عشق اُسکو ہے قرار نہیں

نفع اور نقصان کی اصل پونجی (حق تعالیٰ) کے فراق کا دور ہے اگر یہ تیرے ہاتھ آجائے تو خوشی کے ساتھ جی، اس (درد کے ساتھ جینے کی) عمارت کا پایہ خود کو کچھ نہ سمجھنا اور گرے ہوئے رہنا ہے، دیکھ اس بام سے جو نیچے گرا کون ہے (شیطان ہے) جس کسی درخت کو تو دیکھے بغیر جڑ کے ثمر نہیں رکھتا اس بات کا انکار وہی کرے گا جو خبر نہیں رکھتا۔

(بیت)

تو بے خبروں سے دل لگا مت
صحبت سے کر اِن گدھوں کی پرہیز

جو طالب کہ میں پن سے نکلا ہے سچ تو یہ ہے کہ اس کے نزدیک غیر کی صحبت سانپ جیسی بلا ہے بالضرور خلائق سے کنارہ کش ہو جا اگر کچھ تجھے دھیان ہے، فنا کی (ہوں نہیں کی) تلوار اپنے نفس پر مار اگر تو مردِ میدان ہے، خزانہ دور نہیں تو کوشش سے اس کو پہچان کر پا، چاند تیرے ساتھ ہے اس کو اپنی انانیت کے ابر میں چھپا لاتکتمو الحق بالباطل (مت چھپاؤ حق کو باطل سے) کا اشارہ تیرے ہی طرف ہے اور وفی انفسکم افلا تبصرون (وہ تمہاری جانوں میں ہے کیا تم نہیں دیکھتے) کی بشارت تیرے لئے ہے اے بیکار گفتار دراز مت کر جو جانا سو جان لیا، اب خاموش رہ جو خاموش رہا سلامت رہا۔

مکتوب دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف اللہ کیلئے ہے جو مقصد و مرام (مراد و مطلب) کا راستہ دکھلانے والا ہے اور درود نبیؐ پر آپؐ کی آلِ کرام پر اور سلام مہدیؑ پر اور آپؑ کے اصحابِ عظام پر۔

(رباعی)

کام کی عمر اب جو ہے آگے نہیں اے ہوشیار
ہاتھ تیرے پھر نہ آئے گا یہ وقت اے آدمی
نفع کا دن ہے یہی ہشیار رہ غافل نہ بیٹھ
چاہ مت گھاٹے کو اپنے تو اگر ہے آدمی

اے غافل شوق کی آگ کبھی تیرے ویران سینے سے بھڑ کے گی یا یوں ہی دبی رہے گی، اے کاہل کسی وقت معرفت کا نور تیرے دل سے چمکے گا یا ہمیشہ تو نفس کا سبق ہی پڑھے گا، اے سوئے ہوئے ہوشیار ہو کام میں لگ جائے، یعنے جب تک زندہ ہے ملازم رہ اپنے دلدار (حقیقی دوست) کی دہلیز کا اے تباہ حال اپنی حالت کا اندیشہ کر، جو کام تجھے دیا گیا ہے اس کو اپنا پیشہ کر، کچھ تو سوچتا ہے کہ تیری گراں قدر عمر تو کس کام میں صرف کرتا ہے، دِل جو خدا کی طرف سے تیرے لئے پاکیزہ تحفہ ہے اس کو تو وسوسوں کی نجاست کا برتن بنایا ہے اے وسوسوں میں پریشان ہونے والے چوپایوں کی طرح پریشان مت ہو، اے سونے والے حق تعالیٰ کی نافرمانی میں عمر کھونے والا مت ہو، ہوش رکھ انصاف کو ہاتھ سے جانے نہ دے شرم جو ایمان کی نشانی ہے ایک طرف مت رکھ۔ اے بھاگنے والے اس جیسے (بے مثال) محبوب سے کس لئے بھاگتا ہے تجھ کو چاہیئے کہ اپنا دل اس کی محبت کے دام میں پھنسا دے، شائد اس محبوب مہربان کا فرمان تو نے نہیں سنا ہے یا یہ کہ اللہ کی طرف بھاگو کا مطلب اللہ سے بھاگو سمجھ لیا ہے ہوش سنبھال ایسی روگردانی پر اصرار مت کر اپنے وجود شریف کو ظلم وستم سے خوار مت کر، یقین کے ساتھ جان کہ اس دروازے سے منہ پھیرنا سوائے ذلّت وخواری کے کوئی پھل نہ دے گا، جو عقلمند ہے اس جیسے محبوب کو چھوڑ کر دوسرے سے دِل نہ لگائے گا اگر تجھ میں سمجھ ہے تو گذشتہ تقصیروں پر آہ زاری کر قدم بڑھا نفس کو چھوڑ اور آ، جب تو اس دشمن کو چھوڑے گا تو صلح کے ساتھ دوست تجھے ملے گا، جب تو عاجزی اور زاری کرے گا تو وجدالله توابا رحیما (البتہ پائے گا اللہ کو بخشنے والا مہربان) کا پردہ کُھلے گا، توبوا الی الله توبة نصوحاً (۶۶:۸) القرآن (اللہ کے حضور میں صاف دل کی

توبہ کرو) کا تجھے حکم ہوا ہے صاف دلی کی توبہ کی جو تجھے تاکید ہوئی ہے آگاہ ہو، قبول کرلے اگر تو جان والا ہے، جب تو اس حکم کی تعمیل میں جلدی کرے گا توعیسیٰ ربکم ان یرحمکم (۸:۱۷) القرآن (قریب ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے) کی خوش خبری پائے گا اے نادان کیا سوچتا ہے ہوش میں آ نفس کی تالو پر لات مار اور خوش رہ اے قابل قدر وجود والے تو غیروں کے میدانوں میں سیر میں ہے تو نے نہیں سنا ہے جو کہتے ہیں (میں تیرے خیر میں تو میرے بیر میں ہے) یعنے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے تو میرا رزق کھاتا ہے اور میرے غیر کی بندگی بجالاتا ہے اب اگر تو عقل والا ہے تو ہشیار ہو تجھے زیبا نہیں کہ غیر خدا کا پرستار بنے۔

(قطعہ)

اے دوست تو کر کے سب کو رخصت
دلبر کے قدم تلے جگہ کر
دہلیز پر اُس کے ہی پڑا رہ
ساتھ اُس کے نہ غیر کے رہا کر

(قطعہ)

اے دوست سفر کر اس جہاں سے
طالب جو تو اُس نگار کا ہے
ہمت سے تو راہ میں قدم رکھ
اٹھ مرد اگر تو کار کا ہے

(قطعہ)

اے دوست تو یادِ دوست میں رہ
تاپی سکے اُس کا جامِ الفت
دلبر نہیں دور، ہے ترے ساتھ
کوشش سے تو پائے گا اسی وقت

اے عزیز وہ تیرے ساتھ ہے تجھے چاہیئے کہ تو اس سے دور نہو، اسکی مہربانی پر پورا بھروسہ رکھ چاہیئے کہ تیری امید میں

فتور نہو، تیرا کام یہ ہے کہ اس کی یاد میں تو ڈوبا رہے نہ یہ کہ کاجل اور کنگھی میں لگا رہے تجھے چاہیئے کہ عجز و نیاز کیساتھ یار سے ملنے کی تو خواہش کرے نہ یہ کہ دن رات حجرے کے درو دیوار کی آرائیش کرے، جب تک تیرا وجود ہے بے درد و آزار مت رہ، تو اپنی مونچھوں کو سنوارتا ہے تا کہ اچھی شکل پیدا ہو، اپنے وجود کی بنیاد کو اکھیڑ دے تا کہ حقیقت کا سمندر رہو یدا ہو، تو ہاتھ میں تلوار لیا ہوا ہے کہ میں بھی خدا کا طالب ہوں، خلق کو حقارت سے دیکھتا ہے اس دعویٰ کے ساتھ کہ میں غالب ہوں ہوش میں آ طلب کا یہ آئین نہیں، خود بینی کفرِ عظیم ہے دین نہیں جب تو ذکر میں مشغول ہو تو تجھے معلوم ہوگا کہ دین کیا ہے، جب تک ذکر کے نور سے تیرا باطن منور نہ ہو جان لے کہ تو غیروں میں مبتلا ہے، جب تو نے مخبر صادق کی تصدیق کی ہے تو خدا کو پہنچنے کا ارادہ کر، یعنے فروعی احکام پر قناعت مت کر اصول کی پابندی پر خود کو آمادہ کر، اگر تو مقصود کا طالب ہے تو نیستی کا راستہ لے، اگر معبود کا عاشق ہے تو اپنے کو فنا کرنے کی کوشش کر (اپنے آپ کو گم کردے) دوست کی جدائی میں بے چینی اور بیقراری حاصل کر تو تُو مقبول فرد ہے دونو جہان سے اپنی نظر اٹھالے اگر تو چالاک مرد ہے، دوست کے کوچہ میں مقیم ہو جا تا کہ تیری قدر عالی ہو، نفس کے قابو سے نکل جا تا کہ تیرا دِل محبت کی ولایت کا والی ہو، درد و غم کو اس راستہ کا توشہ بنا تو مقصود کو پہنچنا آسان ہے، اگر اس کام میں تجھ سے قصور ہو تو یقین کے ساتھ جان کہ تو نادان ہے، تو جو بناؤ سنگار کا عادی ہے آنکھوں میں سرمہ لگا تا بالوں کو کنگھی سے سنوارتا رہے گا لیکن مراد کو کب پہنچے گا جب تک کہ جان جاناں پر فدا نہ کرے گا سُن کہ محبوب حقیقی کیا فرماتا ہے میرے بندے میں ہی تیرا لازمی چارۂ کار ہوں پس تو اپنے چارۂ کار کو لازم کرلے چاہیئے تو یہ کہ اس خطاب مستطاب کے سننے کے بعد حد درجہ خوشی کے سبب جان چلی جائے اللہ کی پناہ سمجھے تو یہ خوف ہے کہ ایسا نہ ہو کہ نان چلی جائے افسوس اس قابلیت کے ساتھ کام بننے کی صورت کہاں اس ہمت کے ساتھ وصالِ یار کی نوبت کہاں، کیا تو نے نہیں سنا کہ عشق جنون ہے، اگر عقل رکھتا ہے تو دیوانہ ہو جا، یعنے دوست کے سوائے جو کچھ ہے اس سے بیگانہ ہو جا، قرآن قدیم میں غالبًا تو پڑھا ہوگا کہ نہیں بنایا اللہ نے ایک آدمی کے دو دِل اس کے جسد کے اندر، ایک دِل میں دو اندیشے نہیں سماتے، اپنی بشریت کی سواری سے اتر جا کیونکہ شاہوں کی مجلس میں گدھے نہیں جاتے ریاست کی رغبت کے ساتھ عبادت مت کر ایسا عبادت کرنا بے سود ہوگا، جنابت کی نجاست کے ساتھ نماز مت پڑھ ورنہ تو مردود ہوگا، خدا کا طالب ایسا چاہیئے جو اپنا مال و مرتبہ سب طلب کے راستے میں لٹائے تا کہ حقیقت حال اُس کے دیدۂ دل کا گھر بمنزلۂ دیر ہے (بت خانہ کے جیسا ہے) آگاہ ہو عشق کا نعرہ لگا مردوں کی طرح سے یعنے دونوں عالم سے منہ پھیر لے عاشقوں کے رنگ میں آہ بھر اور زار زار ہو، جو کچھ دوست کے سوائے ہے اس سے بیزار ہو، گوشِ جاں سے یہ سُن کہ میرے بندے تو میرا ہو تو میں تیرا ہوں۔

(قطعہ)

اے دوست تو آ کہ ہم ہیں تیرے
زلفوں کے سے ہماری آ لٹک جا
دنیا والوں کو کر کے رخصت
اپنے سے بھی کر لے تو کنارا

(قطعہ)

اے دوست ہم سے ہے کیوں گریزاں
ہم تیرے ہیں بھاگ مت ادھر آ
آ راہِ طلب سے عشق کے ساتھ
دکھلائیں گے ہم جمال اپنا

(قطعہ)

اے دوست ہے تجھ سے کارِ پنہاں
نزدیک ہو تُو تو ہم بتائیں
جو عیب بھی تجھ میں ہے تو مت دیکھ
دھو ڈالیں گے ہم تری خطائیں

جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہونگا چاہیئے کہ اس کلام کے سننے سے تجھ پر دیوانگی چھاجائے جب دوست کا یہ پیام تجھے آجائے تو تجھے لازم ہے کہ تو دیوں کے پیچھے نہ جائے دیو کون ہے تیرا وجود ہے یعنی کوئی حجاب نہیں ہے سوائے اس کے جو تیرا بود ہے۔

(رباعی)

پراگندگی کے جہاں سے گذر جا
کر اپنی خودی سے بھی اپنے کو باہر
رہا ہو گیا جب تو قیدِ خودی سے
تو دیکھ عالمِ بے نشاں کے مناظر

حدیث قدسی میں ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) جو کوئی میرے پاس چلتا ہوا آئے میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آؤنگا، تو جانتا ہے اس میں کیا اشارہ ہے غور وفکر کے عالم میں رہنے والوں کے لئے بشارہ ہے ان کے شوق کی زنجیر ہلائی جاتی ہے تا کہ طلب کے میدان میں ان کا شوق جنون کی صورت میں جوش میں آئے تجھے چاہیئے کہ تو ہوش میں آئے اے (غفلت کی) نیند میں مدام رہنے والے اللہ تعالیٰ تجھے دار السلام (جنت) کی طرف بلاتا ہے تو اس کی دعوت کو سنتا نہیں شائد تو بہرہ ہے، محبوب حقیقی تیرا خریدار بن رہا ہے مگر کیا تدبیر کہ تو خودی میں (گدھے پن میں) مبتلا ہے، (فرمانِ خدا ہے) دوڑو اپنے رب کی بخشائش کی طرف ضرور بالضرور اس حکم کی تعمیل میں تعجیل کر، اپنے عزیز وقت سے فائدہ اٹھا، اپنی بیش قیمت عمر کو کام میں لگا، اپنی اس پونجی کا ضائع کرنا آسان مت جان، اپنے انفاس (ذکر میں سانس کی) حفاظت کر فرضِ عین مان، عوام کالانعام سے ملنے جلنے کو سخت عیب جان، کلام کی زیادتی دلیل بیکاری ہے، زبان کی حفاظت نشانِ دینداری ہے اگر تو اس راہ کا مسافر ہے تو کسی بشر کے ساتھ انسیت مت رکھ، یعنے اگر تو اُس یار دِل پسند (محبوبِ حقیقی) کا طالب ہے تو اپنے کسی ہم جنس کی رغب مت رکھ، اپنی مرغوب چیزوں سے ہاتھ دھونا یہاں شرطِ سفر ہے ہوشیاری سے چل یہ راستہ پُر خطر ہے، خبردار کہ (دوست کی) یاد قائم رکھنے میں تجھ سے کوئی فتور نہو، اور مقصد حاصل ہونے میں تاخیر ہونے سے تیرا دِل رنجور نہو، سب کام ان کے اوقات سے وابستہ ہیں تو کوشش اور محنت میں چالاک رہ، اس ملعون کی فکر سے جس کا نام دنیا ہے پاک رہ جو راستہ تجھے دکھلایا گیا ہے اسی پر چلتا جا اور جس کام کا تجھے حکم ملا ہے مسلسل کیا جا، اگر عمرِ نوحؑ بھی تو پائے تو چاہیئے کہ اس کام سے تو منہ نہ پھرائے کیا ہی بہادر ہے وہ جو اس جہاد میں قدم جمایا ہے اور کیا ہی عقلمند ہے جو اس دہلیز پر سر جھکایا ہے، کیا ہی قابلیت والا ہے خود کو یار کے دروازے پر لایا ہے آگاہ ہو اب کاہلی مت کر، جب اتنا تجھے معلوم ہو چکا ہے تو زبردستی جاہلی مت کر، سُن جو کہا جاتا ہے۔

(قطعہ)

اے دوست اب کاہل نہ رہ
اٹھ باندھ لے سچ پر کمر
چل عاشقی کی راہ میں
رہ اُس حسیں کو نہ چھوڑ کر

(قطعہ)

اے دوست نہ سو ہے کام کا وقت
اٹھ کام میں اپنے تو لگا رہ

گر مست نہیں ہے ہوش میں ہے
مت خوابِ دراز میں پڑا رہ

(قطعہ)

اے دوست تو غم کا ہمنشیں بن
سرمایہ سالکاں یہی ہے
رہنا غم کے بغیر اس جا
از روے یقین جاہلی ہے

ہاں ہاں جوشخص اپنے کام میں مشغول ہے (دوست کی یاد میں لگا ہے) اس کو خوشی سے کیا واسطہ، اس مسکین کا باطن ہمیشہ کیلئے زخمی ہے خوشی وخرمی اس کے دِل کے شہر سے اپنا بستر باندھ چکی ہے وہ بیچارہ جو جدائی کے زخم کا دردمند ہے اُس زخمی کو راحت کہاں پسند ہے، وہ دیوانہ ہے جو آرام وقرار کو رخصت کر چکا ہے دِل و جان سے عشق کا بندہ بنا ہے، دردوغم کی سلطنت میں اپنا وطن بنایا ہے، اپنی تمام مرادوں کو سلطانِ عشق کے اشاروں پر لٹایا ہے، رضا مندی اور رغبت سے عشق کی سلطنت میں مقام کیا ہے حدیث حبُّ الوطن مِنَ الایْمَان (وطن کی محبت جزءِ ایمان ہے) کو اپنے اوپر دم کرلیا ہے، اپنا سارا اثاثہ وہیں ڈال رکھا ہے اور وہاں سے سفر کرنے کو جزءِ سفر (دوزخ میں جانے کے برابر) سمجھا ہے، اپنی ہستی کے اسباب کو برباد کیا ہے، نیستی کے گھر کا پایہ ڈالا ہے ہر لحظہ اپنی دونوں آنکھوں کو تر رکھتا ہے، جو کام شروع کیا ہے اُس کو آگے بڑھایا ہے، عجب کام ہے جو اس کو دئے ہیں، عجیب بار ہے جو اُس کے سر رکھے ہیں کہتے ہیں کہ اس کا دِل پُر درد ہے اِس کا علم اس سے ہوتا ہے کہ اُس کا چہرہ زرد ہے، سب جانتے ہیں کہ اس کا جگر کباب ہے یہ بات اس طرح سمجھ میں آتی ہے کہ اُس کا دیدہ پُر آب ہے، اُس کے جگر کو عشق کی آگ سے جلائے ہیں، اُس کی آنکھوں کو غیروں کو دیکھنے سے سی دئے ہیں اب اے عزیز تو بتلا کہ تیری فکر کیا ہے، شاید تو اسی (غفلت کے) حال میں جینا چاہتا ہے، آہ یہ کیا حال ہے جو تو رکھتا ہے جس کو چھوڑنا تیرا دِل نہیں چاہتا اور تو نہیں چھوڑ سکتا ہے اے بیچارے کب تک اس غفلت کی نیند میں سوتا رہے گا، آگاہ ہو اگر کچھ سمجھ رکھتا ہے تو ہوشیار ہو جا افسوس شوق کی آگ کے شعلے تیرے باطن سے ظاہر نہیں ہوتے، حیف فاسد خیالات تیرے سینے سے باہر نہیں جاتے یہ کیسی بلا ہے کہ اس غم (دنیا کے غم) کی انگیٹھی تیری دامن گیر ہے، پس دوزخ میں جانے کے سوائے تیری کیا تدبیر ہے، تو ہی بتلا یہاں کی کس چیز پر تیرا دِل قانع ہوا ہے ہائے خرابی تیرا برا نصیب اس سے (محبوب حقیقی کے وصال کے خیال سے) مانع ہوا ہے، آہ کبھی ایسا بھی ہوگا کہ اس نالائق کو جامِ محبت سے بہرہ مند کریں گے کسی وقت اس تباہ حال کو اپنا جمال

دکھلا کر سر بلند کریں گے پردہ اُس کی نظر سے اٹھائیں، اس کو بیخود بنا کر عالم بے کیف (عالم تجلیات) کی سیر کرائیں، ہاں یہ کام اس محبوب کے نزدیک آسان ہے، جو اس سے منہ پھیرا ذلیل وخوار ہے (حیران ہے) امید کا دامن مضبوطی سے تھام یقین کے ساتھ یہ تصور کر کہ انہٗ علٰی کل شئی قدیر (بیشک وہ (خدا) قادر ہے ہر چیز پر) تیرا درد تیرے ضعفِ بشریت کے نظر کرتے لا دوا ہے تو اُس کے دامنِ (رحمت) کا سہارا لے دیکھ کہ وَمَاذالک علی اللّٰہ عزیز (اور وہ کام خدا کے لئے دشوار نہیں) فرمانِ خدا ہے، بہر حال بے قصور اپنے کام میں لگا رہ (یادِ خدا پر برقرار رہ) اُس محبوبِ مہربان کے حضور میں امیدوار رہ، انما امرہٗ اذا اراد شیئًا ان یقول لہٗ کن فیکون (بس اس کا فرمان جب وہ چاہے کسی چیز کا پیدا کرنا یہی ہے کہ اس کو فرماوے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے) کے مطابق ہر کام وقت پر موقوف ہے تیرا معبود سچائی سے موصوف ہے، جھوٹ اس کا وصف ہونا جائز نہیں، جو کوئی اس بات میں شک کرے اپنے مقصود کا فائز نہیں اگر تو نا امید ہوگا تو ہمیشہ کے لئے محروم رہ جائے گا اپنے صلہ کا منتظر رہ ان اجل اللّٰہ لاٰت (اللہ کا وعدہ تو ضرور آنے والا ہے) کے مطابق تو ضرور اپنا صلہ پائے گا، تو اس دروازہ سے دائم لگا رہے تو تیرے لئے اس کو لیں گے تو طلب میں صادق رہ تو تجھے دیدار روزی کریں گے، ہرگز اس راستے میں ٹیڑھا نہ ہو اپنے وجود کے قید و بند سے آزاد ہو اُسی کا بندہ بن اور شاد ہو اپنے اختیار سے باہر آ تدبیر کے گھر میں قدم نہ لیجا۔ مردانِ دین کا طریق مردانگی (بہادری) ہے، یہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ کون مردِ جری ہے، ہوش رکھ قضا وقدر کے معاملات میں زبان نہ ہلا، کیا تو نے یہ بات نہیں سنی کہ خاموشی ہی میں رضا مندی ہے، عالم نیستی میں سکونت اختیار کر، چوں و چرا کے علاقہ سے فرار کر، جو کچھ ظہور میں آتا ہے، اس کی بنا پردۂ غیب ہے، خاموش رہ، کیا محلِّ انکار و عیب ہے کسی کو حقارت کی نظر سے مت دیکھ ورنہ تو خود نظروں سے گرے گا، اپنے عیبوں کی تلاشی لے ورنہ رسوائی میں پڑے گا، تجھ کو چاہیئے کہ حقیقت آشنا ہو کر شریعت کی کشتی میں سوار ہو، نہ کہ بشریت کے گڑھے میں گر کر طبعی خواہشات میں گرفتار ہو، اگر بندہ ہے تو بندگی کر، تسلیم کی راہ میں (خدا کی مرضی سے راضی ہو کر) زندگی کر، اس عالم کے حادثات سے (ناگوار واقعات سے پریشان مت ہو دل کا رُخ خلق کی طرف مت کر، اپنے وجود کا روگ (ہستی وخودی میں پن) دفع کرنے کی کوشش کرتا رہ، اپنی سانس کی حفاظت میں لگا رہ، کیا تو نے نہیں سنا کہ اُس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس کا عیب اُس کو دوسروں کے عیب دیکھنے نہ دے، مومن کا دِل اللہ کا عرش ہے یہ بھی تو پڑھ چکا ہے پھر شیطان کو اس عالیشان تخت پر کیوں بٹھایا ہے، تجھے حکم ملا ہے کہ تو اپنے نفس کا خلاف کر چاہیئے کہ تو اس پر نظر کرے، مضبوطی کے ساتھ (شیطان کو) لات مار کر اپنے دِل کے تخت سے گرا دے، اگر تو کہتا ہے کہ اس گمراہ کے ساتھ لڑنا مشکل ہے، تو ہمت سے کام لے (تو سہل ہے اللہ کا وعدہ ہے کہ) سوائے اللہ کے کسی کی مدد نہیں، اگر چہ نفس اشرار کا سردار ہے کیا مضایقہ ان تنصرو اللّٰہ ینصرکم (اگر تم اللہ کی مدد کرو تو اللہ تمہاری مدد کرے گا)

کے مطابق اللہ کی مدد درکار ہے اس راہ میں دو باتیں اصل ہیں تجھے چاہیئے کہ نہ بھولے تو کبھی، ایک تنہائی، دوسری خاموشی، جب یہ معلوم ہو چکا تو اب بہتر یہی ہے کہ تو اپنی گذشتہ تقصیروں سے تائب ہو، ضرور بالضرور جلدی کر ایسا نہ ہو کہ خائب ہو، (محروم ہو)۔

(رباعی)

اے دوست قصور پر ہونا دم
اٹھ چل رستہ پر عاشق کے
گر دابِ خودی سے بچ
نصب کر جھنڈا عالم میں بیخودی کے

(رباعی)

اے دوست بہانہ جوئی مت کر
آعشق کی رہ میں گھر سے منہ موڑ
اِس دامِ وجود سے رہا ہو
بے خود ہو فکرِ دانہ کو چھوڑ

(رباعی)

اے دوست یہ کیا ہے تیری حالت
ہو خود سے رہا تو کچھ تو جانے
کیا پائے گا زُہد سے اے ناقِص
تو قصہ عاشقی نہ پڑھکے

درد دِل کی دوا طلب کر اُسی (عشق کے) طبیب سے، موت ہی وہ پُل ہے جو ملاتا ہے حبیب کو حبیب سے، مرجاؤ پھر مرجاؤ کہنے والوں نے بہت خوب کہا ہے اگر کچھ جانتے ہو تو فنا کو پاؤ، مُوتوا قبل ان تموتُوا (مرنے سے پہلے مرو) پر نظر کر یعنے اگر تجھے وصالِ دوست کے شراب کا پینا منظور ہے تو مرنے سے پہلے مرنا اس کا دستور ہے فی الحال یہی چاہیئے کہ اپنی خودی سے تو باہر آ بے فائدہ دربدر نہ جا۔ اب کیا تدبیر ہے تدبیر ذکر کثیر ہے اگر تو کہتا ہے تو دشوار کو آسان کرنے والا پروردگار

ہے ایک گوشہ میں پڑے رہنا اختیار کر، خود کو طلب میں بے قرار کر، حق کی عنایت کی ڈوری کو تھام لے، آہ وزاری سے کام لے ، لازم ہے کہ تو طلب میں سرگرم رہے، دِل کو اس کام سے سرد نہونے دے، اے بیچارے اس کے سوائے تو اور کیا کرے گا جب تک ہوش ہے جان کھو، جب تک ہو سکے ہاتھ پیر مار بے قرار ہو، تب تجھے قرار دیں گے، امیدوار رہ تو مراد سے دامن بھریں گے تتجا فی جنوبھم عن المضاجع (الگ رہتے ہیں ان کے پہلو بستروں سے) پرنظر کر، ماخفی لھم من قرة اعین (جواُن کے لئے چھپا رکھی گئی ہے آنکھوں کی ٹھنڈک) سے خود کو بہرہ ور کر، تو نے (محبت کا) بیج ہی (دل کی) زمین میں نہیں ڈالا ہے پھل کہاں سے پائے گا، طلب میں صادق رہ جو کچھ ہے تیرے ہاتھ آئے گا۔ وہ کریم ہے اس سے ناامیدی کس لئے۔

(رباعی)

اے دوست تو اس صفت میں کیوں ہے
لازم ہے کہ خود سے تو نکل جا
تو نے نہ سُنا کہ کہہ چکے ہیں
یہ سب ہے ترا اور تو ہے میرا

(رباعی)

اے دوست نہیں تو اس سرا کا
دلبر کے تو راستہ پر آجا
مقبول ہو وے گا واقعی تو
جب شوق کا تحفہ درپہ لایا

(رباعی)

اے دوست تو راہ پر گر آئے
دو دیدۂ تر کو ساتھ لائے
جب نیستی ہووے تیرا شیوہ

جا محفل یار میں تو پائے

عاشق صادق ہمیشہ غمگین ہے، رسول اللہ ﷺ ہمیشہ اندوہ وبکا (آہ وہ زاری) میں رہتے تھے دلیل روشن تریں ہے، اس راہ کا چلنے والا ہمیشہ غم کے حوالہ کررہا ہے کیونکہ لا اُبالی (لاپروا) معشوق سے سابقہ پڑا ہے چونکہ جانتا ہے کہ اپنا وجود کسی شمار میں نہیں ہے، اُس بے نیاز کی غیرت جو دوری کی طالب ہے اس سے ہر لحظہ لرزتا ہے، اگر کبھی کوئی قدم گستاخی سے اٹھاتا ہے تو کہتے ہیں جلدی آگے نہ بڑھ **فلینظر الانسان مما خلق** (چاہیئے کہ دیکھ لے انسان کہ وہ کس چیز سے بنا ہے) کے معنی کو سمجھ افسوس وہ سادہ دِل کس خواب غفلت میں پڑے ہیں جن کو خبر نہیں ہے کہ **لیس لک من الامر شئی** (تیرے اختیار میں کوئی کام نہیں) کس کو کہا گیا ہے اور جس بزرگ نے کہا ہے میں ایسے عدم کو چاہتا ہوں جو وجود کی طرف لوٹنے والا نہیں اسی بشارت کا احتمال وگمان ہے یعنی طلب کی راہ کی سختی کا ترجمان ہے۔ بیچارہ مسکن پریشان وخراب ہے جس کو ہمیشہ اضطرار واضطراب ہے، کبھی وہ **ولقد کرمنا بنی آدم** (اور ہم نے بزرگی دی اولادِ آدم کو) سنکر دیوانہ اور مست ہوتا ہے، کبھی **انّ اللّٰہ لغنی عن العالمین** (بیشک اللہ سب جہانوں سے بے نیاز ہے) کو دیکھ کرنا چیز اور پست ہوتا ہے جب جلال کو دیکھتے ہیں پگھل جاتے ہیں، جب جمال کو دیکھتے ہیں خوشی مناتے ہیں، اس درد بھرے کے بارے میں حکمتِ الٰہیہ کا تقاضا یہ ہے کہ کبھی اس کو اپنے لطف وکرم کے باغ کی سیر کرائیں اور کبھی اس کو قہر کی بھٹی میں ڈال کر گلائیں، کبھی وہ جمال کی فضا میں طیّار (سیر کرنے والا) ہے تو کبھی جلال کے پنجرے میں گرفتار ہے، اور اسی کا زور چلتا ہے اپنے بندوں پر اور وہی حکمت والا باخبر ہے اس غریب بندہ کا عجب حال ہے کہ موجود بھی ہے (عنایت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے) اور معدوم بھی (نظر سے گرادیا جاتا ہے) مقہور بھی ہے (عتاب میں آتا ہے) اور مرحوم بھی (رحمت پاتا ہے) فرمان ہوا ہے کہ **نبئی عبادی انی انا الغفور الرحیم** (آگاہ کردے میرے بندوں کو کہ میں ہی بخشنے والا مہربان ہوں) یہ کہکر نزدیک ہونے کا راستہ دیتے ہیں پھر کہتے ہیں **وَانَّ عذابی ھو العذاب الالیم** (نیز یہ کہ میرا عذاب وہی دردناک عذاب ہے) یہ کہکر دوری کا جنگل دکھلائے ہیں حاصل یہ کہ کھینچتے بھی ہیں اور چھوڑ بھی دیتے ہیں بہر حال جس طرح سے چاہتے ہیں رکھتے ہیں، تمام کام تقدیر کے فیصلہ کے موافق ظہور پذیر ہیں پس بندہ کی تدبیر یہی ہے کہ ترکِ تدبیر کرے، اہلِ بصیرت (بینائی رکھنے والا) کا شیوہ یہی ہے کہ بے اختیار رہے، مگر یہ بات اسی کو میسر ہوتی ہے جس کی قسمت یاوری کرے تو تسلیم (صبر ورضا) کے میدان میں اپنا سامان اتار، **ربک یخلق مایشاء ویختار** (تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے پسند کرلیتا ہے) تجھے خوف ہے کہ تو ہلاک ہوگا، تجھے ہلاک نہیں کریں گے اگر تو ہمت کریگا تو پاک ہوگا، اللہ چاہتا ہے تمہارے لئے آسانی اور نہیں چاہتا ہے تمہارے لئے دشواری، (یہ اللہ کا فرمان ہے) وہ تیرے لئے دشواری کو نہیں چاہتا، تیرا یہ خیال تیرے لئے دشواری ہے بیشک تیرے لئے باعثِ خواری

ہے، وہ تجھ سے محبت کی شرط کا خواستگار ہے انـــا بـداء تـکـم بـالـحبة (میں نے تم سے محبت کی ابتدا کی ہے) کلام قدسی پروردگار ہے، جو رتبہ تجھے عطا ہوا ہے نہ وہ عرش رکھتا ہے نہ کرسی اس سے سرفراز ہے الانسان سری و اناسرہٗ انسان میرا راز ہے اور میں اوس کا راز) کلامِ قدسی بے نیاز ہے، تو زبردستی حیوان صفت میں مبتلا ہے، ورنہ انسان کی شان تو یہ ہے کہ کلام قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الانسان خرئن معرفتی (انسان کے وجود میں میری معرفت کے خزانے ہیں) کیوں تو اس جہان سے دور جا پڑا ہے، کیا تو نے نہیں سنا کہ (نبیؐ نے فرمایا) میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا اور سب مومن میرے نور سے پیدا ہوئے، ذرا دیکھ تو سہی کہ تجھ پر کیسی عطا ہے مگر کیا کیا جائے کہ تیری عقل کی آنکھ پر پردہ پڑا ہے۔

(رباعی)

خبردار اگر تو خرد مند ہے
ہو کیوں غیر سے تیری دل بستگی
تو ہے درد میں جب تو انصاف کر
کہ محبوب بن کیسے آئے ہنسی

تیسرا مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کے لئے جو رب العالمین ہے اور درود اور سلام اولین اور آخرین کے سردار محمدؐ پر اور آپؐ کی آل پر، اور سب انبیاءؑ صادقین شہدا اور صالحین پر، بعد حمد وصلوٰۃ معلوم ہو۔

(رباعی)

درکار اس راہ میں ہے خلوت
نفس اپنے کی چھوڑ بھاگ وادی
پروانہ صفت نکل خودی سے
کر کوچۂ عاشقی میں شادی

جو دِل کہ محبت کے پیالہ کا ایک گھونٹ پایا ہے، عشق کے جنون میں دونوں جہان سے اپنا منہ پھرایا ہے، جس جان کو شوق کی بیچینی کے ساتھ دوست کے وصال کا چسکا ہے، وہ دوست کے شمعِ جمال پر پروانہ وار فدا ہے جو سینہ کہ اسلام کے نور سے کشائش پایا ہے بیشک معرفت کا دروازہ اس پر کھلا ہے، جو کوئی نورِ ہدایت سے صاف نظر (خبردار) ہوا یک ہی جست میں دوعالم سے پار ہوا، وہ معشوقانِ الٰہی کا بادشاہ جس پر افضل ترین درود اکمل ترین تحیّات نازل ہوں فرماتا ہے **المومن حلم یحب الحلویٰ** مومن میٹھا ہے اور میٹھے کو دوست رکھتا ہے، اس حلوے کی حلاوت وہ پاتا ہے جو شراب (وحدت) کا متوالا ہے، مومن کا مطلوب منّ وسلویٰ (آسمانی غذا) نہیں اُس کے دِل کو مرغوب اس حلوے کے سوائے کوئی حلوہ نہیں وہ عاشقِ دیوانۂ (روزالست) وہ میخانۂ (وحدت) کا مست، وہ اپنے سے باہر ہونے والا، وہ تجلیات کے سمندر میں خود کو ڈبونے والا، وہ دامِ (وجودِ فانی) کو توڑنے والا جس کا نام ابراہیم ہے اس پر رحمت ورضوان، جب اِس حلوے کی حلاوت کو پایا تو ہر تلخ کو چھوڑا، مسافرت اختیار کیا سلطنتِ بلخ کو چھوڑا، جب اُس صاحبِ دولت نے طلب یہ جام کیا، تو سب سے بھاگا، عالمِ تجرید (بےخودی کے عالم) میں مقام کیا، دیوانہ بن کر اپنے پرائے سے جدا ہوا، سب کو چھوڑ دیا در وآشنا ہوا، جب اُسے معلوم ہوا کہ وہ اپنی خودی میں رہکر دوست تک نہیں جاسکتا اس عالم کے شعور کے ساتھ اُس کے چہرے کے جمال کو نہیں پاسکتا تو **کل شئی ھالک** (ہر چیز فانی ہے) کا سبق پڑھا اس طرح کہ اُس کے وجود کا کوئی اثر اُس میں نہیں رہا یعنی اس کا وجود تمام کا تمام فنا کی بھٹی میں پگھل گیا، پھر محبوب (حقیقی) نے اپنے لطف سے عالمِ بقا سے وجود کا خلعت اس کو عطا کیا، جب اس کا سب کچھ

اس راہ میں صرف ہوا (فناءِ کامل پایا) تو حقیقت کے چہرے سے پردہ اٹھا جو کچھ گم تھا ظاہر ہوا جس کے ملنے کا وعدہ تھا ہاتھ آیا، جو کچھ نہ تھا اور (سراب کے مانند) دکھائی دیتا تھا گم ہوا، اور جو کچھ (دراصل) تھا اور دکھائی نہ دیتا تھا آشکار ہوا کہد ے حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل مٹنے والا ہی تھا، الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ، بے شک اس نے عاشقی کا حق ادا کیا، اُس کے کوچہ کے کتوں پر میری جان فدا، اب اے دل تجھے چاہیئے کہ تو ایسے دیوانوں کا پیرو بنے، نہ یہ کہ بیگانوں (غافلوں) کی پیروی کرے، تجھے یہی زیبا ہے کہ ہمت کے معاملہ میں انہی پر نظر رکھے، نہ یہ کہ بے فائدہ اندیشہ میں دل کو اِدھر اُدھر رکھے، اے نفس تو عقل کے عالم میں (سنِ شعور کو) پہنچا ہے، جھولے میں نہیں پڑا ہے، (شیر خوار بچہ نہیں ہے) کیوں غور نہیں کرتا کہ دعوتِ مہدیؑ کیا ہے کبھی غیر کے نقش کو دل کے تختہ سے نہیں دھویا، یکا یک مسندِ ارشاد کی طرف رُخ کیا اور بے فکری کے ساتھ بیٹھ گیا دوسروں کی نصیحت میں لگا ہے، خود کو بھولا ہوا ہے سُن یہ مضمونِ عتاب، **اتامرون النّاس بالبرّ وتنسون انفسکم و انتم تتلون الکتاب** (کیا تم حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام کا اور بھولتے ہو اپنے آپ کو حالانکہ پڑھتے ہو کتاب ہوشیار رہ، عشق محض عین شین اور قاف نہیں فقط عشق کا نام جان کر اسی پر ناز کرنا شیوۂ اہل انصاف نہیں، نفس کی فرمائشوں کی تعمیل میں تمام عمر تجھے کوشش اور محنت لگی ہے، افسوس تو نہیں سنتا جو فرمان اَوفُوا بِعَھدِیُ ہے (پورا کرو میرا اقرار، حکم پروردگار ہے) کدورتوں سے گذر، صفائی کی طرف رخ کر، معشوق (حقیقی) کا دامن تھام لے وفاءِ عہد سے کام لے، اگر تو مرد ہے تو نفسِ سرکش کو مغلوب کر، دنیا کی طرف پیٹھ اور رُخ جانبِ محبوب کر، جب تو نے یہ کام کیا تو واقعی تیری شیر مردی اور بہادری ہے اب تجھے لازم ہے کہ تو تنہا رہ اور چھوڑ دے جو دوئی ہے

(رباعی)

دیوانگی کے راستہ میں اپنا رکھ قدم
عالم میں عاشقی کے نصب کیجیو علم
وادی سے اپنی ہستی کی تو اپنے تئیں نکال
سامان اس وجود کا سب ڈال در عدم

(رباعی)

اے میرے دل تو آہ و ندامت سے کام لے
پھر دامنِ کرم کو تو صاحب کے تھام لے
تو دوست سے ہوا ہے نا امید کس لئے

در کھٹکھٹا تو گریہ و زاری سے کام لے

(رباعی)

عاشقی کی راہ میں ہووے اگر تو جلد باز
اپنے شاہنشاہ کے دیدار سے ہو سرفراز
ہے یہ لازم عشق کو لیکر قدم آگے بڑھا
ہے یہ ویرانہ یہاں آرام سے ہو بے نیاز

اے دِل تجھے چاہیئے کہ ہمیشہ اسی شراب (عشق و معرفت) سے مست رہے، یہ نہیں چاہیئے کہ زمانے کے حادثات (ناگوار واقعات) سے بیچین اور پست رہے، اگر تو دِل کی صفائی چاہتا ہے تو نفس کی رعایت چھوڑ، جب حج کیلئے احرام باندھ لیا ہے تو سامان سے منہ موڑ، تیرا تن خلوت میں ہے اور تیرا دِل بازاری ہے، ہائے ہائے تو حاجیوں کے لباس میں ہے شغل تیرا بدکاری ہے جب تو اپنے تن کو نماز میں لگایا ہے تو دل کو بھی اس کی جگہ پر لا، ہوش رکھ صراف دانا ہے کھوٹا سکہ نہیں لے گا معشوقانِ (الٰہی) کے بادشاہ نے یہ بات فرمائی کہ دل حاضر ہونے کے بغیر نماز نہیں ہوتی، یعنے محبوب (معبود) کی نظر مٹی کے ڈھانچے پر نہیں، وہ نماز نماز نہیں جس میں دل حاضر نہیں، تیرا مردار جُثّہ مسجد میں رہا اور پاکیزہ حصہ (دل) بازار میں گیا، اگر تجھے ہوش ہے تو اُس پاک جز کو واپس لا جب تو اپنے ظاہر اور باطن کو خدا کے حوالہ کر چکا تو کہہ ان هدى الله هو الهدىٰ (بیشک اللہ کی رہنمائی ہی رہنمائی ہے) دیگر یہ کہ آنجناب کے مکتوب سے کمال محبت ظاہرہ آپ کے حکم کی تعمیل میں یہ دو کلمے لکھے گئے جو کچھ ان الفاظ میں ملامت اور عتاب ہے یقین کے ساتھ جانیں کہ خود اپنے نفس سے میرا خطاب ہے کسی پر اعتراض اور کسی کی طرف کوئی اشارہ اور شبہ نہیں خود کو بے گناہ سمجھنے سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں، جو لوگ بندگی کی معرفت رکھتے ہیں ہمیشہ اپنے جی میں شرمندگی اور ندامت رکھتے ہیں یہ نالائق کس شمار میں ہے خواہ میاں نعمتؒ ہوں یا میاں نظامؒ، یہی غم اپنے سینے میں اور یہی رنج اپنے تن میں رکھتے ہیں تمام، آنجناب کی محبت آج کل کی نہیں دیرینہ ہے ظاہری جدائی میں کیا حرج ہے جبکہ محبت کا ہار زیبِ سینہ ہے۔

چوتھا مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَنِیْبُوا اِلٰی رَبِّکُم (رجوع کرو اپنے پروردگار کی طرف) اپنے اختیار کے شہر سے یعنی شہباز کی طرح جب پرواز کرو گے تو کائنات کے باغوں سے اڑ کر بادشاہ کے ہاتھ کا باز بنو گے واسلم اللہٗ (اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ) تدبیر اور اختیار کے شہر سے (نفس کی خواہشات سے) بھاگو، تفویض اور تسلیم (خدا پر بھروسہ اور صبر و رضا) کے عالم میں قرار لو، تدبیر (دنیا کی فکر) کا نتیجہ امراض ہیں اور آلام، تسلیم (صبر و رضا) ثمرہ راح ہے اور آرام دل کی موج سے پریشانی کی لکیروں کو دھوڈالو، افوض امری الی اللّٰہ (اپنے سب کام اللہ کو سونپتا ہوں) کا اقرار جان و دِل سے کرو، اگر عقل رکھتے ہو تو ہوش میں آؤ اپنی ذات اُس کے (خدا کے) حوالہ کرو اور خوش رہو، بہر حال اسی کے ذکر سے کام رکھو، اور اپنے دِل کی تختی پر یہ رباعی لکھ لو

رباعی

یاد سے تیری ہے مرا دِل شاد
نامرادی بنی ہے میری مراد
طعن و تشنیع دوست دشمن کی
عشق کی راہ میں ہے میرا زاد

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آلِ بزرگوار کی عظمت کے صدقہ سے انجام بخیر ہو۔

پانچواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کے لئے، اور درود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل پر۔ جس کو اللہ ہدایت دے اُس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔

(غزل)

ہاں سنبھل اے راہ رو ہشیار رہ
خوابِ غفلت چھوڑ دے بیدار رہ
صحبتِ مردانِ دین پایا ہے تو
اب بڑھاپے میں تو مردِ کار رہ
موت کو ہمسایہ اپنا جان کر
ہر گھڑی باذکر واستغفار رہ
آہ و گریہ میں ہو تو گوشہ نشیں
اس ہوائے دہر سے بیزار رہ
اپنی دختر کو یہی ترغیب دے
کرتا زوجہ سے بھی یہ گفتار رہ
عمر آخر ہوچکی اے نیک بخت
رات دن باگریہ و آزار رہ
ڈالدے دنیا کی فکریں اک طرف
چھوڑ غفلت غم کا ہردم یار رہ
اپنے لڑکے کو یہی ترغیب دے
چھوڑ بازی شامل ابرار رہ
سب بڑوں چھوٹوں کو کہہ میری دعا

تو جہاں ہو صاحبِ کردار رہ
دائرہ آنے کا گر امکان ہے
جلد آنے کے لئے تیار رہ
اے برادر تجھ سے ہے الفت قدیم
اس لئے کہتا ہوں تو بے عار رہ
بیخ غفلت کر زمینِ دل سے دور
ذکر کے پودے سے برخوردار رہ

درود نازل کرے اللہ اپنے خیرِ خلق محمد ﷺ اور آلِ محمد ﷺ تمام پر۔

چھٹا مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ راستہ دکھلاتا ہے اپنے نور کا جس کو چاہتا ہے۔

(بیت)

درمیان اس دل کے اُس دل کے ہے الفت از ازل
رکھ یقین ہے عشق کی بنیاد خالی از خلل
محبت کا موتی اس قدر نازک ہے کہ تحریر کے
تاگے میں پرویا نہیں جاسکتا

دل بستگی کا قصہ اتنا دراز ہے کہ عبارت کی زبان سے کہا نہیں جاسکتا تمہاری توجہ اور عقیدت روشن اور عیاں ہے کیا حاجتِ تقریر و بیاں ہے، تم اطاعت کے کوچہ میں جنونِ عشق کے ساتھ کھڑے ہو، تم مادی فائدوں (جسمانی راحت و آرام کے اسباب) کو محبت کے غلبہ سے برباد کئے ہو، تم کو یہ کام آسان دکھائی دیا، ورنہ سب تو کہتے ہیں کہ ایسا کہیں نہیں ہوا، تم نے عاقلی کا پوشاک چاک کر کے عاشقی کا جامہ پہنا ہے، چالاکی کے پیالے کو پھینک کر دیوانگی کا جام نوش کیا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک (اللہ کا شکر ہے اس پر)۔

(رباعی منظوم)

یہ (عاشقی کا) لباس زیبا تمہیں مبارک (تمہیں مبارک)
یہ لذت و ذوقِ روح افزا تمہیں مبارک (تمہیں مبارک)
یہ گلشنِ عاشقی میں تم نے قیام اپنا جو کر لیا ہے
یہ کام ہے کل کے دن نفع کا تمہیں مبارک (تمہیں مبارک)

اللہ درود نازل فرمائے اپنے خیرِ خلق محمد سید المحبوبین پر اور آپ کی آل طاہرین پر)

ساتواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجھے نامہ آیا ہے اُس یارِ دل کا
نہیں جس سے خدشہ کچھ آزارِ دل کا
ہوا جبکہ مفہوم مرقوم جو تھا
تو آرام و راحت کا منہ میں نے دیکھا
قدیمی جو ہے دوست سختی کرے بھی
محبت کی بنیاد ناقص نہ ہوگی
عزیزوں سے دل میرا خوش ہے بغایت
شراب محبت ہے زیبا نہایت

دیگر یہ کہ جس طرح فقیروں کی مجلس دینی حکایت سے خالی نہیں ہوتی اسی طرح چاہیئے کہ ان کا مکتوب بھی اس قسم کے کلام سے خالی نہ رہے، اسی بناء پر یہ چند الفاظ لکھے گئے ہیں چاہیئے کہ دِل حاضر رکھ کران کلمات کو پڑھیں، اگر چہ کہ یہ کاتب فقیروں کے زمرہ میں نہیں ہے لیکن ان کی مشابہت کا میلان رکھتا ہے اس حدیث شریف کے حکم کے مطابق کہ جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے اس کا شمار اُسی قوم میں ہے (یہ کاتب) فقیروں کے زمرہ میں شمار پانے کا اُمیدوار ہے۔

کام میں ہیں اگر چہ بد تر ہم
پر ہیں امید وار لطف و کرم

اب جاننا چاہیئے کہ انسان کا وجود چھپے ہوئے رازوں کو پانے کے لئے ہے، تو یہ نہ خیال کر کہ اس دنیا کی تدبیروں میں لگانے کے لئے ہے، عالم فانی کے کاموں میں منہمک ہونا، بے وقوفی اور نادانی کی دلیل ہے۔

(قطعہ)

خُلِقْتُمْ لا مْرٍ عَظِیْمٍ کو سُن
(تم ایک بڑے کام کے لئے پیدا ہوے ہو)
بچا وقت اور چل راہِ راست پر

نہ دنیا کے اسباب سے دِل لگا
ہے فانی متاع یہ نہ جَو کی قدر

اے جواں مرد تجھے نہیں چاہیئے کہ اپنے کو تو غافل کیا رہے، وہ کام جو ضروری ہے تجھے نہیں چاہیئے کہ اُس کو پسِ پشت ڈالا رہے، بیہودہ بوجھ گردن پر ڈھونا شیوۂ انسان نہیں، آخرت کی تیّاری میں دیری کرنا نشان ایمان نہیں، نشانِ ایمان نہیں،

(ترجمہ قطعہ)

آئی ہے قریب تر قیامت
لازم ہے تو کام اپنا کرلے
ہے قیمتی عمر تیری اے دوست
بازی میں نہ اُس کو صرف کردے

تم کو چاہیئے کہ معرفت حاصل کرنے کی کوشش میں رہیں دوست کی محبت کا شراب نوش کریں، فکر کے ساتھ سمجھنا چاہیئے کہ انسان کو کیا قابلیت دیئے ہیں اور غور کرنا چاہیئے کہ آدمی کے سر پر کیا بار رکھے۔

(مثنوی منظوم)

تو اِنّا عرضنا سے آگاہ ہو
لگا ذکر میں اپنے انفاس کو
پڑا تجھ پہ بارِ امانت ہے کیا
تو غفلت کے پردے میں کیوں ہے پڑا
شرابِ محبت کا بھر تے ہی جام
ظلماً جھولا ہوا تیرا نام
گرایا ہے اپنے کو تو بر ملا
بنا بندہ تو خواہشِ نفس کا
بصد ناز پالا وہ صاحبِ وفا
تو بھاگے ہے اُس سے براہِ جفا

ترے واسطے کر کے سب آشکار
بنایا تجھے اپنا آئینہ دار
ذرا دیکھ رکھتا ہے تو کیا عطا
پھرے دوست سے، ہے سرا سر خطا
تو دلبر کے اسرار کا گنج پائے
اگر اپنا سامان منزل پہ لائے
ہے افسوس منہ یاں سے موڑا ہے تو
خیالِ محبت کو چھوڑا ہے تو
بندھا دِل کو لہو و لعب سے تمام
تو بے فکر اس کام سے ہے مدام
تو بیگانہ بن کر جو بازی کرے
تو دشمن کا دِل خود سے راضی کرے
بُھلایا ہے تو عہد کی یاد کو
کہ ڈھایا محبت کی بنیاد کو
ابھی وقت ہے حق کی کر جستجو
بہ دردِ جہاں سوز کر آہ تو
ہے اَفسوس کی جاے اے جانِ من
کہ دشمن کو دیوے تو جان اور تن
خبر دار رُخ اپنا لا راہ پر
پگھل شوق میں اسکی اور آہ کر

درود نازل فرمائے اللہ اپنے خیرِ خلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کی آل تمام پر۔

آٹھواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب فقرا (طالبانِ خدا) ایک جان کے مانند ہیں

(مثنوی)

ایک فقیرِ بے نوا کا ہے سلام
یارِ ہمدم مونسِ خاطر کے نام
دوستوں کو یہ نہیں لازم عزیز!
ایک نالائق سے لیں سختی سے کام
اک حقیرِ خاکپا کا ہے سلام
نیک خصلت پارسا مخلص کے نام
دل ہے میرا تجھ سے خوشنود اے عزیز
پڑھ مرا خط اب بہ اخلاصِ تمام

دیگر یہ کہ ایک خبر یہ ملی ہے کہ مادر مومناں مہربانی سے اپنے فرزند کو بلانا چاہتی ہیں، آنے کے وقت تمام مکتوبات حاضر کئے جائیں گے انشاء اللہ وحدہٗ (اگر خداوندِ واحد کو منظور ہو) نیز ملاحظہ کریں لَا اِلٰہ اَلّا اللّٰہ یہ کیسی اللہ کی مہربانی پر مہربانی ہے اور کیا ہی غفلتِ انسانی ہے، اُس محبوب کا کیا کچھ فضل ہے اور اس بندۂ معیوب کی کیسی بے خوفی ہے، آہ کیا کیا جائے شائد میری بدبختی نے میرے پیر باندھ دیئے ہیں جس کی وجہ سے اس ویرانے کو نہیں چھوڑ سکتا ہوں

(رباعی)

افسوس میرا دِل نہ ہوا آشنائے یار
بیگانہ بن کے ہی میں جیا حیف صد ہزار
یہ رو سیاہ نفس نہ سیدھا چلا کبھی
حسرت یہ ہے نہ یار نہ دلدار نے قرار

اب چاہیئے کہ لحظہ بہ لحظہ خاک سر پر اڑاؤں، حسرت سے ہاتھ ملوں ندامت کے آنسو بہاؤں، جدائی کے غم کی آگ سینے

میں لگاؤں بے عمنی (آرام وآسائش) کی جڑ دِل سے اکھیڑ دوں ، دردوغم کو اپنا بنالوں خلق سے اور خلق کے تعلقات سے کام نہ رکھوں، لیکن یہ سب کہاں میسّر ہے ماتم پر ماتم اسی بات کا ہے کہ ہم اپنے ماتم کو بھول بیٹھے ہیں اور اپنی تمام زندگی لہوولعب میں کھو چکے ہیں۔

(رباعی)

شرابِ لہو اے ناداں نہ کر نوش
نہ کردے قبر کی تنگی فراموش
بخوفِ آخرت گوشہ نشیں ہو
نہ کر مردود شیطاں کو ہم آغوش

(رباعی)

اے یار گھڑی موت کی اپنی نہ بُھلادے
کر شہر وجود اپنا نہ شیطاں کے حوالے
لازم ہے تجھے فکر میں اپنی تو لگا رہ
ہاں عمر عزیز اپنی نہ عصیاں میں گنوا دے

سبحان اللہ کیا بار ہے جو ہمارے سر ڈالا گیا ہے اور کیا مرتبہ ہے جو ہمیں عطا کیا گیا ہے، اے بار خدا توفیق کو ہمارے لئے رفیق بنا تاکہ مردوں کے راستے میں ہم قدم رکھ سکیں، عنایت کو ہمارے ہمراہ کرتا کہ اس میدان کی طرف رُخ کر کے ہم بڑھ سکیں، اپنی کشش کی کمند ہماری گردنوں میں ڈالدے تاکہ اپنے آپ کو ہم دشمن کے حوالے نہ کر ڈالیں، آہ کبھی یہ دولت ہمیں روزی ہوگی، اے افسوس کیسی بہتر نعمت ہے اگر میسّر ہوجائے۔

(رباعی)

غم عشقِ خدا اپنا بنانا کیا ہی بہتر ہے
تن و جاں جملہ اس رہ میں لٹانا کیا ہی بہتر ہے
لپیٹے اپنے منہ کو ایک گوشہ میں پڑے رہنا
یہ دِل کی آگ میں خود کو گلانا کیا ہی بہتر ہے

(رباعی)

یہ راہِ دوست میں دِل کا لگانا کیا ہی اچھا ہے
جھٹکنا جھاڑنا دِل کے مکاں کا کیا ہی اچھا ہے
پکڑ کر سر کو دائم گوشۂ خلوت کے ہو جانا
ہر اک کی گفتگو سے باز آنا کیا ہی اچھا ہے

(رباعی)

بھرے سینے میں درد اور دِل میں غم یہ کیا ہی بہتر ہے
زباں سے کچھ نہ نکلے بیش و کم یہ کیا ہی بہتر ہے
یہ جملہ خلق سے آنکھوں کو اپنی بند کر لے نا
یہ آہِ سرد گریہ دم بدم یہ کیا ہی بہتر ہے

(رباعی)

اسی راہِ طلب میں استقامت کیسی اچھی ہے
یہ مردِ رہ کی خاموشی کی حالت کیسی اچھی ہے
ہوا ہے رُوے دِل پر جبکہ قبضہ یار کے غم کا
جو غفلت میں پڑے ہیں اُن سے نفرت کیسی اچھی ہے

(رباعی)

خوشی سے دردِ دل عُشاق کا ہے کیا ہی بہتر ہے
جو روز و شب انہیں آہ بکا ہے کیا ہی بہتر ہے
لیا ہے جس نے دِل اُس کی گلی میں گھر بنا رہے ہیں
لبوں پر مُہر خاموشی لگا ہے کیا ہی بہتر ہے

اے میرے عزیز عشق کی جلن چاہیئے تا کہ اس راہ کی ہر دشواری آسان دکھائی دے۔

(رباعی)

آتشِ غم کا التہاب ہے خوب
جان عاشق کا اضطراب ہے خوب
کوچۂ وصلِ یار پانے تک
چشم گریاں اور دل کباب ہے خوب

ایک لحظہ اس ماتم کے بغیر نہ رہیں اور ایک سانس اس درد کے بغیر نہ لیں۔

(قطعہ)

چشم عاشق پُر آب بہتر ہے
دلِ مجنون خراب بہتر ہے
بادۂ غم سے جان ہو برباد
عاشقو! یہ شراب بہتر ہے

(رباعی)

میری آنکھوں میں خیال زلفِ یار
ہے اسی سے غم کے کوچہ میں قرار
بنکے سائل غم سے کہتا ہوں سدا
تو نہ جا اے غم کہ ہے تجھ پر مدار

نواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہے سلام اَز اک فقیر خاکسار
یارِ شیدا پر جو ہے مشتاقِ یار
دوست، مخلص، صاحبِ فہم رسا
یارِ صائب رائے اور پاکیزہ کار

حاصلِ مطلب یہ کہ کلام قدسی میں ارشاد ہوتا ہے یا مُختار القَدرِ اَعرِف قَدرَک یعنے اے چُنا ہوا رتبہ دئے ہوئے تو اپنے رتبہ کو پہچان عبدی کُن لی اکُنلک (اے میرے بندے تو میرا ہو تو میں تیرا ہوں) کو جان۔

تو مرا بن تو میں بھی ہوں تیرا

عَبدِیْ اَنا بُدُّک اللّازِمُ فَالزِمْ بُدَّکَ یعنے اے میرے بندے میرے بغیر تیرے لئے چارہ نہیں ہے پس اے بیچارے اپنے چارۂ کار کو لازم کرلے، ان احکام کی تعمیل میں بندے کو چاہیئے کہ خود کو غیر حق سے پھیر لے کسی حال میں بھی دنیائے فانی کی فکروں میں نہ پڑے دوست کے سوائے جو کچھ ہے اس سے اپنے باطن کو منقطع کر لینا (دلی تعلق کو توڑ دینا) فرض عین جانے عدوّلی الّارب العالمین (وہ سب میرے دشمن ہیں ربُّ العالمین کے سوائے) کا اقرار زبانِ حال سے کرے، (نہ کہ فقط قال سے) اپنے سینے کے تختے سے غیر حق کی یاد کے نقش کو یادِ حق کے پانی سے دھودے، عشقِ حق میں جنون کی کیفیت کے ساتھ اِنّی ذاھِبٌ اِلٰی رَبّی (بیشک میں جانے والا ہوں اپنے رب کی طرف) کہے، مومن کا دِل اللہ کا محل ہے چاہیئے کہ کوئی نامحرم اس محل میں جگہ نہ پائے اور اس راہ میں کسی وقت بھی اپنے لئے کوتاہی پسند نہ کرے۔

(رباعی)

تو جو چاہے جمالِ چہرۂ یار
کر درِ دل کو بند از اغیار
دوست کے ماسوا جو آئے خیال
دل میں وہ چور ہے سمجھ ہر بار

(رباعی)

ڈھونڈ تو گوہر نہاں ہے جو
اور راہِ بقا کا رہرو ہو
عاشقی ہی کے راستے میں چل
پیٹھ کردے جہانِ فانی کو

(رباعی)

درِ دل کی تو پاسبانی کر
ترک تدبیر دارِ فانی کر
تجھ کو کہنا جو تھا کہا میں نے
کام یہ ہے نہ ناتوانی کر

(رباعی)

ناگاہ خبر ملی ہے کہ ملتاں گیا ہے یار
حیرت میں ہوں کیا یہ سفر کیسے اختیار
دی یہ خبر کسی کو نہ اِس کمترین کو
سب دوست ہیں عجب میں کہ طُرفہ ہوا یہ کار

دسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِک فقیر بے نوا کا ہے پیام
ہمتِ پیر رہنما عالی مقام

بے شمار سلام کے تحفے اور بے اندازہ عجز و نیاز کے نذرانے کمترین خادمانِ اربابِ صفا بلکہ خاک پائے اصحابِ وفا بندۂ احقر مسمّیٰ مصطفیٰ کی جانب سے اُس عالی جناب معدنِ علومِ اسرار، سرورِ حلقۂ جماعتِ اخیار، عاشقوں کے دلوں کے غم خوار فاسقوں کی نشانیوں کو مسمار کرنے والے اُس مقرّب درگاہ ذی جاہ کے لئے جس کا اسمِ گرامی بندگی میاں عبداللہ ہے اللہ کی ذات میں اُس کی فنا اور اللہ کی ذات کے ساتھ اُس کی بقا، اللہ کی طرف اس کی رہبری غیر اللہ سے اس کی بے نیازی روز افزوں ہو، حاصل یہ کہ میاں جنید سے معلوم ہوا کہ جب کھڑا ہو عبداللہ کہ اللہ کی عبادت کرے تو وہ ہونے لگتے ہیں اس پر ڈھٹ کے ڈھٹ کی صورت درپیش ہے، کیا کیا جائے صبر کے سوا چارہ نہیں، اے ہمارے پروردگار پکھالیں اُنڈیل دے ہم پر صبر کی اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور ہماری مدد فرما قوم کفار کے مقابلہ میں۔

گیارہواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تو اے خواجہ اگر ہے مردِ دیندار
تو ہو کیوں ایک لقمہ کے لئے خوار
کوئی بے معنی دعویٰ کیوں کرے تو
من اور ما کہتے رہنا چھوڑ دے تو
اگر پائے تو ہستی سے رہائی
میں جانوں گا ہے تجھ میں پارسائی
انانیت میں اپنی ہو کے مغرور
تو نورِ باطنی سے ہو گیا دور
تجھے زعم خودی نے رہ سے پھیرا
ہلاکت کے بیاباں میں ہے ڈالا
تُو عاقل ہے تو سچی بات پر چل
تو اپنا راستہ پہچان کر چل
جو طالب ہے خدا کا، نفس کو چھوڑ
خدا مطلوب ہے تو خود سے منہ موڑ
تو بھاگ اہلِ جہاں سے اے خردمند
نفع اُس وقت دے گی تجھ کو یہ پند
زباں بکواس سے تو بند کر لے
بہت سونے کی عادت ترک کردے
ہے کیا سونے کا موقع اے جوانمرد
کہ مردِ دیں کا دل رہنا ہے پُر درد
یہاں آرام سے اک لمحہ رہنا

سمجھ تو ابلہی اے سالکِ راہ
ہے رستہ دور اور گھوڑا ہے لنگڑا
خود اپنے سے ہے لڑنا فرض تیرا
تو ہے نادان دشمن تاک میں ہے
یہ مشکل تیری راہ پاک میں ہے
اندھیری رات جنگل ہے خطرناک
تو ہشیاری سے چل اے مردِ چالاک
اے دانا آپ ہی اندیشہ کرلے
نیاز اور دردمندی پیشہ کرلے
مسافر سُست منزل دور افسوس
پھر ہمراہی ہے یہ پُر زور (فریبِ نفسی) افسوس
جوانمردی سے دم اخلاص کا بھر
تکبر کا شجر جڑ سے جدا کر
ہوئے ہالک یہاں رہ رو بہت سے
رِیا(ظاہر پرستی) اور عُجب(غرور) کی بیڑی پہن کے
جو دیکھا خود کو وہ بنتا ہے ابلیس
نہو خودبیں نہ کر تو زرق و تلبیس
یہ ہے آئینِ اہل رسم و عادت
دکھانا خلق کو زہد و عبادت
تو اِس آئین سے بچ اے جوانمرد
نہ کردیوے تجھے آلودہ یہ گرد
رِیا اور عُجب ہے جب زہر قاتل
تو ہاں ہشیار رہ اے مرد عاقل

تو غفلت میں کرے طے راہ کیونکر
ہو بغلِ گندہ پیش شاہ کیونکر
تو ہشیاری سے اس رہ میں سفر کر
تو ہوگا خاصۂ درگاہ داور
تو ہستی کا گھمنڈ لیکر کبھی بھی
نہیں پائے گا بوئے حق پرستی
کچھ عرصہ آپ اپنے سے جدا رہ
قیودِ نفس میں مت مبتلا رہ
اگر چاہے تو ہاتھ آئے ترے یار
ہو اپنے آپ سے سر گرم پیکار
اگر کوئی کام باوں سے نبڑنا
جدا خود سے تجھے ہونا نہ پڑتا
مگر رفتار پر ہے منحصر کار
اسی باعث ہے تجھ جیسے پہ دشوار
سبھی اطفال باغوں کو لپکتے
اگر بے خار گل سب توڑ سکتے
ترے گھر ہی میں ہے پولی شہد کی
پہ مشکل یہ ہے کاٹے گی ڈکوری
سفر کرنے سے ہوتا کس کو انکار
خزانہ کی جگہ ہوتا نہ گر مار
نہیں آتا تو دشواری کے نزدیک
تو بس تُو بیٹھ جا گوشہ میں ہے ٹھیک
اگر بہرا نہیں ہے تو تُو سُن لے

خیالِ عشق تن پرور نہ باندھے
ہے مہمل تیرا دعویٰ ناز بے جا
کہاں عاشق کہاں راحت کا شیدا
گھمنڈ کا اپنے جنگل چھوڑ ہشیار
نہو مغرور نادانی میں زنہار

اللہ رحم کرے انصاف کرنے والے پر اور درود نازل فرمائے اللہ اپنے خیر خلق محمد اور آپؐ کی سب آل پر۔

بارہواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت رب العزت اس ذلیل کو اور اُس عزیز کو غم دین اور درد طلب عطا فرمائے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور نبی ﷺ کی آل بزرگوار کے طفیل سے، اُس افضل انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے دین آسان ہے آمنّا و صدقّنا (ہم نے ایمان لایا اور ہم نے تصدیق کی)۔

(رباعی)

آرام ہے دیکھنا غم و رنج
محبوب کے وعدۂ لقا پر
ہے عیش و فراغ و شادمانی
جاں دینا برائے یارِ دلبر

پروردگار انام جس کی ذات زوال وفنا سے بلند و بالا ہے فرماتا ہے والذین جاھدو افینا لنھدینھم سبلنا (اور جن لوگوں نے محنتیں کیں ہماری راہ میں ہم ان کو ضرور دکھائیں گے اپنے راستے) ہاں ہاں بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، پس ظاہر ہوا کہ بہت غم چاہیئے تا کہ خوشی دکھائی دے، بہت بیقراری چاہیئے تا کہ آرام سامنے آئے، پھر تو افسوس صد ہزار افسوس اے غم تو کیوں چلا گیا اے بیقراری تو نے کیوں اپنا بستر باندھ لیا اے غم تو نے کیوں منہ پھیرا اے آہ وزاری تو کیوں رخصت ہوگئی اے ماتم تو کیوں رنجیدہ ہو کر رہ گیا، ہائے حسرت، ہائے ندامت ہائے گھاٹا، اے ہمارے پروردگار نہ کجی پیدا کر ہمارے دلوں میں اسکے بعد کہ تو ہم کو ہدایت دے چکا، دینی دوست اس دور پڑے ہوئے کو، قبولیت دعا کی امید کے اوقات میں دعاء خیر کے ساتھ یاد فرمالیں۔

تیرھوا مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کے لئے جس کو (فانی) آنکھیں نہیں پاتیں اور درود نازل ہو نبی ﷺ پر اور آپ کی آلِ اخیار پر اور سلام ہو مہدیؑ پر اور آپ کے اصحاب احرار پر امابعد۔

(نظم)

سلام ہو وے تجھ پر سُن اے یارِ دیں
نہ زیبا ہے تاخیر درکارِ دیں
یہاں تجھ کو کوشش بہت چاہیئے
کہ کھل جائیں تجھ پر سب اسرار دیں
خرابی میں ہیں اہلِ دنیا کے دل
دلِ مردِ حق ہے گرفتار دیں
مکاں دل کا کر لا کی جھاڑو سے پاک
تو نازل ہوں اُس وقت انوارِ دیں

جاننا چاہیئے کہ دنیا فانی کے کاموں میں مشغول ہونے میں کوئی سود (فائدہ) نہیں، صاحبانِ تحقیق کے نزدیک دنیاء فانی کا کوئی وجود نہیں، دل کو (دنیا کی خاطر) پریشان رکھنے والوں سے دور رہنا دینداروں کا پیشہ ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا (اور نہ مجھکو اُن کی طرف جو ظالم ہیں) میں یہی اشارہ ہے۔

(نظم)

فکرِ دنیا ہے عبث اے دل نہ کر
عشقِ حق میں ڈوب جا اور آہ بھر
چھوڑ یہ بے کار ہشیاری تری
بنکے دیوانہ رُخِ محبوب پر
یہ جہان فانی ہے اُس کو چھوڑ دے

کیا ہے تیرا کام اس میں کر نظر

اے عاقل زندگی کے سانس گنے ہوئے ہیں اوران کی گنتی محدود ہے اوران سانسوں کی حفاظت ایسی عبادت ہے جس پر بے گنتی عطا کا وعدہ موجود ہے، خبرداراس کام میں کوئی قصورو فتور نہونے پائے مردِ عاقل کو چاہیئے کہ کسی وجہ سے بھی کاہلی کو کام میں نہ لائے۔

(نظم)

بہ شوقِ جاں شرابِ وصل پینے کا تُو ہے جو یا
تو لازم ہے نہ بھولے یادِ حق اک لمحہ دل تیرا
جدا ہو اپنی ساری خواہشوں سے شرطِ رہ یہ ہے
اگر تو مرد ہے خاموشی و خلوت کو کر پیشہ

فاذکرواللہ ذکراً کثیرا (پس یاد کرو اللہ کو بہت) یہ حکمِ حضرت باری تعالیٰ ہے اس کی اطاعت میں عزت ہے اوراس کی اطاعت ترک کرنا باعث خواری ہے، جو نادان کہ اُس محبوب (حقیقی) کو فراموش کیا ہے سچ ہے کہ شیطان کی غلامی کا حلقہ اپنے کانوں میں ڈال لیا ہے، اس بات میں کوئی شک نہیں بلکہ یقین اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص آنکھ چراتا ہے رحمٰن کی یاد سے ہم اس پر مقرر کر دیتے ہیں ایک شیطان تو وہی اس کا قرین (ہمنشین) ہے (کلام قدسی میں آیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) میں اُس کا ہمنشین ہوں جو مجھے یاد کرے، اس میں کیا اشارہ ہے ذاکروں کیلئے قربِ حق کا بشارہ ہے، جس طالب پر یہ راستہ کھول دیئے ہیں بیشک بے اندازہ بخشش اُس پر کئے ہیں، فرمانِ خدا فمن اعرض عن ذکری (پس جوکوئی منہ پھیرا میری یاد سے) سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کیا وعید ہے یعنے یہی کہ ذکر کا تارک دونو جہان میں ناکام اوراپنے محبوب سے بعید ہے، فاذکرونی اذکرکم (تم مجھے یاد رکھو تو میں تمہیں یاد رکھوں) ذاکرِ حق کے لئے ترغیب ہے واشکروالی ولا تکفرون (اور میرا احسان مانو اور ناشکری نہ کرو) تارکِ ذکر کیلئے ترہیب (دھمکی) ہے۔

(غزل)

ہو اب ہشیار یاں درکار ہے ذکر
غریبوں کے لئے یاں یار ہے ذکر
جو چاہے تو کہ تجھ پر راز کُھل جائے

یقین رکھ کاشفِ اسرار ہے ذکر
پہنچنا نورِ حق کو تُو جو چاہے
تو اے دل جاذبِ انوار ہے ذکر
تو باور کر جو میں کہتا ہوں تجھ سے
کہ بیشک رافعِ استار ہے ذکر
جو پوچھے تو یہ رستہ طے ہو کیونکر
تو سُن مجھ سے کہ وہ رفتار ہے ذکر
اگر گلشن سے ہے تو گل کا طالب
یقین کر لے گُلِ بے خار ہے ذکر

اے میرے عزیز صاحبانِ ارشاد ذکر کی ہیشگی کے لئے ہمیشہ گوشہ نشین رہنا ضرور تاً شرط کئے، پس جو لوگ گوشہ نشین نہیں ہوئے ذکر کے جمال سے پردے ہی میں رہے۔

(نظم)

اگر اس ذکر کی لذت تو پالے
تو جان و دل سے تُو خلوت میں جائے
تو خلوت کر کے حاصل مرد ہوگا
براہِ عشق بازی فرد ہوگا

(قطعہ)

اٹھ آگاہ ہو رہِ حق میں قدم رکھ
دَمِ عشق عاشقوں میں تو بہم رکھ
تو اِس وادی میں بن اب مردِ یکتا
شرابِ عشق کا خمخانہ بن جا

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کل تقی الی (ہر پرہیزگار میری آل میں ہے) یعنے جو کوئی (عشق حق میں)

جان وتن سے اٹھ چکا ہے، یقین کے ساتھ جانو وہ فرزند میرا ہے، جس کو منظور ہے کہ آل رسول ﷺ کے زمرہ میں آئے، اس پر لازم ہے کہ روزی کی تدبیر سے نکل جائے اے ہمارے پروردگار ہم کو توفیق عطا فرما اسی کام کی جس کو تو پسند فرماتا ہے اور جس میں تیری رضا ہے اور درود نازل فرمائے اللہ اپنے خیر خلق محمد ﷺ اور آپؐ کی سب آل پر۔

چودھواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَاتوفیقی الاَّ باللّٰہ (مجھے بھلائی کی) توفیق دینے والا اللہ ہی ہے۔

(نظم)

مجھے پہنچا ہے آکر نامۂ یار
ہے دل جس کے سمجھنے میں گرفتار
کسی مخلص نے مجھ سے یہ کہا ہے
کہ پہنچی ہے تمہیں کچھ میری گفتار
قصور اس بندے سے صادر ہوا ہے
تو واضح طور پر لکھ دیجئے اک بار
گناہ ہے گر مرا استغفر اللہ
وگرنہ بدگماں ہوگا گنہ گار
زباں کھولے کہاں بندے کو طاقت
مقابل اُن کے جو ہیں اہلِ اسرار
ہے کیا اس پاک میداں میں یہ تنکہ
کہ سمجھے خود کو بھی اک مردِ دیندار
نہایت بے وقوفی ہے یقیناً
خدا کے لاڈلوں سے ہو جو انکار
بجان و دل غلام اِس قوم کا ہوں
مجھے ثابت قدم رکھ میرے دادار
مِرے دل کو خوشی اس بات کی ہے
کیا ہے یاد مجھ کو مردِ غم خوار

نشان دوستی ظاہر کیا ہے
ہے دینی دوستوں کو یہ سزاوار
سلام اپنا ہے بر اصحابِ تصدیق
سلام اُلفت کا ہے بس رسم اخیار

اور درود نازل فرمائے اللہ اپنے خیر خلق محمد ﷺ اور آپؐ کی سب آل پر۔

پندرھواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے پروردگار مدد فرما اُس کی جو مدد کرے دین محمدؐ کی۔

(قطعہ)

ہے سلام از اک حقیرِ خاکسار
جانبِ اک مقتدائے دیندار
پیشوا، عارف بہ علم ظاہری
عشق باز و رہنما و شہسوار

حاصل مطلب یہ کہ۔

(قطعہ)

صاحبِ شرحِ عقائد کی رجوع
جو کہ ہے شرح، مقاصد سے عیاں
فرق دونوں میں ہے کتنے سال کا
کیجئے تحقیق، کر کے یہ بیاں

(قطعہ)

کتابی نقل لانا ہے بہت خوب
برائے گفتگوے اہلِ انکار
سرے سے معتقد ہی جو نہیں ہیں
کہاں باور کریں اقوالِ اخیار

(قطعہ)

پڑھیں جس گھڑی آپ میرا پیام

فقیروں کو پہنچائیں میرا سلام
بظاہر اگرچہ پڑا ہوں میں دور
ہوں نزدیک از روے باطن مدام

اوقاتِ خاصِ طلب رحمت میں دعاء خیر سے بندہ کو یاد فرمائیں تا کہ حق تعالیٰ اس خستہ حال کو گروہِ مہدیؑ کے کتوں کے صدقہ میں کوئی نصیب عطا فرمائے اپنے احسان اور کمالِ کرم سے، اگر اس طرح سے کچھ روزی ہو تو کیا ہی نعمت ہے کیا ہی دولت ہے کیا ہی عزت ہے اور کیا ہی بلندیِ قسمت، ورنہ ہائے حسرت، ہائے ندامت، ہائے گھاٹے کی صورت۔

(قطعہ)

غلامِ کمتریں ہوں اس گروہ کا
مجھے مقبول کر اے میرے سبحان
اگرچہ ہوں میں نالائق یقیناً
تو لائق کر بحقِ نیک مرداں

اور درود نازل فرمائے اللہ اپنے خیر خلق محمد ﷺ اور آپ کی سب آل پر۔

سولھواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(قطعہ)

نذرانۂ نیازِ حقیر اور خاک پا
ہے پیشکش بجانب ذی خُلق مقتدا
مونس ہے مہربان ہے شیریں زبان ہے
ذی حکم حل شناس ہے جو مشکلات کا

حاصل مطلب یہ کہ حضور کے دوستوں کی ملاقات کا شوق سفر پر آمادہ کیا تھا لیکن تقدیرِ الٰہی بندہ کی تدبیر سے موافق نہ ہوئی مختلف موانعات درپیش ہوئے، دو جہان کے جو دوست دار ہیں وہ سفر کرنے سے منع کئے، اس قاصر کے عذر کا حال میاں ناصر کی زبان سے سُن لیجئے تمام فقیروں کو اس کاتب کی جانب سے سلام معلوم فرمایئے۔

سترھواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو اس کی (حق تعالیٰ کی) طرف رخ کیا دونو جہان میں سعید ہے، نقصان اور ندامت اس کے راستے سے بعید ہے اور جو اس سے منہ پھیرا دونو جہان میں ذلیل ہوا جو مولیٰ کو کھویا سب کچھ ڈبویا، دنیا کے تعلقات سے دل کی کراہیت نتیجۂ اقبال ہے، حضرت مہدیؑ کا مقبل (ماننے والا) اس جہان کے اندیشہ سے فارغ البال (آزاد) ہے، زندگی کی تدبیر میں منہمک ہونا ثمرۂ بدبختی ہے، دنیا کی فکر میں ڈوبے ہوئے کو اس درگاہ میں کہاں باریابی ہے۔

(مثنوی)

اے دوستِ عزیز اے خرومند
سُن شوقِ دلی کے ساتھ یہ پند
رہ یادِ خدا میں تو ہمیشہ
حیران نہ تفرقوں سے ہوجا
فانی دنیا کی نعمتوں سے
جتنا بھی ہو جلد ہاتھ دھولے
ہے رزق ترا مقرر از غیب
نادانی ہے دوڑ دھوپ بے ریب
اے دوست تو بندھنوں سے بستہ
دل تیرا ہے الجھنوں سے خستہ
پہچان اپنے کو اے جوانمرد
آلودہ کرے نہ تجھ کو یہ گرد
اے یار نہیں یہ تیری بستی
چھوڑ اپنی یہ سب ہوا پرستی
ہشیار کہ موت تاکتی ہے

اور قبر کی پوچھ واقعی ہے
فکرِ دنیا سے در گذر کر
اندیشۂ عالمِ دگر کر
اُٹھ رات میں بھی کبھی برادر
از راہِ ندامت آہ آہ کر
از دردِ دِلی اور صدقِ جانی
عقبیٰ کی تلاش کر نشانی
ہے عمر تری جو قیمتی یار
کر لہو میں صرف تو نہ زنہار
رہنا ترا اہلِ لہو کے ساتھ
دھونا غمِ آخرت سے ہے ہاتھ
اے دوست نہیں یہ جاے بازی
رکھ ہوش ہے جاے جاں گدازی
سوزاں ہو بآتشِ ندامت
ہاں یہ ہے علامتِ کرامت
ہو عالم فکر کا مسافر
غم سے تری دونوں آنکھ ہو تر
دن میں جو ہو کاروبار میں تو
اُٹھ راتمیں یادِ یار میں تو
اُٹھ صبح کے وقت اے مری جاں
ہو درد سے اشک ریز پنہاں
دنیا تو گذرنے والی ہے شے
کر دین کی فکر راہ یہ ہے

اے جانِ عزیز ہوش رکھ کر
دھر کان تو دوست کے کہے پر
خط سے ترا شوق ہو کے معلوم
یہ چند سخن ہوئے ہیں مرقوم
پڑھنے میں تو اس کے دل لگانا
مقصودِ سخن جو ہے سو پانا
محمود اب ہوش کو سنبھالے
تو دوست ہے اُس کا جس کا ہر روز
جان اور دل میں بھرا ہے یہ سوز
اس سوز کی جا نہیں کوئی دل
بے دل سینے میں اس کی منزل
تو حضرتِ حق سے چاہ یہ درد
با گریہ و زاری اے جوانمرد
یہ پونجی جو تیرے ہاتھ آئے
لازم ہے کہ ہاتھ سے نہ جائے
تحقیق سے جان اگر یقیں ہے
یہ دولت طالبانِ دیں ہے
ہے تجھ پہ سلامِ جملہ یاراں
یارانِ قدیم و دوستداراں
مخصوص سلام خضر کا ہے
ہمراز ترا جو آشنا ہے

فقیروں کی محبت شاخِ ایمان ہے **حبُّ الفقراء من الایمان** (فقیروں کی محبت جزءِ ایمان ہے) اس معنی پر دلیل عیاں ہے، فقیروں کی جانب دل کا میلان درگاہِ الٰہی کی عطا ہے، رسی سے اُس عزیز کو فقیروں کے ساتھ محبت ہے اگرچہ وہ عزیز

بظاہر جدا ہے، یہ بات نہ از روئے فکر و عقل ہے بلکہ **المرء مع من احبہٗ** (جو شخص جس کو دوست رکھا اُسی کے ساتھ ہے) رسولِ خدا ﷺ کی نقل ہے، حاضرینِ مجلس اگر مصدقانِ مہدیؑ ہیں تو اُن کو بندے کا سلام ہے، جھٹلانے والوں پر سلام بھیجنا حرام ہے، عاقبت بخیر ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آلِ بزرگوار کی بزرگی کے وسیلہ سے اور درود نازل فرمائے اللہ اپنے خیرِ خلق محمد ﷺ اور آپ کی سب آل پر۔

اٹھارھواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگر سارا جہان ایک طرف ہو جائے تو اس راستے سے گردن مت پھیر کہدے یہی وہ میرا رب ہے نہیں کوئی معبود سوائے اس کے اسی پر میرا بھروسہ اور اسی کی طرف میری واپسی ہے، دنیا کی محبت رکھنے والے کو شقی جاننا چاہیئے نہ کہ سعید کیونکہ اس کے حق میں ہے اولٰئک فی ضلال بعید (وہ سب گمراہی میں دور پڑے ہیں) جو کوئی خدا پر بھروسہ نہ کیا خدا کی عنایت کے عالم سے جا پڑا ہے دور، ان فی ذالک لاٰیات لکلّ صبّار شکور (بیشک اس میں نشانیاں ہیں ہر صابرو شاکر کے لئے) مردانِ دین کی نصیحت یہ ہے کہ نظر مسبّب پر چاہیئے نہ کہ جانبِ اسباب لیکن انّما یتذکر اولوالالباب (سوائے اس کے نہیں کہ نصیحت پکڑتے ہیں عقل والے ہی) جس کا دل اسباب میں گرفتار رہا وہی ہے دونوں جہان میں خوار الٰئک لھم اللعنة ولھم سوء الدار (ان سب کیلئے لعنت ہے اور ان سب کیلئے برا گھر) مقبل (ماننے والے) کی واپسی کی جگہ خدا کی نزدیکی ہے اور مدبر (منکر) کا ٹھکانہ لعنتِ الٰہی ہے ہاں (یہ فرمانِ رحماں ہے) قل ھل یستوی الاعمٰی والبصیر (کہدے کیا برابر ہوتا ہے اندھا اور بینا) تارکِ دنیا عزیز ہے اور طالبِ دنیا ذلیل، اب اگر تو عزت چاہتا ہے تو کہدے دنیا کی پونجی ہے قلیل۔

(رباعی)

راہِ تسلیم سے ہو تُو راضی
دیکھے تدبیر آگ کی جیسی
اہلِ تدبیر سے کہے گا تو
کہ لکم دینکم ولی دین

خدا کے حضور میں سر جھکایا ہوا رہ تمام امور میں، کیا تو نے نہیں سنا ہے وعد نفسک من اصحاب القبور (گن اپنے آپ کو اہلِ قبور میں) راضی برضائے الٰہی رہنا خود کو خدا کے حوالے کر دینا ہی ہے سرمایۂ راہ، زبانِ دل سے اقرار کر افقوض امری الی اللّٰہ (میں سونپتا ہوں اپنا کام اللہ پر)

(رباعی)

اے یار تو یار سے مِل خوش رہ

دے اس کو اپنا دِل خوش رہ
جو راہ نہیں ہے دوست کی راہ
بھاگ اس سے تو اے عاقل خوش رہ

پہلا قدم اس راہ (طلب حق) میں منہ پھیر لینا ہے جیفہ سے (مردار دُنیا سے) راہ میں قدم رکھ **واذکر ربک فی نفسک تضرعا و خیفة** (اپنے پروردگار کو یاد کر جی ہی جی میں گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے) جانی دوستوں دونوں جہان کے عزیزوں کو چاہیئے کہ ہمیشہ دردمندی، نیازمندی، دِل سوزی اور دِل بستگی ،فکر اور ذکر کو پیشہ کریں، اُنسیت کے ساتھ دِل حاضر رکھیں، (جدائی سے) مغموم، اور (وصال سے) مسرور رہیں حاصل یہ کہ ہر طرح سے، ہر طریق سے، ہر حیلہ سے، ہر تدبیر سے جس کسی وجہ اور جس کسی سبیل سے ممکن ہو تمام احوال میں اپنی سانس کو کام میں (یادِ حق) میں لگائے رکھیں کیونکہ روز میثاق میں ایک بار اُٹھایا گیا ہے کیا ہی قسمت والا ہے جس نے زندگی کے میدان سے ہمت کے چوگان سے معرفت کا گیند لیا، کیا ہی عقلمند ہے جو عمر بھر کسی اور کام کی طرف رخ نہیں کیا پس خوش خبری ہو اُس کے لئے اے مسلمان مرد وعورتوں اے مومن مرد وعورتوں اے بھائیوں اور اے بہنو! زندگی کی مدت کو موت سے قبل غنیمت سمجھو زندگی کی مدت کو موت سے قبل غنیمت سمجھو۔

انیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے پروردگار ہم کو سیدھا راستہ دکھلا، بعدِ حمد وصلوٰۃ اے یار دیندار اور اے دوستِ مختار ہشیار رہ کہ وقت آخر ہے عاقل مرد کو کسی وجہ سے بھی دینی کام میں سستی نہیں چاہیئے۔

(رباعی)

وقت آخر آچکا ہشیار رہنا چاہیئے
جان و دل سے روز و شب درکار رہنا چاہیئے
نیند غفلت کی جہاں میں دوستو! زیبا نہیں
نیند یہ ہے بد تمہیں بیدار رہنا چاہیئے

یقین کے ساتھ جاننا چاہیئے کہ جس کسی کو دین کی فکر دامنگیر نہیں وعظ ونصیحت کی اس کے دل پر کوئی تاثیر نہیں دین کی فکر نیک بختی کی علامت ہے اس فکر میں نہ رہنا بدبختوں کی عادت ہے، مردار (دنیا) کا غم کھانا انسان کا پیشہ نہیں سانس کو رائگاں کرنا اہلِ عرفان کا شیوہ نہیں، اگر تو عاقل ہے تو اپنے بدخواہ دشمن کا یار نہو، یعنے جب تو اِس راہ کا مرد بنا ہے تو نفس کا فرمانبردار نہو، آدمی کیلئے ایک بات کافی ہے۔

بیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آدمی جس کو دوست رکھے گا اسی کے ساتھ اُس کا حشر ہوگا۔

(رباعی)

ایک قیدی فقیر کا ہے سلام
جانبِ اہل ذوق اعظم نام
میرے دل کو سرور واصل ہے
پہنچ کر مجھ کو دوست کا پیغام
حُسنِ ظن دوستوں کا ہے مجھ پر
میں نہیں جانتا مرا انجام
شام سے صبح تک اسیر ہوا
نفس کا ہوں مطیع صبح تا شام
مصطفٰے نام ذرّہٗ ناچیز
بحرِ غفلت میں غرق جوں انعام

اکیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے رب میرے سینے کو کھول دے، عالم کے سب کاموں کی اجرائی حسبِ اقتضاءِ فیصلۂ الٰہی ہے تو ضرورتاً عقلمندوں کا پیشہ صبر و رضا ہی ہے۔

(بیت)

نہیں ممکن ہے کہ تبدیل میں آئے تقدیر
صبر و تسلیم بن اے یار نہیں ہے تدبیر

ہم سب اللہ کے ہیں اور اللہ کی طرف لوٹنے والے ہیں، کچھ بعید نہیں کہ ہمارا پروردگار اس کے بدلے ہم کو عنایت فرمائے بہتر اس سے، ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرتے ہیں، اُس عزیز القدر کو اس طرح سے کچھ لکھنا طولِ عبارت ہے محض اس لئے لکھا گیا کہ تعزیت بھی عبادت ہے، ورنہ ظاہر ہے کہ اُس عزیز نے مرادنِ خدا پرست کو دیکھا ہے بلکہ اس قوم کی صحبت میں مدتِ دراز تک قیام کیا ہے۔

(رباعی)

صحبت میں اہلِ دیں کی تم رہ چکے ہو صاحب
فیض اُن کی محفلوں کا حاصل کئے ہو صاحب
اُن محفلوں میں تم نے پردے کئی ہٹائے
حل کر کے مشکلوں کو دکھلادیئے ہو صاحب

اہل عرفان نے یہ بات جانی ہے کہ جو بھی زمین پر ہے فانی ہے اس بات سے واقف ہر مردِ سالک ہے کہ ہر چیز ہالک ہے ہشیار رہ اے چلنے والے راہ پر، اور صبر کر اور تیرا صبر نہیں مگر اللہ پر، گذرنے کیلئے ہے جو کچھ اس عالم کی بنا میں ہے، تو صبر کر یہی ہدایت تیرے رب کے حکم فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا میں ہے، یعنی یہ کہ تو ہمارے روبرو ہے حاصل یہ کہ طاعت و رغبت کے ساتھ یہی کہنا چاہیئے۔

(رباعی)

اُڑا لے گیا میرے آرامِ جاں کو
نہ بولو برا کچھ مرے دِلستاں کو
ہے ناز اور غیرت جو عادت میں اُس کی
جلا اُس نے ڈالا مرے بوستاں کو

بہر حال اللہ کا شکر ہے اور ہم اللہ کے فیصلہ سے راضی ہیں، مرا دل یارِ وفادار سے ہر حال ہے خوش ملک بڈھ کو میرا اسلام کہیں، مناسب تو یہ تھا کہ بندہ خود آتا لیکن متعدد عذرات کے باعث آنا میسّر نہیں ہوا، تمام بھائیوں نے سلام کہا ہے۔ راقم ادنیٰ ترین خادم اربابِ صفا اضعف العباد مسمّٰی مصطفیٰ۔

بائیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے میرے پروردگار کھولدے میرا سینہ۔ تعظیم وسلام کمترین انام ادنیٰ ترین خدّام ارباب صفا احقر العباد مسمّٰی مصطفےٰ کی جانب سے بخدمت جناب برادر نواز محبُّ العارفین برادرم شیخ علاء الدین زید صلاحہٗ وتقولیہٗ (زیادہ ہو اُس کی بھلائی اور پرہیزگاری) ودام یقینیہٗ وہدایہٗ (اور قائم رہے اس کا یقین اور اس کی راہ یابی)۔ واضح ہو کہ اس حادثہ کے پیش آنے کے سبب سے دل میں آگ بھڑکی ہوئی ہے اور اس واقعہ کے وجود میں آنے سے جان پر بے چینی ہے، کیا کیا جائے کہ بندے کیلئے صبر کے سوائے کوئی چارہ نہیں عاجز کیلئے (پیش آنے والی مصیبت کو) دیکھنے کے سوائے کوئی چارا نہیں۔

(رباعی)

معشوق سے ہو جنگ و جدل نا ممکن
حکم اس کا جو ہو جائے بدل نا ممکن
خود کو تو خدا پہ سونپ خوش رہ اے دل
تبدیل ہوں احکام ازل نا ممکن

قُل لن یصیبنا الّا ما کتب اللّٰہ لنا (کہدے ہرگز نہیں پہنچے گی ہم کو مگر وہی تکلیف جو اللہ نے ہمارے لئے لکھدی ہے) اس فرمان میں تسلیم وتفویض (راضی برضاءِ خدا رہنے اور خود کو خدا کے حوالے کردینے) ہی کا اشارہ ہے اور عسٰی ان تکرھوا شیئًا وھو خیر لکم (اور قریب ہے کہ تم پسند نہ کریں ایک چیز اور وہی تمہارے لئے بہتر ہے) میں مریدانِ بارگاہِ خداوندی کے لئے بشارہ ہے بادشاہ کا فرمان بندے کے لئے تاجِ سر ہے، حضرت باری تعالیٰ کا ہر حکم مومنوں کے لئے مبارک وبہتر ہے، طالب کو دونوں باتیں درکار ہیں خوف اور رجا بھی زیادہ کہنا واہیات ہے جو خاموش رہا نجات پایا، حق کی طرف توجہ چاہیئے علی الدّوام، خیریت کے ساتھ ملاقات کی امید ہے والسلام۔

تیئسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ ہم کو ملائے گا۔ بے شمار سلام کمترین خدّام اہلِ صفا بلکہ خاکپائے اقدامِ اصحابِ وفا بندۂ ضعیف مسمّٰی مصطفیٰ کی جانب سے جناب یارِ مصدق دوستِ صادق مقبولِ حضرت باری برادرم میاں گدائی ابن بہکھاری کی خدمت میں عرض ہے کہ آں برادر کا مکتوب پہنچا، اُس کے مضمون سے آگاہی ہوئی دِل کو آرام جان کو سرور حاصل ہوا، حاصلِ مقصود یہ کہ یہی چاہیئے کہ اوقات میں سے کوئی وقت حالات میں سے کوئی حالت اور انفاس میں سے کوئی نَفَس (سانس) حق تعالیٰ کی یاد سے خالی نہ رہے، ضرور بالضرور اس کام کو فرضِ عین اور عین فرض تصور کریں، جو کچھ ہے یہی ہے باقی ذکر کے ملاحظہ کے بغیر جو بھی ہے سب خرافات ہے خرابی اوقات ہے، بچوں کی بازی ہے احمقانہ خیالات ہیں، ہیچ در ہیچ ہے چنانچہ کسی بزرگ نے فرمایا ہے۔

(بیت)

جز یادِ دوست جو بھی کرے رائگاں ہو عمر
جز رازِ عشق جو بھی تو ڈھونڈے فضول ہے

اے دوست اے عزیز اے یارِ دیندار ہوشیار رہ کہ غفلت اور کاہلی کا وقت نہیں رہا، پناہ مانگ، ہزار بار پناہ مانگ جس وجہ سے جس طرح سے ہو، جس تدبیر سے، جس ڈھنگ سے جس صورت سے تجھ سے ہوسکے دنیا اور دنیا والوں سے بھاگ دینداروں کا دامن تھام، امن وسلامتی کی راہ یہی ہے جو تجھے دکھائی گئی ہے۔

(نظم)

ہمیں اب تو ہشیار رہنا ہے لازم
بہ کوشش پے کار رہنا ہے لازم
ہے نزدیک روزِ حساب اے عزیزو
درستی کردار رہنا ہے لازم
کئے آنکھ بند اپنی لہو و لعب سے
بہ درد و غم یار رہنا ہے لازم
اگر نفس کہتا ہے ہے فقر خواری

خدا کے لئے خوار رہنا ہے لازم
حسابِ گرانبار مشکل بہت ہے
ابھی سے سبکسار رہنا ہے لازم
ہے لازم کہ اربابِ دنیا سے بھاگیں
اور ہمراہِ ابرار رہنا ہے لازم

چوبیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ دار السلام کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم پر چلنے کی ہدایت دیتا ہے، اور فرماتا ہے خدائے بزرگ و برتر اے مومنو! یاد کرو اللہ کو بہت، یعنی ہمیشہ اللہ کی یاد میں رہو، یہی کام راہِ راست پر چلنے والوں کا ہے، دوستوں کا کام دنیا کو چھوڑنا ہے، طالبِ دنیا زندان میں ہے اور تارکِ دنیا بوستان میں۔

(نظم)

عیشِ دنیا ہے قلیل از بس قلیل از بس قلیل
طالب اس کا ہے ذلیل عینِ ذلیل عینِ ذلیل
ہے اگر تو آشنائے حق تو چھوڑ اس عیش کو
تارک اس کا ہے خلیل الحق خلیل الحق خلیل
کوئی پوچھے ہے دلیل جستجوئے دوست کیا
درد جاں سوز ہے دلیل اظہر دلیل اظہر دلیل

جب کوئی مرد اس درد میں گرفتار رہا تو بالضرور وہ غیر کے علاقہ سے چھوٹا اور فرار ہوا، جہاں کہ اصل کار جانبازی ہے، طلبِ حق کے ساتھ روٹی کی تدبیر سمجھ لے تو کہ بازی ہے، نفس دشمن ہے بے انتہا، نفس کی موافقت کے ساتھ تو ہدایت کی بو کہاں پائے گا و تبتّل الیہ تبتیلا یعنے اگر خدا کو چاہتا ہے تو اوسکی یاد میں خود کو ایسا مستغرق کردے کہ غیر کا شعور مطلق تجھ کو نہ رہے۔

(نظم)

اے عزیزو اگر خبر ہے تمہیں
خود کو تم دوست کے سپرد کریں
نیک بختو! نہوں جو تم مجنوں
دوست کا غیر جو بھی ہے چھوڑیں

اے عزیزو، اے دوستو، اے مصدقو، اے نیک بختو ہم کو اور تم کو چاہیئے کہ ہر حال اور ہر جگہ اور ہر وقت خدا کی یاد میں

ڈوبے رہیں، بیہودہ اندیشوں کے تیشوں سے اپنے باطن کو نہ کھروچیں، ظاہری عمل باطنی صفائی کے بغیر کوئی اعتبار نہیں رکھتا، جو کوئی باطنی صفائی کے بغیر ظاہری عمل پر مغرور ہے دوست سے سروکار نہیں رکھتا، عزیزوں کو چاہیئے کہ پانچو نمازیں دلی توجہ کے ساتھ مصدقوں کی جماعت کے ساتھ ادا کریں، اور حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق پر مستقیم اور مستحکم (مضبوط رہیں) اور غیر جنس کی صحبت سے پرہیز کریں فقیروں کی صحبت میں رہنا فرضِ عین جانیں، ایک دوسرے کے ساتھ صلح اور اخلاص کے ساتھ عمر گزاریں، وقت کو برباد کرنا گناہ کبیرہ سمجھ لیں، اہلِ دنیا کی محبت کفر قرار دیں، اپنی ہر سانس کو غنیمت خیال کریں، برادرم میاں سید ناصر کے کہنے سے یہ چند باتیں لکھی گئی ہیں، دِلی محبت کے ساتھ مطالعہ کریں اور اس کمینہ کو اپنا دوست بہی خواہ تصور فرمائیں۔

پچیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(نظم)

دنیائے دوں سے منہ اے جوانمرد پھیر لے
اور فکر دیں سے چاہیئے پُر درد دِل رہے
پونجی جو زندگی کی ہے تیری اے ہوشیار
دلبر پہ اپنے چاہیئے سب تو فدا کرے
نامہ تیرا آیا اے دِلدار
ہے مرد تو رکھ دِل جانبِ یار
اک یار کو ہم نے بھیجا ہے
یاری ہی کی خاطر اے ہشیار
اگر راہِ دیں پر تو مردی سے آئے
تو رنج و محن سے تو آرام پائے
تو تسلیم و تفویض کی پائے لذت
تو دنیا کے دھندوں سے پیچھا چھڑائے

اس برادر کی خاطر شیر محمد کو بھیجا گیا ہے، چاہیئے کہ جلد ان کو واپس بھیج دیں، خدائے تعالیٰ کسی فقیر کو فقیروں کی صحبت سے جدا نہ رکھے، فقیروں کی صحبت میں ہمیشہ رہنا خدا کی راہ کا توشہ ہے، سعادتمندوں کو چاہیئے کہ اس کام میں کوتاہی نہ کریں۔

چھبیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب لکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کیا کیا جائے۔

(بیت)

بدلنے کا تقدیر یارا نہیں ہے
بجز صبر و تسلیم چارہ نہیں ہے

کہدے ہرگز نہیں پہنچے گی ہم کو مگر وہی تکلیف جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے کہدے سب اللہ کے طرف سے ہے، کہدے ہر کام کا مختار اللہ ہے، جب کام اپنے منشا کے موافق نہیں ہے تو بالضرور اللہ کی کتاب کا سہارا لینا چاہیئے، رنج و کراہت سے نہیں بلکہ بطیّب خاطر خوشی وراحت سے بآواز بلند کہنا چاہیئے کہ اللہ کا کلام قرآنِ حق ہے ہم نے ایمان لایا اور ہم نے تصدیق کی، اور باقی کیفیت میاں کے مکتوب سے معلوم ہوگی، حضرت بندگی میاں عبدالملک کی خدمت میں سلام و نیاز عرض ہے، شاید بہری کی صورت تاخیر ہی میں ہوگی، (چنانچہ مضمون آیۃ کریمہ ہے) اور قریب ہے کہ تم ناپسند کریں ایک چیز کو اور وہی تمہارے لئے بہتر ہو۔

ستائیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب بندگی میاں عبدالمومن کی خدمت میں معروضہ ہے کہ ایک عرصہ سے کوئی مکتوب دلکشا، راحت افزا آنجناب کی جانب سے نہیں آیا ہے، محبوب حقیقی کے نظارہ میں ڈوب جانے اور مطلوب کے وجود میں خود کو مٹانے کے سوائے خدانہ کرے کہ کوئی اور امر مانع درپیش ہوا ہو، نیز مشاہدۂ جدید مبارک بعجلتِ تمام یہ خط لکھا گیا ہے اگر کوئی غلطی نظر آئے تو معاف فرمائیں۔

اٹھائیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے پروردگار ہم کو تو اپنی خوشنودی میں جینے کی توفیق دے اور ہم کو اپنے دین اور اپنی فرمانبرداری پر ثابت قدم رکھ تمام تعریف اللہ کے لئے جو سب مالکوں کا مالک ہے اور درود نبیؐ پر اور آپ کی آل کے رہنماؤں پر اور سلام مہدیؑ پر اور آپ کے اصحاب دوستداراں پر امابعد۔

(نظم)

یار کی جانب و آ اے دوستدار
چھوڑ سب کو ہو کے جو یائے نگار
حیف ہے محبوب سے رہنا جدا
تو محبّ ہے تو چلا آزار زار

ایضاً

چلا ہے موسم گل اے عزیز جلدی آ
تو آ ادھر کہ یہی راہ ہے صاف تیری آ
ہے جام درد میں اور یار ہے مسرّت میں
برائے ذوقِ تماشا بہ اضطرابی آ

ایضاً

تو آ اب آ کہ یہ ہے وق وقتِ کار تو آ
اگر خیال طرب ہے تو روز بار تو آ
طریق اپنا گدائی بنا تو اے رہ رو
بہ شوق و ولولۂ عشق بے قرار تو آ

وسارعوا الی مغفرۃ من ربّکم دوڑو اپنے پروردگار کی بخشش کی طرف یعنے غافل مت رہو، اے اپنے کام سے

پیچھے پڑے رہنے والو اپنے رب کی طرف رجوع ہو جاؤ یعنے مخلوق کے کاموں سے منہ پھیر لو گے تو یار قدیم (خالق) کے راز دار بنو گے جاھدو انی اللہ حق الجهاد تن اور مال حق کی راہ میں لُٹاؤ یعنے ہمہ تن خود کو اپنے محبوب پر فدا کردو، واعبدو اللہ ہر حال خدا کی عبادت کرو اگر اس راہ میں چلو گے تو دونوں جہان کی تکلیف سے رہائی پاؤ گے ولا تشر کو ابہٖ شیئا (خدا کا شریک کسی چیز کو نہ ٹھیراؤ) کسی حال اپنا روے دِل خدا کی طرف سے مت پھیرو یعنے اس کی محبت میں کسی کو شریک مت کرو واذکروا اللّٰہ ذکرا کثیرا یعنے یادِ حق بہت کرو، اے عقل والوں ہمیشہ اسی کام میں رہو اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول (اطاعت کرو اللہ کی اور اللہ کے رسول کی) دوست کے فرمانبردار رہو، اگر چہ وہ یہ کہے کہ سولی پر چڑھو اس کا طالب وہی ہے جو تابعِ فرمان ہے، جان و دِل سے اپنے مطلوب کے نام پر قربان ہے۔ دیگر یہ کہ آں برادر کا خط پہنچا، مطالعہ میں آیا فرحت کا باعث ہوا، سب برادرانِ دینی نے سلام کہا ہے، ہم کو اور تم کو بندگی کی توفیق میسّر ہو، نبی علیہ السلام اور آپ کی آل بزرگوار کی رحمت سے۔

انتیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(بیت)

اک فقیر بے نوا کا ہے سلام
دوسوتِ نیکو طبع دلبر کے نام

خدائے تعالیٰ اپنے عاشقوں کے صدقہ سے جو معشوق کی گلی میں رتجگا کرتے اور گھومتے ہیں محبت کے پیالہ کا ایک بوند اس بے نوا کے حلق میں ٹپکائے تا کہ اسلام کی بو اسکے دِل و دماغ کو پہنچے، نبی ﷺ اور نبی ﷺ کی آلِ بزرگوار کی بزرگی کے وسیلہ سے، نیز معلوم ہواُس برادر کا خط پہنچنے سے فرحت حاصل ہوئی الحمد للہ علیٰ ذٰلک، تمام برادرانِ دینی نے سلام عرض کیا ہے۔

تیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے پروردگار جنّت سے نزدیکی دے اور دوزخ سے دوری، تمام تعریف اللہ کیلئے جس کا جمال ہر رنگ میں ظاہر ہوا ہے، جس نے انسان کو اپنا عاشق بنا کر اپنا راستہ دکھایا ہے، اور درود نازل ہوں نبی ﷺ حبیب پر اور آپ کے اصحاب وآل پر اور سلام نازل ہو اُس ولی پر جو نبی ﷺ کا باطن ہے بوجہِ تمام وکمال بعد حمد وصلوٰۃ جاننا چاہیئے کہ تمام طریقت کے رہنماوؤں اور حقیقت کے عارفوں کا اجماع واتفاق اس بات پر ہے کہ اہل ایمان نہیں ہوتے ہیں مگر وہ شخص خدا کو پایا ہوا اور خدا سے ملا ہوا یا خدا کی طلب صادق لیا ہوا، یا اپنے یار کے وصال پر نازاں، یا اپنی جستجو میں پریشاں یا نزدیکی کے باغ کی فضا میں اڑنے والا، یا دوری کے میدان کو طے کرنے والا، یا محبوب کو پا کر ہنستا ہوا، یا مطلوب کو نہ پانے سے غمزدہ، یا کمال مسرت سے ناز میں، یا انتہاءِ وہشت سے غمگین، یا مشاہدہ کے محل میں صاحبِ نظارہ، یا محنت کے کوچے میں خوف کا مارا، الفت کی ہوا کا طائر، یا کلفت کی فضا میں سائر (چکر لگانے والا)۔

(نظم)

یا یار کے ساتھ باہیں ڈالے
یا گریہ میں غار و کوہ سنبھالے
یا سامنے اپنے ہو دلآرام
یا درد سے دِل میں ہوویں چھالے
یا گلشنِ وصل میں ہو نازاں
یا خار کشی میں ہوویں نالے
یا یار کو دیکھ کر ہو شاداں
بے یار ہو نوحہ کے حوالے
یا اُنس کے ساتھ ہا و ہو میں
بے چینی میں آہ اوہ نکالے

ایمان کا بیان مذہبِ اہلِ اختصاص یعنے قانونِ شریعت خاص کے لحاظ سے انہی دو قسموں میں ہوا ہے ان دو قسموں کے

سوائے تمام اقسام بحکم کلام ربانی اولٰئک کا لا نعام (وہ سب چوپایوں کے مانند ہیں کے حکم میں داخل) ہیں، اب ہم کو بڑی فکر، بڑا غم، بڑی جاں سوزی چاہیئے اس بات میں کہ ہم کیا ہیں کون ہیں کیسے ہیں کیا لا رہے ہیں کیا لے جائیں گے، اگر ہم واجد و واصل ہیں (خدا کو جان چکے اور پا چکے ہیں) تو کیا ہی عزت اور کیا ہی دولت ہے، ورنہ دیوانہ وار پروانہ وار خواری و زاری میں مبتلا اور گرفتار رہنا چاہیئے اور اگر نعوذ باللہ یہ صفت بھی نہیں ہے تو خرابی حال کی انتہا ہے۔ پس حق سے روگردانی سوائے گمراہی کے نہیں اے اللہ ہم کو سیدھا راستہ دکھلا اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنی نعمت نازل کی، نہ اُن کا جن پر تو غصہ ہوا اور نہ بھٹکنے والوں کا۔ آمین

(نظم)

خوشی کا لیکے مضمون نامہ آیا
دِل اُس کے پڑھنے سے آرام پایا
محبت بڑھ گئی ہے باوفا سے
حسن جی کو خبر ہو مصطفیٰؒ سے

اکتیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بنامِ خدائے پاک۔

(مثنوی)

بنامِ حق زہے فرمانِ ذی شاں
دعا گو جس کے آنے پر ہے نازاں
کہ بندے کو جو غم کی قید میں تھا
خط آزادی کا ہے صاحب سے آیا

سدرۃ المنتہیٰ جیسی بارگاہِ عالی مقام کے منشیوں کے رشحاتِ قلم بیشک (فیوضات و برکات) وادیِ طلب کے پاسوں کے لئے منبع آبِ حیات ہیں، اور دُوری اور جدائی کے بیابانوں میں بھٹکنے والوں کے لئے سرمایۂ نجات ہیں، مبارک ترین ایام اور مبارک ترین ساعت میں اس فقیر حقیر بے بضاعت کو پہنچے۔

(قطعہ)

آیا ہے مرغ چونچ میں اک پنکھڑی لیئے
اک خط ہے جس پہ سنبلِ تر سے نگار کے
لکھا ہے شادرہ اے گیاہِ خزاں زدہ
تجھ کو کیا ہے یاد اب ابر بہار نے

باغِ جان کو سرسبزیِ تازہ، روضۂ دِل کو زینتِ بے اندازہ بخشا اس دولت کے حصول اور اس سعادت کے وصول ہونے پر شکر گزاری کے وظائف ممنونیت و نیاز مندی کے آداب بجالائے گئے۔

(قطعہ)

لو لگائے تجھ سے جان و دِل ہے خرّم رات دن
ہے ترا ہی درد و غم غمخوار و ہمدم رات دن
نور و ظلمت کی طرح یوں رات دن پیوستہ ہیں

تیرے زلف و رخ سے جوں ہیں شادی و غم رات دن

جان کا تعویذ امان کا دستاویز بنایا جا کر رات دن نامۂ گرامی بطریق درد بشوقِ جاں ہمیشہ مطالعہ میں آتا ہے اور اس کی بزرگی کے اظہار میں دِل و جان سے یہ کہا جاتا ہے کہ اور اگر ہم نازل کریں اس قرآن کو پہاڑ پر تو البتہ دیکھے گا و اس کو لرزنے اور کانپنے والا اللہ کے ڈر سے۔ پس تو (فرمانِ خدا) بای حدیث بعدہٗ یومنون (اس کے بعد وہ کونسی بات سنکر ایمان لائیں گے) کے بموجب کس لئے بے فکری سے اور اپنی بے بضاعتی کا اندیشہ اپنی عدم استطاعت کو ملاحظہ نہ کر کے سچائی کا قدم اس آرزو کے میدان میں نہیں رکھتا، اور عاشق صفت ہو کر اقسام کی محنتوں کے پے در پے صدموں کا فتنوں کی موجوں کے طوفانی دھاروں کا کوئی خوف نہ کر کے اپنے شوق کی کشتی کو اس جستجو کے دریا میں نہیں ڈال دیتا، افسوس کیا تدبیر کی جائے جبکہ تدبیر کی کشتی کو نہ تقدیر کا بادبان جانب مقصود کی طرف لے جاتا ہے نہ توفیق کا ملاح امید کے سفینہ کو ساحلِ مراد تک پہنچاتا ہے۔

(قطعہ)

ہر لحظہ کھینچتا ہوں میں کوشش کا بادباں
کشتی کا، اِس پرانے بھنور میں امید کی
تا ساحلِ کرم کا ترے راستہ ملے
لیکن ہوا موافقِ کشتی نہیں چلی

بہر صورت نہ وہ کیمیا ہے جو زرد چہرے کو آب و تاب دے نہ وہ توتیا ہے جس سے خواب آلود آنکھ جلا پائے، خداوند تعالیٰ کی نعمتوں سے جو خاص و عام کو شامل ہیں اور اُس کے کرم سے جو سب کے لئے عام ہے اس بات کی امید ہے مدّتِ حیات کے ختم ہونے سے قبل حاصل ہو اور یہ تمنا موت آنے سے پہلے بر آئے۔

(بیت)

قبل اس کے کہ اجل چاک کرے حبیب حیات
ہے یہ امید ترے وصل کا داماں مل جائے

(رباعی)

صبر کی شاخ جو پھل نہیں کوئی عجب

رنج دُوری کا نکل جائے نہیں کوئی عجب
دِل جو ہستی کا خلاصہ ہے ترے پاس ہی ہے
اُس کے پیچھے ہی یہ تن آئے نہیں کوئی عجب

الغرض التماس یہ ہے کہ اس دور پڑے ہوئے غریب کو بالکل بھول نہ جائیں کبھی کبھی مجلس شریف کی حضوری کے اوقات میں گوشۂ خاطر میں اس کا بھی گذر رہو۔

(بیت)

وہ جو نظر سے خاک کو بھی کیمیا کریں
آیا کبھی نگاہؔ کرم ہم پہ وا کریں

(بیت)

وصل کی محفل کے حاضر غائبوں کو بھی سنبھال
حاضروں کے ہاتھ میں ہے غائبوں کی دیکھ بھال

(بیت)

تجھ سوا کوئی نہیں دے جو سہارا اے دوست
ہم ہیں افتادہ پکڑ ہاتھ ہمارا اے دوست

(مثنوی)

کیا ہے جبکہ تو نظر کرم تو دُور نہ کر
مجھے تو بعد نوازش نہ مار باردگر
بخشا ہے تو نے تاج عنایت کا جس کے سر
پھر خاکِ راہ میں نہ اُسے پائمال کر
خود دِل بنا ہوا ہے ترے درکا رازدار

ہر در کی بھیک سے نہ اُسے کر ذلیل و خوار
کر بھلائی مجھ سے تو لائق ترے کردار کے
مجھ سے وہ مت کر جو ہے لائق مرے کردار کے
حسن اس بلند بارگہ میں کھڑا ہے
شفیع اس کا کوئی نہ جُز مصطفیٰؐ ہے

(ترجمہ شعر)

پاس اُنکے پہنچ کر اے مرے خط یہ چاہیئے
حرمت سے دوستی کی تو ہاتھ ان کے چوم لے

بتیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہے	سلام	از یک	فقیرِ	بے نوا
جانبِ	اک	مقتداءِ		رہنما
ہے	نیاز	از اک	حقیر	مبتلا
جانب	اک	اہلِ	دینِ	پیشوا

معروضہ یہ ہے کہ ایک ضعیف دلدادہ پس ماندہ جو یاد نہیں کیا جاتا دور سے فریاد کرتا ہے کہ اے شاہزادو اور اے خوندکارو اے خدا کے دوستو اے ہدایت پر چلنے چلانے والو کبھی کبھی اس دور پڑے ہوئے کو اپنے معنوی دسترخوان کے پسخوردۂ نان یا استخواں سے یاد کیا کرو سب بی بیوں فرزندوں اور اصحاب کو بتخصیص سلام و نیاز عرض ہے۔

تینتیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے اور میں نے جو جنات اور انسان کو پیدا کیا ہے تو بس اس لئے کہ میری عبادت کریں میں نہیں چاہتا اُن سے روزینہ اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھ کو کھلائیں کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی روزی رساں صاحبِ قوت زبردست ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم ایک بڑے کام کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ جاننا چاہیئے کہ۔

(بیت)

پیدا ہوے ہیں واسطے دیدارِ یار کے
ورنہ وجود ہمارا ہے کس کام کے لئے

عرصہ ہوا ہے کہ اُس عزیز کی جانب سے کوئی خبر نہیں آئی ایسا نہیں چاہیئے۔

کبھی کبھی تو مرے در کو کھٹکھٹایا کر
نہیں ہے ٹھیک یہ بیگانہ وار تیرا گذر

محبت جو خدا کے لئے ہے دن بدن بلکہ دم بدم بڑھنی چاہیئے والسلام۔

چوتیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر کی اور ہم کو ثابت قدم رکھ۔

(غزل)

ناز ایسا نازنیں کا کیا عجب
صاحبِ غیر ہو ایسا کیا عجب
غیرت و ناز اس کا جب شیوہ رہے
اہل دیں کا رنج پانا کیا عجب
پارسا انساں جب اٹھ جائے کوئی
ساتھ اگر ہو غم کا مارا کیا عجب
یار سے بچھڑے ہوئے کا رات بھر
آتشیں گر ہووے نعرہ کیا عجب
لیک جب ہووے حقیقت آشنا
ہویقیں سے صبر والا کیا عجب
گنج ہے ہر رنج کے نیچے چُھپا
اہلِ دیں کا رنج سہنا کیا عجب
اس معاملہ کی جو اب صورت ہوئی
دشمنوں سے ہو جو برپا کیا عجب
خلق سے صورت ہے معنی حق کی ذات
عارفوں کا یہ ترانہ کیا عجب

اللہ تعالیٰ کے قول انّا فتحنالک (ہم نے تجھے فتح دی ہے) نے کیا پردہ اٹھایا ہے الم نشرح لک صدرک (کیا ہم نے تیرے لئے تیرا سینہ نہیں کھول دیا) نے کیا راستہ دکھلایا ہے، سنریھم آیاتنا (قریب میں ہم دکھلائیں گے ان کو

اپنی نشانیاں) میں کیسی کارسازی ہے واذا رائت ثم رایت (جب دیکھا تو نے اور پھر دیکھا) میں کیسا خوشی کا گیت شروع ہوتا ہے، دوجدید مصرع دوقدیم مصرعوں سے یہاں ملائے گئے ہیں۔

(رباعی)

ظاہر پرست کہتے ہیں سب پوست پوست
کہے محققین ہیں سب اوست اوست
خوش وقت وہ ہیں جن کا شب و روز و روز و روش و شب
ہے وِرد بس یہی کہ ہے سب دوست دوست

اب چاہیئے کہ اطاعت اور شوق سے بلکہ وجد اور ذوق سے کہیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون (ہم سب اللہ کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں) کچھ بعید نہیں کہ ہمارا پروردگار اس کے بدلے ہم کو عنایت فرمائے بہتر اس سے ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔

چونتیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا ہے اور میں نے جنات اور انسان کو پیدا کیا ہے تو بس اس لئے تا کہ میری عبادت کریں میں نہیں چاہتا اُن سے روزینہ اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھ کو کھلائیں کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی روزی رساں صاحبِ قوت زبردست ہے نبی ﷺ نے فرمایا تم پیدا کئے گئے ہو ایک بڑے کام کے لئے اور تم اس سے روگرداں ہو، جاننا چاہیئے ۔

(بیت)

پیدا ہوئے ہیں دوست کو پانے کے واسطے
ورنہ وجود ہمارا ہے کس کام کے لئے
بہت عرصہ ہوا کہ اُس عزیز کی جانب سے کوئی خبر
نہیں آئی، ایسا نہیں چاہیئے

(بیت)

کبھی بھی تو مرے در کو کھٹکھٹا یا کر
نہیں ہے ٹھیک یہ بیگانہ بن کے تیرا گذر

محبت جو محض خدا کے لئے ہے چاہیئے کہ دن بدن بلکہ دم بہ دم زیادہ ہو والسلام۔

پینتیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور میں نے جنات اور انسان کو پیدا کیا ہے تو بس اس لئے کہ میری عبادت کریں نازِ ربوبیت (شانِ خداوندی) کے لئے نیازِ عبودیت (بندوں کی نیازمندی) چاہیئے، جنات اور انسان اسی معنی کیلئے پیدا کئے گئے ہیں، جتنا کہ سالک (طالبِ حق) عبودیت کے مراسم (آدابِ بندگی کی بجا آوری) میں قوی تر ہوگا اتنا ہی ربوبیت کے اسرار کا انکشاف اس پر بڑھتا جائے گا، ربوبیت کا چہرہ (شانِ الوہیت) عبودیت کے تِل (نیازمندی) کا اشارہ اسی بات کی طرف ہے کہ خالِ عبودیت چہرۂ ربوبیت (کے جمال) کا مظہر ہے تو نہوتا تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا سے مراد یہی ہے چہرہ اور خال میں شیفتگی رہتی ہے اور پُر لطف طریقہ پر ایک دوسرے سے کہتا ہے۔

(فرد)

آیا میں ہوں کہ دیکھتا ہوں حسنِ رُخ ترا
یا تو ہی ہے کہ مجھ میں سراپا سما گیا

عشق کی دو عاطرفین سے ہے مگر ایک طرف سے عین ہے تو دوسری طرف سے بطریقِ اداءِ دَین ہے وہ دوست رکھتا ہے ان کو اور وہ دوست رکھتے ہیں اُس کو ہاں (بیشک) جب وہ اُن کو دوست رکھتا ہے تو وہ اُس کے سوا کسی کو کیوں دوست رکھنے لگیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں) ہاں اے بے فائدہ کلام کرنے والے اپنے رہوار قلم کی لگام کو پھیر لے اور زبان خامہ کو کاٹ دے اس قصّے کی کوئی انتہا نہیں، اور اسرار کا ذکر برملا کرنا اچھا نہیں، کیونکہ کہنے والا کامل نہیں اور زمانہ ان اسرار کا حامل نہیں، پس اِن دانوں کو ان کے خوشہ ہی میں چھوڑ دو۔ دیگر یہ کہ اے میرے عزیز کیا کیا جائے کہ یہ کام بوالہوس (جھوٹی طلب والے) سے نہیں سنبھلتا اور یہ دروازہ ہر خواہش مند کی قوتِ بازو سے نہیں کُھلتا کیا انسان جو چاہتا ہے پاتا ہے میں کیا اشارہ ہے یعنے یہی کہ جو شخص عشق کی آگ میں جلا نہیں بے فائدہ قدم اٹھاتا ہے، اس راستے میں پہلا قدم جان کی بازی لگانا ہے پس اس کام کی (عشق کا راستہ چلنے کی) ہوس روٹی کی طلب کے ساتھ ایک تماشہ دکھلانا ہے، اس راستے کا چلنے والا اگر اپنے سیر کے دوران میں عالم ملکوت و جبروت (روحانی مناظر) کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا تو مقصود سے پردے میں رہجاتا ہے پس کہاں وہ شخص جس کا مرغوب و مطلوب عالمِ ناسوت (عالم اجسام) کی نمائشیں ہوں جو سالک تعلقاتِ دنیاوی کے توڑنے میں کاہل ہے جان سکتے ہیں کہ وہ قواعدِ سلوک سے جاہل ہے، جو شخص دروازے کو پے در پے کھٹکھٹائے قریب ہے

کہ اُس کیلئے دروازہ کھل جائے یہ بات صاحبِ اصول کی ہے یعنے وصولِ مقصد کا حصول محض ابواب وفصول کے مطالعہ سے نہیں ہے یہ ضعیف کہتا ہے۔

(رباعی)

اس عالم حقائق کو رسائل میں نہ ڈھونڈ
اور نکتہ حقیقت کا مسائل میں نہ ڈھونڈ
تو کام میں لگجا تو دکھائیں گے تجھے
در پردہ جو باتیں ہیں وسائل میں نہ ڈھونڈ

(رباعی)

ان علموں کے پندار سے برباد نہ ہو
جب تک نہ کُھلے تجھ پہ خبر شاد نہ ہو
کچھ دوسرے پر کُھلے تو تو خوش کیسے
منصف ہو ہوا پرست و بے داد نہو

(رباعی)

اے نفس جھگڑنے والے مستی نہ دِکھا
اے فتنہ نہیں تری جو ہستی نہ دِکھا
ڈر غیرتِ حق سے اور مغرور نہ ہو
اے شوخ زمانہ خود پرستی نہ دِکھا

حکایت ایک فقیر غمزدہ عاجز وبیچارہ دیوانگی کے عالم میں مصیبتوں کا مارا انتہائی حیرانی وسرگردانی اور بے اندازہ سوزِ دل و پریشانی سے اپنے خلوت کے ٹھکانہ کو چھوڑا اور بہت ہی آہ و واویلا کرتے ہوئے وطن سے سفر کرنے پر آمادہ ہوا، اس کے ساتھ ایک مردِ مجرّد (بے زن وفرزند) دردمند غرض مند سوزشِ باطنی سے بھڑکا ہوا (عشق ومعرفت حق سے بہرہ مند) دیوانہ کی طرح پروانہ وار اس کی رفاقت اختیار کیا، دونو ایک جنگل میں پہنچے جہاں نہ پانی تھا نہ سایہ نہ کوئی عمارت تھی نہ ہمسایہ ہوا بہت گرم تھی ٹھنڈک کا کہیں پتہ نہ تھا، نہ کنواں تھا نہ ڈول نہ کوئی آنے والا، اس وقت وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کمالِ

اضطراب میں پڑا ہے عقل و ہوش سب ہاتھ سے دے چکا ہے آہ وزاری میں چیختا چلاّ تا بحالتِ خواری فریاد کرتا ہے، پانی کی پیاس دھوپ کی شدت سے بے تاب ہو کر ہاتھ پیر مارتا ہے، کوئی ٹھکانہ اور کوئی جاے پناہ نہیں پاتا، کوئی تدبیر اور کامیابی کی صورت نہیں دیکھتا، وہیں وہ فقیر بھی جو بے خودی کے عالم میں تھا اس شخصِ رنجور کو دیر تک دور سے اپنی چشم پرنور سے دیکھتا رہا تھوڑے وقفہ کے بعد اِس دل جلے کی طرف پلٹا اور کہنے لگا اے جوانمرد غمزدہ اور اے مسافر درد میں مبتلا یہ فرض کر لے کہ اگر سو ہزار برس کی عمر بھی تجھے دیں اور اس رنج سے ہزار گنا زیادہ رنج تیرے سر ڈالیں اور تو اس عمر دراز کے ساتھ ان تمام تکالیف کو پیتا جائے اور حرفِ شکایت زبان پر لانا بھول جائے اس کے بعد ایک بے غرض نظر عنایت کے ساتھ تیری دستگیری کریں، اور اسلام کی حقیقت کی ذری سی خوشبو تیرے دل و دماغ تک پہنچائیں تو ہرگز تو یہ گمان مت کر کہ یہ راحت اُس رنج کے بدلہ میں ہے اللہ اس سے پناہ میں رکھے یہ گمان فاسد ناکارہ پونجی کے برابر ہے، اس نعمت کو تو یہ جان کہ خالص عطا ہے نری بخشش ہے کسی نے کہا ہے۔

دوست کے ساتھ ایک دم کے لئے
کچھ نہیں گر تو دو جہاں بھی دے

ہاں ہاں جو اپنے مطلوب کی قدر کو جانے اس کے لئے محنتوں میں پڑنا آسان ہوگا، آہ وہ کیا دین تھا کہ جوانمردنے اس کی طلب میں اپنی عمریں فدا کردیں، اپنی جانوں اور تنوں کی بازی لگادی، روتے پیٹتے انتہائی تشنگی کے عالم میں اپنی خرابی حال کی فریاد کرتے ہوئے اس عالم سے سامانِ سفر باندھے کسی وقت اور کسی دم آپ اپنے میں رہکر خوش وخرم نہیں بیٹھے اور یہ دین کونسا ہے جو آج ہم نے اختیار کیا ہے اور ہنسی خوشی سے بیٹھے ہیں ایک صاحبِ انصاف کہتا ہے۔

(نظم)

تہ کرنے کے قابل ہے ہم جو بھی بچھائے ہیں
ہے پھینکنے کے قابل جو کچھ ہم اٹھا رہے ہیں
ایک خام خیالی ہے پندار جسے سمجھے
حق یہ ہے کہ بیسودہ ہم عمر گنوائے ہیں

حکایت۔ چند اہلِ تمیز ایک عارفِ ہر دل عزیز کی مجلس میں پہنچے، کہا کہ آپ مردِ کامل و مکمل نظر آتے ہیں آپ کو لازم ہے کہ ہم کو سالک (طالبِ حق) کے ہر مقام سے آگاہ کریں ملکوت کی کوئی نشانی دکھلائیں، جبروت کا کوئی بیان سنائیں اور

لاہوت کی کوئی دلیل قطعی دیں، ہمارا مدعا یہ ہے کہ ان مقامات کی خبریں سُن کر محظوظ ہوں عارف نے کہا تم کہاں کے ہو، اہل انصاف تھے بولے ہم ناسوتی ہیں اُس نے کہا پھر تو تم کو چاہیئے کہ آہ وزاری کریں خاک سر پر اڑائیں اپنے اس مقام کو آگ لگائیں وہاں سے نکلیں اس کے بعد ملکوت کی خبر پوچھیں یونہی آگے بڑھتے جائیں۔

(رباعی)

تو قاعدۂ علمِ شریعت کو سُن
بعد اِس کے تو ہر حکمِ طریقت کو سُن
قانونِ سلوک کے مطابق چل کر
ہر نکتہ اسرارِ حقیقت کو سُن

اب عزیزوں سے درخواست ہے کہ اوقات امیدواری رحمت اور ساعات مقبولۂ عبادت میں سب دوستوں کے ساتھ اس فقیر کو بھی امداد باطنی میں فراموش نفرمائیں اس ضعیف کو اپنے دوستوں کے زمرہ میں شامل تصور کریں جب کبھی اپنی تباہ حالی پر نظر کرتا ہوں تو خجالت کے آنسو رواں ہوتے ہیں خوفِ عظیم پیدا ہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہو ہم جھوٹے مدعیوں کی نحوست دوسروں میں سرایت کرے، اگر عزیزوں کی امدادِ باطنی سے فقیروں کا صدقہ روزی ہو تو یہ اللہ کا فضل ہے ورنہ اپنے اقوال و افعال واحوال سے تُو تا ابد دوری ومہجوری ہی کا مستحق ہوں اللہ اس سے پناہ میں رکھے کسی نے گویا ہماری ہی زبان سے کہا۔

(بیت)

ہنستا ہے روزگار اور روتا ہے آسماں
اِس اپنی طاعت اور نماز و صیام پر

اے پروردگار ہم کو تائبین کے زمرہ میں رکھ اے پروردگار اپنے مخلص بندوں میں ہم کو دخل فرما، اے پروردگار ہمیں سیدھا راستہ دکھلا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی سب آل کے طفیل سے اے اللہ اے اللہ۔

چھتیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیار یار کے رہنے والے دو یار سلام و دعا معلوم کریں حاصلِ مطلب یہ کہ غور و تامل سے ملاحظہ فرمائیں کہ شیخ ابوسعیدؒ کی زبان سے کیا اشارہ ہوا ہے، مرد وہ ہے جو سالہا سال چلے اسی ایک راستے پر، پھر یکتائے زمانہ سید سرباز محمد گیسودرازؒ کی زبان سے کنایتاً کیا بیان ہوتا ہے''اور تو جانتا ہے سید الفقرا کس کو کہتے ہیں اُسی کو جو عمر دراز کو پایا اور تمام عمر اپنی بلند ہمتی سے سوائے اوسکے (خدا کے) کسی کو نہ چاہا اور سوائے اوسکے کسی کے ساتھ مشغول نہوا'' پھر امیر حسین مصنفِ نزہتہ الارواح کی زبانِ گہر بار کیا گہر ریزی کرتی ہے کہ عاشق کے لئے شرط یہ ہے کہ اپنی سب نشست و برخاست میں یا ماہ کی طرح سیر میں رہے یا ماہی کی طرح دُھلتا اور پاک ہوتا رہے، پھر ایک فقیر اپنی گفتار میں اس طرح اشارہ فرماتے ہیں کہ جو مدام دروازہ کھٹکھٹائے قریب ہے کہ دروازہ اس کے لئے کھل جائے۔ پھر ایک سرانداز (عاشق شیدا) خبر دیتے ہیں کہ تو ہوتو اللہ کے ساتھ ہو ورنہ مت ہو پھر صاف اور واضح طور پر سب مقربوں کے سردار کے ذریعہ کہلاتے ہیں بیشک وہی لوگ جنھوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اس (توحید) پر مستقیم (ثابت قدم) رہے ہم اُن پر فرشتے بھیجتے ہیں جو اُن کو کہتے ہیں کہ تم نہ خوف کرو نہ غم تمہارے لئے خوشخبری ہے، استقامت کے بیان میں عشق کی فصیح زبان سے مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ نے لوائح میں ایک رباعی لکھی ہے۔

(رباعی)

رُخ اپنا دکھاتا تو نہیں گر ہر سال
حاشا کہ ہو سورج کو تر وہم زوال
رکھتا ہوں ہر ایک جا میں سب میں ہر حال
دل میں تری یاد تیرا آنکھوں میں خیال

بیشک یہ قصے حق ہیں اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ۔اے اللہ ہمارے کام خیریت کے ساتھ تمام کر، اے پروردگار ہم کو روزی کر وگردانی کی صفت غیر سے اور داخل کر ہم کو اپنے نبی مصطفٰی ﷺ کی شریعت اور اپنے ولی مرتضٰیؓ کی طریقت میں۔

دیگر یہ کہ کئی بار یہ کہا جاچکا ہے کہ فقیر کو دن رات میں ایک وقت خلوت (تنہائی) کا بھی چاہیئے فرض کی طرح ضرور

بالضرور اس کام میں کوتاہی نکریں اور وہ وقتِ خلوت بے کاری کا نہو بلکہ عاجزی و زاری کا ہو نالہ وفریاد کا ہو عشق کی آگ بھڑکتی رہے جگر جلتا رہے، اس طرح، کہ سات آسمانوں کے فرشتے حیرت کریں کہ آیا اس دیوانے کو کیا ہوا ہے، کیا معاملہ پیش آیا ہے، کیا مصیبت اس پر پڑی ہے اور کیسا کانٹا ہے جو اس کے دامن میں لگا ہے، اور کیا درد ہے جو اس کی ہڈیوں تک پہنچا ہے، بلکہ اس کے مقصود جانی اور محبوب روحانی سے یہ خطاب اُس کو پہنچنا چاہیئے کہ۔

(بیت)

حیران تو دکھائی دیتا ہے بتلا ہمیں ہے کیا کام ترا
تو گل ہے رُخ ترا زرد ہے کیوں کیا دل میں چبھا ہے ترے کانٹا

وہ زبانِ حال سے امیر حسین قدّس سرہٗ کے ان چار مصرعوں کو پڑھتا ہے اور فریاد کرتا ہے

(نظم)

اثرنے ترے غم کے لی میری جاں
ترے عشق میں کھو چکا سب تواں
ترے غم کا پتلا ہوں سرتا بہ پا
پُر از درد ہے مغز در استخواں

سینتیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحان اللہ کیا اچھی دعا ہے اللّٰھُمَّ ارنا الاشیاء کَماھِیَ (اے پروردگار دکھلا ہمیں تمام چیزیں جیسی کہ وہ ہیں) اس دعا کی قبولیت کا پھل یہی ہے کہ میں نے کچھ نہیں دیکھا سوائے اللہ کے کیونکہ وہی ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے۔شائد کسی حیرت زدہ نے اسی دائرے میں قدم رکھا ہے جو یہ آواز دیرہا ہے کہ اے حیرت میں پڑے ہوؤں کے رہبر میری حیرت کو اور بڑھادے، یا کوئی دیوانہ اس جام کے ایک گھونٹ سے مست ہوا ہے جو یہ کہتاہیکہ ۔

(شعر)

میں ہوں دیوانہ ترا ہو تو ہی میرا دستگیر
اپنے دیوانوں کا رہبر جُز ترے کوئی نہیں

یا کوئی مدہوش اپنے آپ سے بے خبر ہے جو اسی جوش میں نعرہ لگا رہا ہے۔

وہ سو میں اور میں سو وہ ایسا نہیں، ہے سب وہی ہاں وہ پاک ہے اُن کے شریک بنانے سے۔حاصلِ کلام اوقاتِ خاص میں یہ دعا یاد رہے کہ حق تعالیٰ اپنے طالبوں کو شرک کے شر سے رہائی روزی کرے کیونکہ بیشک شرک واقعی ظلم عظیم ہے، ظلم یہی ہے کی کسی چیز کو اُس کی غیر جگہ پر رکھیں، جب فرمان ہوا ہے کہ انا الموجود (میں ہی وجود میں ہوں) تو ظاہر ہو گیا کہ تیرا وجود گناہ ہے کیونکہ لا تتخذوا الٰھین (مت مانو دو خدا) فرمان ہے پس معلوم ہوا کہ دو خدا ماننا باعثِ حرمان (نا کامی) ہے۔ حاصل یہ کہ۔

(بیت)

بُھلا دینا ہی خود کو مغزِ دیں ہے
اسی پر اتفاقِ محققیں ہے

سنا گیا ہے کہ ایک مرد طالبِ خدا نے اُس خاتم ولایت، مظہر ہدایت اُس محبوبِ موجود مہدیِ موعود سرورِ جملہ مرشداں و پیراں یعنے حضرت میراں علیہ السلام سے سوال کیا کہ یہ عجیب واقعہ ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام مردے کو زندہ کرتے تھے تو قُم باذن اللہ (اُٹھ اللہ کے حکم سے) کہتے تھے اور عین القضاۃ قم باذنی (اُٹھ میرے حکم سے) کہتے تھے سائل کا مقصود یہ تھا کہ اولیاء اللہ کا تصرف اس حد تک رہا ہے، اس شاہوں کی شان رکھنے والے بے نیاز اور اُس شہباز بلند پرواز نے یہ جواب دیا کہ

اے کوتاہ نظر عاجز واے دور پڑے ہوئے نادانو جہاں ''اللہ کے حکم سے'' کہا جاسکتا ہے وہاں ''میرے حکم سے'' کہنے کی کیا حاجت ہے۔پس معلوم ہوا کہ۔

(بیت)

تو اپنے سے گم ہو یہی ہے کمال
نہ رہ تو ہی اصلا یہی ہے وصال

وہاں کے عزیزوں کو سلام پہنچائیں اور کہیں کہ دعا کے ساتھ یاد کریں تاکہ حق تعالیٰ ہم کو توبہ کے ساتھ گناہوں کی معافی مانگنے اور اپنی طرف رجوع ہونے کی توفیق دے اور صبح کی گھڑیوں میں طلب مغفرت کرنے والوں کے زمرہ میں شامل کرے کیونکہ حقیقی استغفار وہی ہے جو سحر کے وقت ہو، عجیب وقت ہے کہ رات کی تاریکی اپنا بستر باندھ لیتی ہے اور (حق تعالیٰ کی) مہربانی کی ٹھنڈی ہوا چلنے لگتی ہے دن کی روشنی منہ دکھلاتی ہے، آفتاب اپنی نورانی شعائیں پھیلاتا ہے، اندھیرا ہر طرف سے نابود ہونے لگتا ہے ستارے جو محویت کے سمندر میں مستغرق (ڈوبے ہوئے) تھے رات گئی یہ مستغرق بھی نہیں رہے پھر کیا ہوا اشھد اللہ انہٗ لاالہٰ الّا ھو (گواہی دی اللہ نے کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کی ذات کے) جب توحید کا آفتاب ظہور میں آیا شرک کی تاریکی جو ظلم عظیم ہے روپوش ہوئی پس ملاءٔ اور صاحبانِ علم انصاف پر قائم تھے لیکن جاچکے ہیں بھی تو نیست ہیں آئے بھی تو رہے نہیں عدل آشکارا ہوا انصاف روشن ہو چکا ظلم برخاست ہوا حق غالب ہوتا ہے مغلوب نہیں، نفس کو سزا مل گئی، گناہ معاف ہو چکے، وجود چھپ گیا نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے جو عزت والا حکمت والا ہے۔آہ

(بیت)

ہیں اس گفتار سے نا آشنا ہم
ہزار افسوس خود میں مبتلا ہم

(رباعی)

رہا کردے جو محرومی سے مجھ کو یا خدا کیا ہو
ترے عرفاں کے کوچہ کا جو دے مجھ کو پتہ کیا ہو
کئے ہیں تو نے کئی اک گبر مسلم فضل سے اپنے
مسلماں اور بھی اک گبر گر تو نے کیا کیا ہو

اڑتیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راہ چلنے کا علم میرے دل میں ڈال اور مجھے نفس کے شر سے بچا، تمام تعریف اللہ کے لئے جو مقصد کی جانب راہ دینے والا ہے اور درود نازل ہو نبی ﷺ پر اور آپ کی آل کرام پر، بعدِ حمد وصلوٰۃ جاننا چاہیئے کہ فقط خدا کی ذات کا محتاج رہنا فقیروں کا پیشہ ہے اور خدا کی درگاہ میں التجا کرنا انکا شیوہ ہے، درویشی (فقیری) کا خلاصہ اپنے وجود سے بری یعنے اپنی ہستی سے بیزار رہنا ہے۔

(بیت)

بُھلا دینا ہی خود کا، مغزِ دیں ہے
اسی پر اتفاق محققین ہے

اپنے کو حقیر اور گرا ہوا جاننا اس راہ کے چلنے والے کا توشہ ہے پس اس راہ کا چلنے والا جو یہ توشہ نہیں لیا تحقیق یہ ہلاک ہونے والا ہے۔

(بیت)

ہاں درد و نیاز توشہ کرلے
اور غیر خدا سے گوشہ کرلے

نیز جاننا چاہیئے کہ حضرت امام آخرالزماں علیہم السلام کی مہدیت کھلی دلیلوں اور روشن محبتوں سے ثابت ہوچکی ہے اور اس بارے میں بڑی بڑی کتابیں تصنیف ہوئی ہیں، جو شخص اصول وفروع کے علم میں پورا دخل رکھتا ہواُن کا مطالعہ کرسکتا ہے اب اُن تمام حجتوں کا اس مختصر کاغذ میں لکھدینا امرِ محال ہے، غرض جو شخص صاحب قوی ہے نیکوکار ہے نجات وفلاح کا امیدوار ہے اس کو چاہیئے کہ ہمیشہ ہر حال عاجزی وزاری کے ساتھ گڑگڑا کر انکساری کے ساتھ حق تعالیٰ کی درگاہ سے اس امر کی تحقیق طلب کرے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدس سے شفاعت مانگے تمام سلسلوں کے مشائخین کی ارواح سے امداد چاہے چاروں ائمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پاک ضمیروں سے التجا کرے، انبیاء اور اولیاء کی ارواح مقدسہ پر فاتحہ سورۂ اخلاص کے ساتھ اور درود پڑھے اور حضوری دِل کے ساتھ یہ دعا کرے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو حق کو حق کر کے دکھلا اور اس کی اتباع روزی کر، اور باطل کو باطل کر کے دکھلا اور اس سے پرہیز عطا فرما پھر ذوق وشوقِ جان کے ساتھ

زبانِ حال سے یہ رباعی پڑھتا جائے۔

(رباعی)

اے ملک اپنا دائم لیا رہنے والے
صبح دامنِ شب سے تو ہی نکالے
میں لاچار ہوں کام میرا بندھا ہے
خدا یا ترا کام ہے کھول ڈالے

امید قوی ہے کہ مطابق فرمانِ الٰہی اور جو پناہ لے اللہ کی تو بیشک وہ سیدھا راستہ پایا، اس کو راہ راست دکھلائی جائے اللہ کے کامل احسان اور اُس کے کرم سے۔

انچالیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معشوقانہ نازِ عظمت کے پردے سے حاکمانہ رعب وہیبت اور شاہانہ شان وشوکت کے ساتھ سرکش حاکموں کی شکل میں صاحبِ اقتدار نوابوں کے روپ میں ظاہر ہوا تھا، لیکن چونکہ عاشق کی نیاز مندی کی چادر کو کشادہ نہیں پایا، (اس کو ناز اٹھانے کے پردوں اور غیرت کے نقابوں میں خود کو چھپایا اور چھپ گیا۔

(بیت)

کوئی بت تجھ سا پردے میں رہے کیوں
مگر مجھ سے پجاری سے کرے عار

بیشک سخت سے سخت بلا انبیاءؑ پر پھر اولیاءؒ پر پھر انبیاء اور اولیاء کے جیسوں پر ہے۔

(بیت)

میں کون کِس شمار میں کِس مرتبہ کا ہوں
جو ساتھ اُس کے کتوں کے رہنے کی ٹھان لوں

دوسری بات بیان ہو چکی، اس حدیث کے مطابق کہ عورتیں ناقص ہیں عقل اور دین میں۔ تفصیلی بیان کیا گیا ہے، حسبِ فرمانِ خدا تا کہ بڑھیں وہ ایمان میں اپنے ایمان کے ساتھ۔ حضرت رسالت پناہ ﷺ کے فرمان کی بنا پر یقین زیادہ تر ہوا۔ یہ بات واضح رہے۔

چالیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے پروردگار ہمیں سمجھا دے ہمارا سیدھا راستہ اللہ پاک اور برتر فرماتا ہے اور خوش خبری سُنا اُن صبر کرنے والوں کو کہ جب اُن کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو بول اٹھتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں یہی ہیں جن پر رحمتیں ہیں اُن کے پروردگار کی طرف سے اور یہی لوگ ہدایت پر ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ تقدیر الٰہی سے راضی رہنا (بلا پر صبر کرنا) اور تدبیر سبحانی کے آگے سر جھکا دینا (خود کو خدا کے حوالے کیئے رہنا) عقل والوں کا پیشہ اور سمجھ والوں کا شیوہ ہے، عالم یقین کی باریکیوں کو جاننے والوں نے یہ جان لیا ہے کہ جو کچھ اس جہان میں ہے اُس کے لئے زائل ہونا اور غائب ہونا لگا ہوا ہے۔

(رباعی)

کوئی کیقباد ہے کہ نو شیرواں ہے
ہر اگلے کے مانند پچھلا رواں ہے
جہاں کیا ہے کُہنہ سرا ہے کہ جس میں
شب و روز اُتر کر چلا کارواں ہے

بزرگوں نے فرمایا ہے سُرور جو اللہ کے ساتھ ہے وہ سرور ہے اور سُرور جو غیر اللہ کے ساتھ ہے وہ غرور ہے، حق سبحانہٗ و تعالیٰ فرماتا ہے کہہ دے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر انہیں چاہیئے کہ خوشی کریں یہ بہتر ہے اُن چیزوں سے جو جمع کرتے ہیں اب سعادتمندوں کو چاہیئے کہ اس جہان سے اُس جہان کے لئے توشہ فراہم کریں اور عاقبت کی بھلائی کی فکر نہ چھوڑیں ہر وقت خدا کی طرف رجوع ہوں اور گناہوں کی معافی مانگیں ہمیشہ تواضع اور عاجزی اختیار کریں، اللہ کے حکم کی تعظیم، خلق اللہ کے ساتھ نیک سلوک کو دونوں جہان کی سعادت کی پونجی تصور کریں، جیسا تو کرے گا ویسا تیرے ساتھ کیا جائے گا، ہر وقت اس بات کا دھیان رکھیں دینداروں کی صحبت صاحبان یقین کی نزدیکی کو اکسیر خالص سمجھے رہیں اپنے کام کی باگ شریعت محمدیؐ سید المرسلین کے ہاتھ میں دیدیں، جن پر افضل ترین درود اور کامل ترین عطیے اللہ کے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی بادشاہ کی بھلائی چاہتا ہے، تو نیک آدمی کو اس کا وزیر بناتا ہے ایسا کہ اگر بادشاہ اچھی بات کو بھول جائے تو یہ اس کو یاد دلائے اور اگر یاد رکھ کر عمل کرے تو یہ اُس کی مدد کرے، اس حدیث نبویؐ کی بنا پر صاحبانِ حکومت کو وزارت

سنبھالنے والوں کے بغیر چارہ نہیں ہے لیکن وزیر ایسا ہونا چاہیئے جو بادشاہ کی دو جہان کی بہتری چاہنے والا ہوتا کہ بادشاہ اور وزیر دونو جہان کی دولت سے بہرہ مند ہوں اور کسی وجہہ سے بھی پشیمانی اور پریشانی کا سامنا نہو، حاصل کلام انکساری اور عاجزی کو جو کوئی شخص اپنے سر کا تاج بنائے گا جس کسی کام میں قدم رکھے گا برکت پائے گا۔

اکتالیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لائق برادر اور قابل دوست میاں شاہ محمد زید مجتبۂ (اسکی محبت میں زیادتی ہو) سلام ودعا کمترین خادم اہلِ صفا اور ضعیف ترین بندگانِ خدا مسمّٰی مصطفیٰ کی جانب سے معلوم کریں، جملہ حالات کو بدلنے والے کے فضل سے باعثِ شکر و رضا ہیں، تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اُس کے ہر حکم و فیصلے پر، مقصود اصلی یہ کہ سانس کی حفاظت کو ملحوظ رکھنا تمام اوقات میں فرضِ عین ہے، فرائض کی ادائی میں کوتاہی عین شین (سخت ترین عیب) ہے۔

(فرد)

سعدی وصالِ دوست میسّر نہیں ہے جب
تو یادِ دوست ہی میں زمانہ گزار دے

صبح کے آغاز سے آفتاب طلوع ہونے تک بہت بزرگی رکھنے والی گھڑیاں اور بہت قابل قدر اوقات ہیں اللہ کے ساتھ مشغول ہونے کی کوشش اِن اوقات میں بہت ہونی چاہیئے تمام اہلِ دل بزرگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مرد وہی ہے جو (لذّتِ دیدار) پانے کی راحت سے خوش ہے یا نہ پانے کی تکلیف سے غمزدہ ہے، ان دوقسموں کے سوا تمام اقسام بحکمِ کلامِ ربانی وہی ہیں چوپایوں کے مانند۔ چوپایوں میں داخل ہیں۔ نیز معلوم ہوا اُس برادر کا مکتوب پہنچا اپنے اعتقاد کی کیفیت آں برادر نے لکھی ہے، ہاں اے برادر معلوم ہوا کہ آپ اس خاکسار کی نسبت ایسا اعتقاد رکھتے ہیں۔

(رباعی)

جو دیکھتا ہے میری برائی خدائے پاک
آتش پرست دیکھے تو بیٹھے نہ میرے ساتھ
قصّہ میں اپنا گر کہوں کتّے کے سامنے
دامن پہ میرے ڈالے گا کتّا بھی اپنا ہاتھ

ولایت محمدیؐ کے خرمن (انبار) کے خوشہ چینوں (بہرہ مندوں) کے صدقہ سے اگر دائمی عذاب سے رہائی نصیب ہو تو سب کچھ ہوا، خلافت اور (اہلِ خلافت کی) جانشینی کہاں۔

(قطعہ)

ناکارہ ہوں میں خلق میں ہمت لیا ہوا
بے وصل تیرے وصل کی شہرت لیا ہوا
پیسا ہوا ہوں سخت ملامت کا خلق کی
جوں خالی پیٹ بھیڑیا مُنہ پر لہو لگا

مصدّقین جو اُس برادر سے تعارف رکھتے ہیں خاص دعاؤں کے ساتھ مخصوص ہیں فیروز خاون اور اشاہی اپنے ساتھیوں کے ساتھ دعاؤں میں خاص ہیں۔

بیالیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا، اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے اے لوگو بندگی کرو اپنے پروردگار کی یعنے اے لوگو بندگی کرو اور بندے بن جاؤ اپنے پروردگار کے کہ بندگی لینے کا سزاوار وہی ہے ہر حالت میں اُسی کی طرف متوجہ رہو، جو حاجت چاہو اسی سے چاہو ہر حال میں اُسی کی پناہ لو اُس کے غیر سے مت ڈرو اور اُس کے غیر کے ساتھ موافقت مت کرو۔

(بیت)

اے بندے نکل خودی سے مِل جا مجھ سے
گر شاہِ جہاں نہو تو کہنا مجھ سے

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کیلئے مولیٰ (خدا) ہے اُس کے لئے سب کچھ ہے، جس نے مولیٰ (خدا) کو کھویا اس نے سب کچھ کھویا۔ نیز نبی علیہ السلام نے فرمایا ایک (اللہ) تیرے لئے سب کے مقابلے میں کافی ہے، اور سب تیرے لئے اُس ایک کے مقابلے میں ناکافی ہیں۔

(قطعہ)

وہ اک بس ہے تجھ کو نہوں گرچہ سب
نہو بس تجھے سب بغیر ایک کے
تو اِک بول اِک ڈھونڈ اِک راہ چل
کہ بیشک تو پائیگا سب ایک سے

حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر تو دنیا چاہے تو خدا سے چاہ عقبیٰ چاہے تو خدا سے چاہ، اور اگر خدا چاہے تو خدا سے چاہ تبارک الذی بیدہ الملک یعنے بہت بزرگ و برتر ہے وہ صاحب جس کے قبضۂ قدرت میں ظاہری بادشاہت بھی ہے اور باطنی بادشاہت بھی، ملکِ دنیا بھی ہے اور ملکِ آخرت بھی۔

ایضاً وہاں سے جو خطوط پے در پے پہنچتے ہیں، محبت کی زیادتی معلوم ہوتی ہے تمام تعریف اللہ کیلئے سزاوار ہے اس نعمت پر، حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فقیروں کی محبت ایمان کا جزء ہے، حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بناپر (کہہ سکتے ہیں

کہ) جس کسی کو خدا پرست فقیروں کی محبت عطا کئے ہیں دونو جہان کی دولت، دونو جہان کی سعادت سے اس کے دامن کو بھر دیئے ہیں والسلام۔

ترتالیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(رباعی)

لا ہاتھ میں اے بھائی تو دولت کی باگ دوڑ
یہ عمر قیمتی ہے نہ گھاٹے میں کر بسر
ہر جا ہر اک کے ساتھ ہر اک کام میں مدام
رکھ چشمِ دل تو سب سے نہاں اپنے یار پر

یاایھالناس انتم الفقراء الی اللّٰہ ۔اے لوگو تم تمام احوال میں حضرتِ حق تعالیٰ کے محتاج ہو چاہیئے کہ کسی حال میں اس کو نہ بھولو، اور اس کی غیر کی الفت اختیار نہ کرو، ظاہر و باطن میں اس کی طرف متوجہ رہو، آخرت (کی بھلائی) کا کوئی کام نہ چھوڑو، اِس دھوکے سے بھرے ہوئے جہان پر دل نہ لاؤ، دنیا کو اپنا قبلہ نہ بناؤ، نفس کے گھوڑے کو اس جہان کی پونجی کے لئے مت دوڑاؤ۔

(بیت)

ہے کاملوں کی زبانی یہ مجھ کو نکتہ یاد
خدا کا ہو، کہ بناءِ جہان ہے برباد

اُس برادر کی محبت دن بدن بڑھتی ہوئی معلوم ہو کر دل خوشی سے معمور ہے، اللہ کا شکر ہے اس پر، برادرم میاں الہداد کو مع تمام مصدقین سلام معلوم ہو خصوصاً۔

چوالیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو شخص خدا پر بھروسہ کیا ہے، اور غیر خدا کی طرف رُخ کرنا چھوڑا ہے، دونو جہان میں اُس کی کامیابی اور اُس کا بھلا ہے، عقلمندوں کے لئے، خلوت میں ہو یا کثرت میں جو بھی التجا ہے خدائے بزرگ و برتر سے ہے والسلام۔

پینتالیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے پروردگار مجھے روزی کر تیری محبت اور اُس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت رکھتا ہے اور اُس کام کی محبت جو تیری محبت سے نزدیک کرتا ہے بلند ترین تسلیمات اور پاکیزہ ترین تحیّات، کمترین خادمِ اہلِ صفا بلکہ خاک پائے صاحبانِ وفا، ضعیف ترین بندگانِ خدا مسمّٰی مصطفیٰ کی جانب سے، محبت الٰہی کے میدانوں میں گھومنے والے اور معرفتِ الٰہی کے باغوں میں پرواز کرنے والے جناب، ارشاد پناہ میاں جان محمد بن عبداللہ زید رشدہٗ، فی اللہ وارشادہٗ الی اللہ (اُن کی خدارسی اور خدا کی طرف رہبری میں ترقی ہو) کو معلوم ہو اور سب حالات حالات کو بدلنے والے کے فضل سے لائق شکر و رضا ہیں الحمد للہ علیٰ ماقدّر وقضٰی (تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اُس کے ہر حکم اور ہر فیصلے پر) حاصلِ کلام دوستانہ پیام مخلصانہ کلام مبارک ترین اوقات بزرگ ترین ساعات میں پہنچا، بے حد خوشی بے اندازہ مسرت حاصل ہوئی وہاں کی روش کی تروتازگی وسرسبزی کا حال مکتوب لانے والوں سے معلوم ہو کر دل کو کشادگی اور کامیابی اور جان کو فرحت اور شادمانی کی صورت دکھائی دی، اللہ کے لئے سب تعریف اور اللہ کا شکر ہے کہ اس دور میں ایک دِیار (شہر) میں ایک ایسا دیّا (بسنے والا) بھی ہے جو در دِیار کی خبر دیتا ہے، اس زمانے میں ایک علاقہ میں ایک ایسا گھومنے والا بھی ہے جو اصلِ کار کا پتہ دیتا ہے۔

(بیت)

ہے کون دو جگ سے ہے جو باہر
ہے چہرے سے درد جس کا ظاہر

حضرت امام مہدیِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہمارے لوگ قیامت قائم ہونے تک رہیں گے، پس جو شخص دُرست اقرار کے ساتھ حضرت مہدی علیہ السلام کے لوگوں میں داخل ہوا، حق یہ ہے کہ وہ دونو جہان کے خطرہ سے نکل گیا، سات اقلیموں کی فضا اور آٹھ بہشتوں کی ہوا کے سوائے اُس کی سیر کی جا نہیں، اور احدیت کے صحرا اور بے نیازی الٰہی کے فرحت گاہ کے سوا کہیں وہ اپنے پر کھولنے والا نہیں، اس کے لئے خوش خبری پر خوش خبری ہے، صاحبانِ سیر و سلوک کا اتفاق اس بات پر ہے کہ دین کا خلاصہ حق کی طرف رُخ کرنا اور غیر حق سے منہ پھیرنا ہے، غیروں کی طرف توجہ کرنا (دوست سے) دوری کا باعث ہے اور ذلت کا، جو اپنے دوست کو کھویا سب کچھ کھودیا۔

(فرد)

لذّات کائنات پہ ڈالے گا کیا نگاہ
اک لمحہ وصلِ دوست کی لذّت جو پا چکا

حضرت مہدی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جلے ہوؤں کی میراث جلے ہوؤں کو پہنچتی ہے، پس جو دِل محبت کی آگ سے جتنا زیادہ جلا ہے اُس کی معرفت کے نور کا چراغ اتنا ہی زیادہ روشن ہے، اے پروردگار ہم کو اپنی محبت کی آگ میں جلا، اور قیدِ بشریت سے رہائی عطا فرما، اور اپنی حقیقی معرفت کا کامل حصہ عنایت کرائے پروردگار! اے پروردگار!۔

(رباعی)

آتشِ دل کا التہاب ہے خوب
جانِ عاشق کا اضطراب ہے خوب
جب تلک دوست کی گلی میں نہ ہو
چشمِ تر اور دل کباب ہے خوب

جو شخص اس بات کا معتقد ہے کہ ایمان گھٹتا اور بڑھتا ہے بیشک رات دن اس کی فریاد ہوگی کہ ھل من مزید (کیا اور بھی کچھ دوگے) ہمیشہ طلب کے کوچہ میں چلتا ہے، ہر گھڑی سو طرح کی بیچینی سے زبانِ حال سے کہتا ہے۔

(قطعہ)

بنا کے دریا کو ایک ساغر ہزار ساغر بھی میں چڑھالوں
کہے بدستور میری ہمت کہ ساغر اک اور ہاتھ آئے
نشاط کا میرے درکشادہ اُسی گھڑی میں رہے زیادہ
کہ میں رہوں مست اور ساقی گلے سے اپنے مجھے لگائے

وہ دیوانہ جس کو آپے سے باہر کئے ہیں اور پوری قوت کے ساتھ جس کو عالم فنا کے راستے پر لگا دیئے ہیں، اگر اپنے کمالِ بے چارگی میں مستانہ باتیں کہے تو معذور اور مغفور ہے یہ نہ سمجھو کہ فتنہ میں ہے اور مغرور ہے ایک لُٹا ہوا سب کچھ کھویا ہوا کیا خوب کہتا ہے۔

(رباعی)

کہا میں نے دل، بولا مجھ سے طلب کر

کہیں میں نے آنکھیں، کہا دیکھ یاں پر
کہی عقل میں نے تو زلفیں دکھائیں
کہ ہے اِنکی شکنوں ہی میں عقل کا گھر

خلاصۂ کلام یہ کہ جب تک عاشق معشوق کی صفت سے متصف نہو معشوق کے چہرے کا جمال اس پر منکشف نہیں ہوتا۔

ایضاً۔ عالمِ عامل عارفِ کامل جناب افادت پناہ (فائض البرکات) مسمّٰی میاں عبداللہ (اللہ انکو جوارِ رحمت میں باغ جنت میں ٹھیرائے جو قرار گاہ سچی ہے بااقتدار مالک کے نزدیک) کی رحلت کی خبر سنکر جان کو بے چینی دل کو تپش و پریشانی پیدا ہوئی لیکن ساتھ ہی یہ خبر بھی پہنچی کہ ایک فرزند لائق جانشین فائق مند خلافت پر جلوہ افروز ہوا ہے، اخلاق کریمانہ اس کے آشکارا ہیں، یہ سُن کر ہزار زبان سے شکرِ باری تعالیٰ ادا کیا گیا کہ حضرت خداوند تعالیٰ نے محض اپنے لطف و کرم سے چشمۂ فیض کو جاری کیا، تمام تعریف اللہ کی اس کی نعمتوں پر اور درود نازل فرمائے اللہ اپنے خیر خلق محمد ﷺ اور آپؐ کی سب آل پر، وہاں کے سب عزیز اس جانب سے پاکیزہ دعائیں مطالعہ فرمائیں اور اس بندۂ کمینہ اور لاچار و کمترین کو اپنے دلی دوستوں میں تصور کریں، ہمارا آخری مدعا یہی ہے کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

چھیالیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیشک اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے واضح ہو۔

(بیت)

از قدم تا سر ہیں اُس کی نعمتیں
نعمتوں کو دوست کی تم جان لیں

اور اگر گنو گے تم اللہ کی نعمتیں تو نہ گن سکو گے بیشک اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

(دوہرہ کا مفہوم)

محبوب کے فراق میں روکر تھکی ہیں نین
دیکھے بغیر اُس کے نہ آئے گا دل کو چین

چاہیئے کہ کسی حال میں اپنے حقیقی محسن کو بھول نہ جائیں اور اِس جہانِ فانی کی طرف جو بلاؤں کا گھر ہے دل کو متوجہ نہو نے دیں، جس طرح سے بھی ہوسکے اس جہان سے اُس جہان سے اُس جہان کا توشہ حاصل کرلیں، اور قیمتی اوقات کو جو عمر کا سرمایہ ہیں غفلت میں نہ گزاریں خوشی جو اللہ کے ساتھ ہو وہ خوشی ہے اور خوشی جو غیر اللہ کے ساتھ ہو وہ دھوکہ ہے۔ مردانِ خدا پرست نے اس طرح کہا ہے۔

(بیت)

لگادے آگ حق کے ماسوا کو اور غارت کر
نہیں ہے دین کی جو چیز تو اُس سے طہارت کر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ترکِ دنیا ہر عبادت کا سر ہے اگر ترکِ دنیا میسّر نہو تو تارکانِ دنیا کی محبت اور اطاعت بھی دینی مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے آگاہ رہیں اور آگاہ رہیں اب وہ کام کریں جس میں خدائے تعالیٰ کی خوشنودی ہو۔

سینتالیسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سید السادات میاں سید یعقوب لازالت رایات سیادیۃ مغیرۃ (ہمیشہ ان کی سیادت کی جھنڈیاں نور افشاں رہیں) کو پہنچے۔ تمام تعریف اللہ کی ہے اُس کے نوال (بخشش) پر اور درود نبی ﷺ پر اور آپؐ کی آل پر، اور سلام مہدی پر اور آپ کے اصحاب پر جو حیرت میں ڈوبے ہوئے ہیں اُس کے جمال و کمال پر، حاصلِ مقصد یہ کہ مکتوب جو موجب سرور ہے ایک برادر کے ہاتھ سے جن کا نام میاں شیخ نور ہے اُس مشتاق کے ہاتھ آیا جو مجلس گرامی سے دور ہے، بہترین وقت مبارک ترین گھڑی میں پہنچا بے اندازہ فرحت بے انتہا مسّرت حاصل ہوئی اس سے قبل قوی امید تھی کہ حضرت اس طرف قدم رنجہ فرمائیں گے اِس پیام کے وصول ہونے سے وہیں قیام فرمانے کا قراردار معلوم ہوا، اس سب سے دل بیحد غمگین اور پارہ پارہ ہوگیا، اب آنحضرت کے بزرگانہ اخلاق سے التجا یہ ہے کہ امیدِ رحمت کے اوقات میں اور قبولیت کے ساعات میں اِس راقم کو باطنی امداد سے محروم نہ فرمائیں اور اس دور پڑے ہوئے کو اپنا کمترین محبّ و مشتاق سمجھیں۔ دردِ جدائی کا قصہ اتنا لمبا چوڑا ہے کہ تقریر و تحریر سے اُس کا اظہار امکان کے احاطہ سے خارج ہے۔

(بیت)

سنا ہے میں نے یہ کنعان کے پیر کا ہے مقال
فراقِ یاد کی روداد کا بیاں ہے محال

تمام اہلِ بیت اور مجلسِ شریف کے حاضرین مشتاقانہ سلام، محبّتانہ دعا و تعظیم کے ساتھ مخصوص ہیں، یہاں کے تمام فقراء نے نیازمندانہ بندگی عرض کی ہے والسلام۔

اڑتالیسواں مکتوب

جناب اخوّت مآب (پناہ گاہِ برادری) میاں محمد زید محمدتہٗ (اُن کی تعریف وتوصیف میں اضافہ ہو) اور میاں شاہ [1] علی زید ہمتہٗ (انکی ہمت میں ترقی ہو)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف اللہ کی ہے اُس کے احسان اور اُس کی عطا پر اور درود نبی مصطفیٰ ﷺ پر جو حیرت زدہ ہیں نبیؑ کے اخلاق و احوال کی شناخت میں، اور سلام مہدی پر اور آپ کے اصحاب پر جو اپنے عجز وقصور کے معترف ہیں جمال وکمالِ مہدیؑ کی دریافت میں حاصل کلام یہ کہ ہر آنے جانے والے سے خبر پہنچتی رہتی ہے کہ اس زمانے میں شہر دولت آباد میں بعض عزیز ہیں جو عزیمت کے طریقہ پر قائم ہیں، تمام دنیاوی تعلقات اور موانعاتِ طلب خدا کو پس پشت ڈال دیئے ہیں، تجرید (خلق سے علٰحدگی) اور تفرید نفس سے علٰحدگی) کی وادی میں قدم رکھے ہیں، اصحابِ مہدی علیہ السلام کی روش کو اپنا قبلہ بنائے اور دنیا کی پونجی کو مستعملہ ڈھیلہ کی طرح ایک طرف ڈال چکے ہیں، عزلت اور شکستہ حالی ہی میں ان کو راحت ہے، دردمندی اور زاری سے اِن کو اُنسیت ہے، نیازمندانِ بارگاہِ الٰہی علی الصبح اٹھنے والے سوزش جگر کے ساتھ آنسو بہانے والے ہیں۔ ان تمام اخبار کو سننے سے دل کو فرحت اور جان کو بشاشت حاصل ہوئی، پس بے اندازہ تعریف کے لائق اللہ ہے اور اللہ ہی کی پاکی بیان کرنی ہے صبح شام کی گھڑیوں میں تمام فقراء خدا اِن کو روز افزوں کرے تسلیم بتکریم اور تحفہائے دعاء وتعظیم اس ضعیف کی جانب سے مطالعہ فرمائیں۔ دیگر یہ کہ قیامت کے بارے میں جو کچھ صحابۂ کرامؓ نے آیتِ ہذا اور وہ چاہتے ہیں کہ تو جلد اتروائے عذاب کے بیان میں۔ حضرت مہدی علیہ السلام سے نقل کی ہے تمام مصدقین اس کی تصدیق کرتے اور اس پر ایمان رکھتے ہیں، اس میں تردّد کا کوئی شائبہ نہیں ہے اور احادیث اور اولیاء اللہؒ کے اقوال بھی اس نقل شریف کے موافق ہیں چنانچہ یہ بات اُن عزیزوں پر ظاہر ہے، اور جو کچھ منکرینِ مہدی علیہ السلام آیت ہذا اور اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا۔ سے سوال پیدا کرتے ہیں تو اس سوال کے جوابات بہت ہیں جن کا لکھنا طوالت رکھتا ہے والسلام۔

---

[1] احمد شہ قدن کی طرح ایک شخص شاہ علی نامی دولت آباد میں پیری مریدی کرتا تھا یہ اور اس کے ہمنوا حضرت مہدیؑ کے محکم فرامین میں تاویل کرتے تھے زمینداری، کھیتی اور دنیاداروں کے گھر بے ضرورت شرعی جانے کو جائز رکھتے تھے اسی بنا پر سیدنجی خاتم المرشدؒ نے ان کو خرب الشیطان (شیطان کا گروہ) فرمایا تھا، اسی شیطان کے گروہ نے شاہ یعقوب حسنِ ولایتؒ کو زہر دیا چونکہ شاہ علی اور اسکے لوگ بظاہر فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے اور خود کو مہدوی کہتے تھے۔ شاہ علی نے جب میاں شیخ مصطفیٰؒ کو ضرورتاً ایک خط لکھا تو میاں مصطفیٰؒ نے اُس کو تادیباً ایسا جواب لکھا کہ جس سے اسکو اپنی کمزوری کا احساس ہو (ملاحظہ ہو کتبہ دولت آبادی وتذکرۃ الصالحین)

انچاسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے ہمارے پروردگار ہم کو بتلا ہمارا سیدھا راستہ اور ہم کو بچا اپنے نفس کی شرارتوں سے۔ واضح ہو کہ برادرم میاں الہداد نے مکتوب محبت آمیز پہنچایا، مکتوب کے مضمون سے اعتقاد وخلوص کی زیادتی کا حال معلوم ہو کر دِل خوشی سے معمور ہوا الحمدللہ علی ذالک (شکر ہے اللہ کا اس نعمت پر) حاصل کلام یہ ہے کہ۔

(قطعہ)

وہ اک بس ہے تجھ کو نہوں گر چہ سب
نہو بس تجھے سب بغیر ایک کے
تو اک بول اک ڈھونڈ اک راہ چل
کہ پائے گا بیشک تو سب ایک سے

ایک کافی ہے تیرے لئے سب کے بغیر اور سب تیرے لئے کافی نہیں ہیں ایک کے بغیر، تمام انبیاء علیہم السلام کے بیان کا خلاصہ اور تمام اولیاء رحمہم اللہ کے کلمات کا حاصل یہی ہے کہ اے لوگو خدا کی بندگی کرو خدا کو پہچانو تمام اپنی حاجتیں اسی سے مانگو ہر حال میں اُسی کی پناہ ڈھونڈو، ہر وقت اُسی پر نظر رکھو، اپنے آپ کو اور اپنے سب کاموں کو اُس کے سپرد کر دو، وہی ہے جو معبود ہے آسمان میں اور وہی معبود ہے زمین میں اور وہی ہے حکمت والا جاننے والا، یعنے دونو جہان میں اُس کے سوائے کسی کا تصرف نہیں ہے اُسی قادرِ مطلق کو اپنا وکیل بناؤ اور خوش رہو۔ والسلام

پچاسواں مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے پروردگار ہم کو بتلا ہمارا سیدھا راستہ اور ہم کو محفوظ رکھ ہمارے نفس کی شرارتوں سے، واضح ہو کہ وہاں کے خطوط بلا ناغہ پہنچتے ہیں، دل کو اطمینان اور مسّرت حاصل ہوتی ہے، جو کچھ کہنا ہے کئی دفعہ روبرو کہا گیا ہے چاہیئے کہ اس پر ثابت قدم رہیں اور اس جہان کی پونجی سے اُس جہان کا توشہ کرلیں، اپنے کام کی باگ شریعت محمدیؐ کے ہاتھ میں دیئے رہیں، پانچوں وقت کی نمازیں دلجمعی کے ساتھ ادا کریں، حتّی الامکان سانس کی حفاظت بجالانے میں کوشاں رہیں، عدل واحسان اپنے پر لازم کرلیں، عاجزی اور گڑگڑاہٹ کے ساتھ گناہوں کی معافی مانگنے کو فرض عین جانیں، خدا پرست فقیروں کی محبت کو اکسیر خالص سمجھیں، درود نازل فرمائے اللہ اپنے خیرِ خلق محمدﷺ اور آپؐ کی سب آل پر۔

مکتوب اکّاون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدائے پاک و برتر ریاست کے امیر کو عمدہ اخلاق پسندیدہ اوصاف سے آراستہ کرے اور اپنی بے غرض مہربانی سے امیر موصوف کو اُس کی دونو جہان کی مرادوں دونو عالم کی بھلائیوں تک پہنچائے واضح ہو کہ میرے برادر میاں الہداد نے محبتانہ مکتوب اور مخلصانہ ہدیہ پہنچایا جو کچھ مرقوم تھا معلوم ہوا، دِل خوشی سے معمور ہوا تمام تعریف اللہ کے لئے اُس کے اس فضل پر، حاصل کلام دنیا کا مال دنیا کی پونجی ایسی قدر و قیمت نہیں رکھتی ہے کہ حق تعالیٰ سے دعا کے ساتھ گریہ وزاری کے ساتھ طلب کی جاسکے یا محبت والوں اور دوستوں کو اس کے حاصل ہونے پر کوئی خوش خبری دی جاسکے یہ جس کو دنیا چاہے دیئے ہیں اور دیں گے دِل کو اس فکر میں پگھلانے اور زبان کو اِس ذکر سے آلودہ کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے، حضرت رسالت پناہ کا یہ ارشاد ہے کہ دُنیا مردار ہے، دنیا غلاظت کی جگہ ہے، دنیا ابن آدم کا سنڈاس ہے جس چیز کے حق میں بارگاہ رسالت سے ایسی باتیں صادر ہوئی ہیں عقلمندوں کے نزدیک اُس کی کیا قدر و قیمت ہوگی، اب اہمیت رکھنے والی چیزوں میں سب سے بڑھ کر آخرت کے معاملہ کی فکر ہے چاہیئے کہ رات دن چھپ کر ہو یا کھلے پکارے خدائے تعالیٰ کی یاد اور آخرت کی فکر میں مشغول رہیں، تن سے جان سے مال سے ریاست سے اس بات کی کامل کوشش کریں کہ اس جہان کی پونجی سے اُس جہان کا توشہ حاصل کیا جائے، دوستوں اور بہی خواہوں سے بھی اسی نصیحت کے طالب ہوں اور چاہیئے کہ نصیحت کرنے والوں کو پہچانیں، ناصح وہی ہے جو آخرت کے کام میں جان توڑ کوشش کے ساتھ لگا ہوا ہے نہ کہ وہ جو دنیا کی طلب میں مثل اُس مکھی کے جو شہد میں پھنستی ہے پھنسا ہوا ہے، ناصح وہی ہے جو عبادت کے ثمرے سے برخردار ہے نہ کہ وہ جو دنیا کی پونجی کا طالب مانند کُتے کے ہے جو مردار کا طلبگار ہے، ناصح وہ ہے جو سلوک (شریعت وطریقت) کے واعد کا عالم ہے نہ کہ وہ جو ملوک کی محفلوں میں قائم و دائم ہے، ناصح وہ ہے جس کے کلام سے خواہشاتِ نفسانی کا انبار دل کے صحرا سے جل کر بجھے نہ کہ وہ جس کے بیان سے دنیا کی محبت کی آگ اور بھڑک اٹھے، جہاں آدمی ہے ایک حرف کافی ہے اللہ تعالیٰ ہم کو آپ کو توفیق عطا فرمائے ہر اُس کام کی جس کو وہ دوست رکھتا اور پسند فرماتا ہے اور درود نازل فرمائے اللہ اپنے خیرِ خلق محمد ﷺ اور آپ کی سب آل پر۔

مکتوب باون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق سبحانہ وتعالیٰ اُس محبِّ مخلص کو عملِ صالح سے آراستہ رکھے، اورکسی ساعت اُس کے وجود کو اپنی عنایت اور حمایت سے پیچھے نہ رہنے دے، اپنے فضل اور اپنے کرم سے، واضح ہو کہ برادرم میاں الہداد نے مکتوب مشتاقانہ ہدیۂ محبتانہ کے ساتھ پہنچایا، عقیدے کی مضبوطی محبت کی زیادتی معلوم ہوئی اللہ کا شکر ہے اس پر اصل مقصد یہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کے لئے مولیٰ (خدا) ہے اُس کے لئے سب کچھ ہے اور حق سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے اور بیشک ہمارے ہی قبضے میں ہے آخرت بھی اور دنیا بھی چاہیئے کہ ہر گھڑی ہر لحظہ حق تعالیٰ ہی کی طرف متوجہ رہیں۔

(بیت)

جو حق کے سپرد کام اپنا کیا ہے
ہر اک میداں میں بازی لے گیا ہے

والسلام۔

مکتوب ترپن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاندان خلافت صدّیقیہ کی خدمت میں جس کی خلافت کی جھنڈیاں ہمیشہ تاباں رہیں، بلند ترین تسلیمات اور پاکیزہ ترین تحیات (تحفہ ہائے دعاء و تعظیم) کمترین خادمانِ اصحاب صفا، ضعیف ترینِ بندگانِ خدا مسمٰی مصطفیٰ کی جانب سے پیش ہیں، جملہ حالات خالقِ کائنات گردش دندۂ حالات کے فضل سے لائق شکر ہیں، تمام تعریف اللہ کیلئے جو آسمانوں اور زمین کی پادشاہت والا ہے، حاصل کلام رقعۂ شریف جو تعزیت (اظہار رنج والم) پر مبنی تھا مبارک ترین وقت میں پہنچا، ظاہری شرف و عزت اور باطن کی قویت کی صور دکھلائی دی، میرے لڑکے عبداللہ نے معہ اپنی والدہ کے سلام و نیاز عرض کیا ہے، اور تمام اہل بیت خصوصاً میاں ابراہیم اعلیٰ ترین تسلیمات ساتھ مخصوص ہیں۔

مکتوب چوپن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے ہمارے پروردگار ہمیں توفیق دے اپنی خوشنودی میں رہنے کی، اللہ پاک وبرتر نے فرمایا ہے ''**فامّا من طغیٰ و اٰثر الحیٰوۃ الدنیا فانّ الجحیم حی الماویٰ وامّا من خاف مقام ربہٖ ونھر النفس عن الھویٰ فان الجنۃ ھی الماویٰ**'' یعنے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص طاغی (سرکش) ہوا یعنے دینِ محمدی سے منہ پھیرا، اور دنیا کی زندگی کو اختیار کیا یعنے آخرت کا توشہ کرنے کو چھوڑ دیا پس یقین کے ساتھ جان لیں کہ اُس کے لَوٹ کر جانے کی جگہ دوزخ ہے۔ اور جو شخص اپنے پروردگار کی عظمت سے اور قیامت کے دن حساب کی جگہ حاضر ہونے سے ڈرا اور اپنے نفس کو بیہودہ آرزووں جھوٹی خواہشوں سے روک رکھا، پس یقین کے ساتھ جان لیں کہ اُس کے لوٹنے کی جگہ بہشت ہے اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت اُس کے لئے ہے جس نے فرمانبرداری کی اگر چیکہ وہ حبشی غلام ہو، اور دوزخ اُس کے لئے ہے جس نے نافرمانی کی اگر چیکہ وہ شریف قریشی ہو، یعنے بہشت فرمانبردار کے لئے ہے اگر چیکہ وہ غلام حبشی ہوا اور دوزخ گنہگار کے لئے ہے اگر چیکہ وہ آزاد قریشی ہو، کلام الٰہی اور فرمانِ نبی ﷺ کی بناء پر عقل والوں کو چاہیئے کہ بے فکر نہ رہیں، آخرت کے ہولناک حالات، مقام حساب کی حیران کن کیفیت، پل صراط کی دہشت اور اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے کی ہیبتناک آواز کا اندیشہ اپنا پیشہ بنائیں اوقات میں سے کسی وقت، حالات میں سے کسی حال میں بے فائدہ سوچ اور فانی دنیا کی فکروں میں مشغول نہو۔ کسی بزرگ نے فرمایا ہے۔

(نظم)

سوال ہووے جسوقت از فعل و قول
اولوالعزم بھی کانپ اٹھیں گے بہ ہول
جہاں خوف کھائیں گے سب انبیاء
تو عذرِ گناہ لائے گا کیا بتا

چاہیئے کہ ہمیشہ ہر حال عبادت میں لگے رہیں، محبت ومعرفت الٰہی کا بیج دل میں بوئیں، جس طرح سے ہو وقت (یادِ الٰہی سے) آباد رکھیں (غفلت سے برباد نہونے دیں) حتی المقدور اس جہان سے اُس جہان کا توشہ لے جائیں، حاضرانِ مجلس کو اِس کمینہ کی دعا پہنچائیں اس مکتوب کے مضمون کا خلاصہ اپنی دینی بہنوں کو سنائیں۔

مکتوب پچپن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدائے پاک و برتر اپنے طالبوں کو تمام آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رکھے، درجات کی ترقی ثواب کی کمائی سے محظوظ اور راہ راست پر قائم رکھے آمین، تمام احوال لائق شکر و رضا ہیں الحمدللہ علیٰ ماقدر وقضی (تمام تعریف اللہ کے لیئے ہے اس کے ہر حکم اور ہر فیصلے پر) حاصل کلام اس سے قبل بعضے مسافروں سے یہ خبر پہنچی تھی کہ میاں عبدالعلی نے اپنے چند فقیروں کے ساتھ ثابت قدمی کا جامہ پہن کر جام شہادت نوش فرمایا، یہ خبر تفصیل سے معلوم نہیں ہوئی تھی، ہر آنے جانے والے سے ادھوری بات کان پر پڑتی تھی اس سبب سے دِل بہت حیران و پریشان تھا، ایک مدت کے بعد برادرم میاں الہداد یہاں پہنچے اور تمام واقعہ اول سے آخر تک سُنائے تو دل کو سکون ہوا خدا وندتعالیٰ کا شکر بجالایا کہ اس عہد میں ایک جماعت نے ایسی توفیق پائی کہ تمام عمر انہوں نے عبادت اور بندگی میں بسر کی اور اخیر عمر میں ہمت کے گھوڑے محبت کے میدان میں دوڑائے استقامت (مضبوطی کے ساتھ ثابت قدم رہنے) کی صفت سے متصف ہوئے اپنے کو (کلام الٰہی کی بشارت کا مصداق بنایا اور) اس مقام میں پہنچایا (جس کی خدا نے خبر دی ہے) اور مت کہو اُن کو اموات جو خدا کی راہ میں قتل ہوتے ہیں بلکہ وہ زندے ہیں اپنے پروردگار کے پاس۔ اللہ اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے خاص فرماتا ہے اور اللہ ہر جہت سے باخبر ہے کہہ دے کہ بیشک بزرگی اللہ کے ہاتھ ہے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ بزرگی والا عظمت والا ہے۔ میاں عبدالعلی کے تابعین سلام و دعا اس ضعیف کی جانب سے معلوم فرمائیں اور اس ضعیف کو اپنا سچّا دوست تصور کریں اگر اس طرف آنا ممکن ہوا اور آسان ہو تو زہے نصیب زہے عزت ورنہ جہاں کہیں رہیں خدا (کی یاد) کے ساتھ رہیں، ذکر دوام (ہمیشہ خدا کی) تجرید تمام (اپنے وجود سے پوری علٰحدگی) اور انقطاع ازانام (خلق سے بے تعلقی) پیشہ ہے گروہ مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جہاں آدمی ہے ایک بات بس ہے۔

مکتوب چھپن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امیر ولایت، خدا انہیں اپنے پسند اور رضا کے کاموں کی توفیق دے تائید ربّانی، محافظت سبحانی اور نصرتِ رحمانی سے تائید پائے رہیں محفوظ اور کامیاب رہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ؐ کی آلِ بزرگوار کے وسیلہ سے۔ حاصل کلام یہ کہ رات اور دن خفیہ اور علانیہ، ظاہر اور باطن حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں چنانچہ اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے مالک ہے مشرق اور مغرب کا۔ کوئی معبود نہیں اس کے سوا تو اسی کو کارساز بنا۔ کامل ہنرمندی، پوری توجہ کے ساتھ ہمیشہ اسی کی پناہ مانگا کریں والسلام۔ ہر آنے جانے والے سے عقیدہ کی مضبوطی کی خبر سننے میں آتی ہے خصوصاً اس وقت برادرم میاں نصیر محمد سے بہت باتیں معلوم ہوئیں۔ دل جمعی حاصل ہوئی جس نے عمل نیک کیا اپنی ذات کے لئے کیا پرہیزگاری اور نیکوکاری کی توفیق میں ترقی ہو۔

مکتوب ستّاون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے ہمار پروردگار مجھے زبانِ حال سے اس بات کا قائل کردے کہ میں راضی ہوا اللہ رب ہونے، اسلام دین ہونے، قرآن اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب ہونے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہونے اور مہدی علیہ السلام امام ہونے سے، تیرے احسان اور انتہائی کرم سے، جاننا چاہیئے کہ پہلا کام جو تصدیق کے بعد بندہ پر لازم ہے خدائے تعالیٰ کی یاد ہے جو بزرگ و برتر ہے اور اس پر قائم رہنا شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اپنی طرف راستہ دکھاتا ہے اسکو جو رجوع ہوا (یعنے) جو لوگ ایمان لائے اور آرام پاتے ہیں اُن کے دل اللہ کی یاد سے۔

(بیت)

اے دوست تو یہ باور مت کر کوئی یار ہے میرا تیرے سوا
یا رات اور دن تیری یاد سوا کوئی کام بھی ہے دیگر میرا

اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے۔ اسی حقیقت کا گواہ ہے، اس ثمرۂ ذکر کے ظہور اور اس کی لذّت کی دریافت کے لئے مداومت لازمی شرط ہے، طالبِ حق جب ذکر کی لذت کو پاتا ہے تو تدبیر واختیار کی محنت برخاست ہوجاتی ہے، ذکر اضطراری حاصل ہوتا ہے (ذکر کے بغیر قرار نہیں ملتا) قبولیت کی صلاحیت پاتا ہے چنانچہ (فرمانِ حق تعالیٰ ہے) بھلا کون بے قرار کی فریاد کو پہنچتا ہے جب وہ اس کو پکارتا ہے اور اٹھادیتا ہے سختی کو۔ اشارہ کی زبان میں سختی سے مراد یہی ذاکر کا وجود ہے جو اسکو دوری کا باعث ہے اپنے حقیقی مطلوب سے چنانچہ (کسی عارف نے) کہا ہے کوئی پروہ نہیں ہے تیرے وجود کے سوا، حاصل کلام عقلمند کو چاہیئے کہ اس یاد میں ڈوبا رہے کسی خوش طبع نے کیا خوب کہا ہے۔

(فرد)

میں نے دیکھے ہیں بہت نعمت و نازِ عالم
دوست کی یاد سے خوش تر نہیں کوئی نعمت

صبح وشام کے وقت کی رعایت (ذکر خدا کے ساتھ اس کی حفاظت) کی جو فضیلت ہے چونکہ مشہور و معروف ہے۔ یہاں نہیں لکھی گئی، رات کے پچھلے پہر اٹھنے کی جہاں تک ممکن ہو کامل کوشش کریں کیونکہ اس کی تاثیر بدرجۂ اتم ہے اس وقت کی خصوصیت قرآن واحادیث ونقول سے ثابت ہوئی ہے چنانچہ قرآن میں ہے اور معافی مانگنے والے ہیں پچھلی رات میں (و

نیز مضمون آیت ہے) اور صبح کے وقت ہی وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے تھے اس میں اس وقت کی حفاظت کی کامل ترغیب ہے۔ دیگر یہ کہ خدا کی راہ میں عجز وانکسار خاموشی اور ذکر خدا کے ساتھ دل بستگی، سب کچھ لٹا دینا، اور ندامت کے ساتھ رہنا، سخاوت عیب پوشی اور گوشہ نشینی کو اختیار کرنا دنیا اور آخرت کی دولت کا سرمایہ (اصل زر) اور دونو جہان کی نیک بختی کا پیرایہ (زیور) ہے، اس کا پانا اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہے، نیز معلوم ہو کہ یہاں ہم خوشحال ہیں اور تم بھی خوشحال ہو، زمانہ کے حادثات کے باعث کسی صورت سے بھی بے قرار نہوں، یہ ملّا لوگ اور علماء، سلاطین اور حکّام اور جوان کے مانند ہیں ان کی نسبت تحقیق کے ساتھ یہ جاننا چاہیئے۔

(فرد)

یہ سب ظاہر ہیں اور باطن وہی یار
نہیں اس دار میں جز اُسکے دیّار

پریشانی اور بے قراری شرک میں ہے کیونکہ بیشک شرک ظلمِ عظیم ہے حلاوت اور خوشحالی توحید میں ہے چنانچہ یہ بشارت ہے کہ جس نے لآاِلٰہَ اِلّاَاللّٰہ کہا جنت میں داخلہ پایا۔

(رباعی)

کیسی یہ مجلس ہے کیا جنّت ہے ہے کیسا مقام
عمر باقی ہے رُخِ ساقی ہے اور معمور جام
جو ریاست سب سے بھاگی آکے اس در پر ٹکی
جو مسرت سب نے کھوئی اس جگہ کی ہے غلام

لائق فرزندوں یعنے میاں اسحٰق، میاں عارف، میاں بہاری، میاں یحییٰ، اور میاں قاسم اوران کے مثل سب کو دعاء مخصوص معلوم ہو۔ (عبارت ذیلی مکتوب) دوستوں کو چاہیئے کہ اس ضعیف کی خوبی عاقبت کی دعا یاد رکھیں ضرور بالضرور اس عمل میں کوتاہی نکریں یہ ضعیف بھی دوستوں کی خوبی عاقبت کا دعا گو ہے اہم ترین بات یہی ہے جو مکتوب کے ذیل میں لکھی گئی ہے۔ والسلام

مکتوب اٹھاون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حکایت کرتے ہوئے اپنے رب کی طرف سے کہ اے بیٹے آدم کے میں کچھ چاہتا ہوں اورتو کچھ چاہتا ہے پس میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تو جو چاہتا ہے نہیں کرتا، پھر تو چاہتا ہی کیوں ہے، حدیث مذکور کی بنا پر تمام کاموں کا ظہور بجز اقتضائے تقدیر نہیں، پس بندہ کی تدبیر بجز ترکِ تدبیر نہیں، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تیرا پروردگار پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور جسے چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے ان لوگوں کے ہاتھ اختیار نہیں، ایک بڑی مدت ایک خیال ایک امید اور ایک ہوس میں میں نے گذار دی اس انتظار میں تھا کہ دس کی گنتی گیارہ تک پہنچے گی چونکہ علم ازلی میں اُس رتبہ کی صلاحیت ہم میں نہیں تھی اچانک اور یکا یک کام بننے کی دوسری صورت ظہور پذیر ہوئی، کیا کیا جائے کہ عدم قابلیت کے درد کی دوا نہیں ہے اور درگاہِ عالم پناہ کی شکایت روا نہیں ہے۔

(فرد)

یہ عمر بھی میں نے عاجزی کی کہ کچھ تو قیمت ہو یار میری
سنا نہ تو نے تو میں نے جانا کہ ایک ذرّے میں بھی گراں ہوں

فکر و تدبیر کی ڈوری ہاتھ سے جا چکی ہے، اگر صبر و رضا ہی کے ہو رہیں (منکروں کی خاطر خواہ کوئی شرط منظور کر لیں) آہ و فریاد کریں تو جو میری قضا سے راضی نہ ہو اسکو چاہیئے کہ میرے سوائے کوئی رب ڈھونڈ لے کا تازیانہ زخم پر زخم لگاتا ہے سبحان اللہ یہ کیا رنگت ہے کیا بناوٹ ہے یہ کیسا ظہور ہے اور کیسا ناز ہے۔

(بیت)

میں ہوں دیوانہ ترا ہو تو ہی میرا دستگیر
اے کہ تو رہبر ہے اس کا جو ہے دیوانہ ترا

اے کریم اے رحیم اے بادشاہ اے مالک ومختار تجھ سے جو میں بھاگوں تو پھروں تیری طرف ہی، کیا اور کروں میں جاؤں تو کہاں جاؤں یہ قضیہ مرا لے کر اور کس سے کہوں میں اے ہمارے پروردگار اے مشہور بخشش والے، اے قدیم احسان والے ہمیں سیدھا راستہ دکھلا اُن لوگوں کا راستہ جس پر تو نے انعام کیا نہ کہ اُن لوگوں کا جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ راستہ گمراہوں کا آمین (ایسا ہی ہو) اے پروردگار اے پروردگار۔ اُس افضل ترین دوست کے اخلاص کی خوبی اور تخصیص کمالِ

عقیدت مندی برخوردار ملک خضر کی زبانی معلوم ہوئی جس سے دل بھر گیا زہے نصیب کہ ایک ایسے ادنیٰ ناکارہ، کم ہمت اور نا قابل کو کوئی شخص اہلِ دین میں شمار کرے، مطابق اس حکم کے کہ مومن کا گمان خطا نہیں کرتا جو بات عزیزوں کے منہ سے نکلتی ہے فالِ نیک سمجھی جاتی ہے، اس حدیث نبوی کی بناء پر کہ دیری (سے کسی کے کام کا بننا) رحمان کی طرف سے ہے اُس عزیز القدر کی رائے نہایت درست اور نہایت مناسب معلوم ہوتی ہے اگرچیکہ پہلے تاخیر کا قرارداد نہیں تھا، جماعت خانہ کے ملازمین یعنے مصلیانِ نایاب پچھلی رات سے اٹھنے والے اور ذکر و دوگانہ میں مشغول رہنے والے اصحاب دعاؤں کے ساتھ مخصوص اور تسلیمات کے قطعی طور پر مستحق ہیں۔

مکتوب اُنسٹھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مستطاب فرزندزادۂ خاصان آلِ رسولؐ گروہ مقبول داعی وصول الی اللہ، پیشواءِ قابلِ اصحاب حصولِ راہ صفا، واقف اسرار فروع واصولِ دین خدا کاشفِ نکاتِ ابواب وفصولِ ہُدایٰ سید سادات منبع سعادات صاحبِ عبادات تارک عادات ادا کنندۂ شہادات (کلماتِ حق) بندگی میاں اسمٰعیل دوستوں کواُن کی درازی حیات سے خدا بہرہ مند کرے اور اُنسیت رکھنے والوں کواُن کی ملاقات کی نعمت سے خدا ہمیشہ محظوظ رکھے، گراں قدر دعائیں اور تعظیم وتکریم کے پاکیزہ ترین تحفے کمترین خادم صاحبانِ صفا ضعیف ترین بندگانِ خدا مسمّٰی مصطفےٰ کی جانب سے قبول فرمائیں۔ یہاں کے احوال حال کو بدلتے رہنے والے کے فضل سے لائق شکر اور قابلِ رضا ہیں

(بیت)

غلطی نہ یاد میں ہو جو کروں شمار نعمت
وہ جو چاہ کر کر رہے نہیں اس میں مجھ کو زحمت

(شعر)

مجھے رغبت ہے فرض اُس کی کرے نرمی وہ یا سختی
ہے شیریں اُس کا پسخوردہ مکدّر ہووے یا صافی

اللہ کیلئے حمد ہے اُس کے جلانے پر، اللہ کے لئے حمد ہے اُس کے مارنے پر اللہ کے لئے حمد ہے اسکے رزق دینے پر اللہ کیلئے حمد ہے اُسکے رزق نہ دینے پر، اللہ کیلئے حمد ہے اُس کی جلوہ فرمائی پر، اللہ کے لئے حمد ہے اُس کی پردہ داری پر، اللہ کے لئے حمد ہے ہر حال میں مقصود یہ کہ اُس سید السادات کا محبت نامہ بہترین وقت بزرگترین ساعت میں ہمدست (وصول) ہوا اُس کے مضمون سے آگاہ ہوکر دل بہت معمور ہوا، مطابق اس حکم کے کہ مومن کا گمان خطا نہیں کرتا جو اشارات بشارات پر مشتمل ہیں فالِ نیک قرار دیئے گئے ورنہ۔

(بیت)

ہیچ ہیں ہم، ہیچ ہیں سب اپنے کار
ذرۂ بے قدر سے کم در شمار

اے ہمارے پروردگار ہم کو سیدھا راستہ دکھلا، راستہ اُن لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا نہ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ اُن کا جو گمراہ ہوئے آمین اے پروردگار، آمین اے پروردگار اور درود نازل فرمائے اللہ اپنے خیرِ خلق محمد ﷺ اور آپؐ کی سب آل پر۔

مکتوب ساٹھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم و مردانگی کے معدن، حلم و جوانمردی کے مخزن، صحبت و برادری کے قوانین کے حامی، خواجۂ کائنات کی طرف فرزندیت کی نسبت سے گرامی جناب افضل استادانِ زمان سید السادات سید خلیل الرحماں زیادہ ہواُن کا علم وعمل، شوق و ذوق فنافی اللہ میں سیر الی اللہ میں، بقاباللہ میں، گراں قدر تحفۂ تعظیم وتکریم کے پاکیزہ ترین تسلیمات۔ کمترین خادم اصحابِ صفا ضعیف ترینِ بندگانِ خدا مسمّٰی مصطفےٰ کی جانب سے قبول فرمائیں یہاں کے احوال حال کو بدلتے رہنے والے کے فضل سے لائق شکر و رضا ہیں اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اُس کے ہر حکم اور ہر فیصلے پر مقصود یہ کہ لائق برادر فائق دوست بزرگترین احباب میاں شاہ بڈھا نے محبت نامہ پہنچایا اس کے مضامین مرقومہ سے آگاہ ہوکر دل بہت معمور ہوا، کامل تقویت رونما ہوئی، حقیقی محبت رکھنے والے احباب اور دلی خلوص رکھنے والے اصحاب کی باتیں فال نیک سمجھ کر لی گئیں ورنہ۔

(رباعی)

جو دیکھتا ہے میری برائی خدائے پاک
آتش پرست دیکھے تو نہ میرے ساتھ
قصّہ میں اپنا گر کہوں کُتے کے سامنے
دامن پہ میرے ڈالے نا کتا بھی اپنا ہاتھ

خدائے پاک و برتر اپنے کمالِ فضل سے، سلطان الانبیاء (محمد مصطفیٰ ﷺ) اور آپؐ کے تابع خاص (مہدیِ موعودؑ) کے طفیل سے وجود (ہستی وخودی) کی قید سے نکلنے کی صورت مہیّا فرمائے کیونکہ بارگاہِ الٰہی کے مقربوں نے اس طرح خبر دی ہے۔

(رباعی)

جب تک سرِ مو ہے تجھ میں ہستی باقی ہے
بے فکر نہ رہ ہے بت پرستی باقی ہے
زنّار کو بُت کو توڑ نکلا تو کہہ
اُس بُت کی ہے دل میں تیرے بستی باقی ہے

اے کریم اے رحیم ہم کو ہم سے رہائی دے، ہمارے وجود (ہستی وخودی) کے سامان کو برباد کردے انانیت (میں پن) کے اسباب کو دِل کی آنکھوں کے سامنے سے اٹھادے، خود بینی اور خودنمائی (غروراور دکھاوے) کے پردے کو کھول دے، نیستی اور محویت (فنا) کا راستہ نفس کے لئے آسان کردے۔

(رباعی)

کس کے آگے روؤں میں تیرے سوا داور نہیں
ہاتھ سے تیرے کوئی بھی ہاتھ بالا تر نہیں
جس کا تو رہبر بنے وہ گم نہووے گا کبھی
جس کو تو گمراہ کرے اس کا کوئی رہبر نہیں

اے ہمارے پروردگار ہمارے ساتھ وہ برتاؤ کر جو تیرے لئے سزاوار ہے وہ مت کر جس کے ہم سزاوار ہیں اپنے فضل سے اور اپنے کمال کرم سے اور محض اپنی بخشش سے اور خالص اپنی عنایت سے اور درود نازل فرمائے اللہ اپنے خیرِ خلق محمد ﷺ اور آپؐ کی سب آل پر میاں سید محمد، میاں سید سعید خاں سید حسین اور سید خضر کی خدمات میں گراں قدر تسلیمات عرض ہیں۔ سید السادات بندگی میاں سید اسمٰعیل کی خدمت عالی میں سلام نیاز مندانہ عرض کیجئے۔

مکتوب اکسٹھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صالحین کے سرور نیکوکاروں کے پیشوا جن پر انوار الٰہی نازل ہیں جن کی ذات اسرار الٰہی کا معدن ہے سید السادات میاں سید محمد اللہ کی طرف ان کی توجہ میں ترقی ہو، ماسوی اللہ سے ان کی روگردانی میں اضافہ ہو، ان کی خدمت میں اعلیٰ ترین تسلیمات اور پاکیزہ ترین تحفہائے تعظیم وتکریم کمترین خادم اصحاب صفا بلکہ خاک پائے اصحابِ وفا ضعیف ترین بندگانِ خدا مسمّٰی مصطفیٰ کی جانب سے عرض ہیں۔ یہاں کے احوال حال کو بدلتے رہنے والے (قادر مطلق) کے فضل سے لائق شکر ورضا ہیں اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اُس کے ہر حکم اور ہر فیصلے پر المقصو دلائق برادر فائق دوست میاں شاہ بڈھا نے آنجناب کی خبر پہنچائی دل کو بیحد اطمینان وسرور حاصل ہوا، مطابق اس حدیث نبوی کے کہ مومن کا گمان خطا نہیں کرتا، دوستوں کی باتیں فال نیک کے طور پر لی جاتی ہیں ورنہ جب خود پر نظر کرتا ہوں تو بے بضاعتی (ناداری) اور افلاس کے سوائے کچھ نہیں پاتا ہوں۔

(رباعی)

ناکارہ ہوں میں خلق کی تہمت میں مبتلا
بے وصل تیرے وصل کی شہرت لیا ہوا
پیسا ہوا ہوں سخت ملامت کا خلق کی
جوں خالی پیٹ بھیڑیا منہ پر لہو لیا

اے پروردگار مجھے دکھلا دے میرا سیدھا راستہ اور مجھے محفوظ رکھ میرے نفس کے شر سے، مجھے نفع پہنچا میری سماعت اور میری بصارت سے، اے پروردگار مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ فرما دے اگر تو مجھے میرے نفس کے حوالے کردے گا تو میں شر سے قریب خیر سے دور ہو جاؤں گا، اے پروردگار مجھے تو اپنی محبت عطا فرما اور اس کی محبت عطا فرما جو تجھ سے محبت رکھتا ہے اور ایسے عمل سے محبت دے جو مجھ کو تیری محبت سے قریب کرے اور درود نازل فرمائے اللہ اپنے خیر خلق محمد ﷺ اور آپؐ کی سب آل پر۔

مکتوب باسٹھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہٗ ، مجھے آپ کا ہدیہ پہنچا۔اورآپ کا مکتوب بھی جو جنت محبت کے جواہراورالفت برادری اورخلوصِ دلی کے موتیوں سے معمور ہے، پس اس کے مضامین مرقومہ سے آگاہی کے بعدمیرے دل کوایسی خوشی حاصل ہوی کہ اُس کی شرح تقریروتحریر کے ذریعہ ناممکن ہے اللہ کے لئے حمد ہے بےانتہااس کی اس نعمت پراورشکر ہے اللہ کا صبح وشام، میراارادہ تھا کہ ایک طویل مکتوب آپ کولکھوں لیکن۔

(شعر)

قصۂ الفت کو نہیں اختتام

گنگ ہے اس جائے زبانِ مقال

اورسلام ہوآپ پراورآپ کے احباب پر۔ یہ مکتوب احقرالعبادخادم اصحابِ صفاضعیف ترین بندگانِ خدامسمّٰی مصطفٰے کی جانب سے ہےطرف شیخ عالم وعارف شیخ قطب الدین کے اللہ انہیں سارائین (منازلِ عرفان کی سیر کرنے والوں) میں رکھے ہرگھڑی اور ہرلحظہ۔

مکتوب ترسٹھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے پروردگار تو ہی شافی ہے۔(ہر دُکھ سے نجات دینے والا ہے) محبت کے موتی ایسے گراں قدر و نازک ہیں ممکن نہیں کہ کتابت کے تاگے میں پُروے جاسکیں، اور دلی خلوص کا قصہ اتنا دراز ہے کہ عبارت کی زبان سے کہا نہیں جا سکتا، خواجہ حافظؒ نے خوب فرمایا ہے۔

(بیت)

قصۂ الفت کو نہیں اختتام
گنگ ہے اس جائے زبانِ مقال

آ گاہ رہیں ضرور آپ کو مجھ سے ملنے کا شوق عرصۂ دراز سے ہے اور میں بھی آپ کے دیدار کا سخت مشتاق ہوں اور خدا وند کریم سے اُمید کرتا ہوں کہ آپ کی درازیِ حیات سے دوستوں کو بہرہ مند فرمائے گا، سلام آپ پر اور آپ کے سب بھائیوں پر اور اُس پر جو دوست ہے آپ کی معرفت سے۔

مکتوب چوسٹھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، مختلف تجلیات کے موج در موج قسم قسم کے مظاہر میں پیش آنے سے اور قسم قسم کے مشاہدات کے پے در پے مختلف مظاہر میں رونما ہونے سے فکر کا سیارح حیرت کے بھنور میں غرق ہونے کے قریب ہے، تمام تعریف اللہ کے لئے اس پر۔

(شعر)

میں ہوں تیری دُھن میں حیران تو ہو میرا دستگیر
اے کہ تو رہبر ہے حیران کا جو تیری دُھن میں ہو

(بیت)

پھر اُس کی بزم غم میں نعرۂ جام پیا پے ہے
ہے حیران عقل شیدا فہم، جاں کھوئی ہوئی شے ہے

عزیزوں کو چاہیئے کہ ایک کو دیکھنے والے رہیں کیونکہ دل جمعی اک بینی ہی میں ہے، اور پراگندہ دلی دو بینی میں ہے، کیا سلاطین و امراء کیا مشائخین و علماء کیا گرے ہوئے اور کیا بڑے عہدے لئے ہوئے یقین کے ساتھ جاننا چاہیئے۔

(شعر)

کہ سب ظاہر ہیں اور باطن وہی یار
نہیں اس دار میں جز اُس کے دیار

اگر زندہ رہوں تو انشاء اللہ تعالیٰ عزیزوں سے آملوں گا اور اگر اس جہاں سے چلا جاؤں تو چاہیئے کہ ارحم الرحمٰن سے مغفرت طلب کریں، اور چاہیئے کہ حقیقت کی شراب پیتے اور شریعت کا جامہ پہنتے رہیں اور اسلام آپ پر باعزاز و اکرام۔

مکتوب پیسٹھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادرم جناب میاں شیخ فتح اللہ ان کی فتحیابی میں اضافہ ہو، بہترین دعائیں اس ضعیف کی جانب سے معلوم فرمائیں اور تحقیق کے ساتھ جانیں کہ محبت کا موتی اتنا گراں قدر اور نازک ہے کہ کتابت کے تاگے میں پرویا نہیں جاسکتا اور دلی خلوص کا قصہ اتنا دراز ہے کہ عبارت کی زبان سے کہا نہیں جاسکتا چنانچہ دریائے محبت کے پیراکوں نے اس معنی کی خبر دی ہے۔

(بیت)

حرفِ عشق ہے سِر زبان سے دور
اس کی تشریح ہے بیاں سے دور

یہاں کی الفت وہاں کی الفت کی علامت ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے روحیں فوجوں کی صورت میں اکٹھی رہ چکی ہیں پس وہاں جن میں پہچانت رہی یہاں بھی اُن میں ملاپ ہوتا ہے حدیث نبوی کی بناء پر جاننا چاہیئے کہ۔

(بیت)

ہمارے اور تمہارے درمیان ہے عشق ازلی شے
ہزاروں سال ہو جائیں وہی روزِ نخستیں ہے

اُس برادر کا محبت نامہ پہنچا دل مطمئین ہواء یہ تصرف الٰہی ہے کہ ایک کو دوسرے سے وابستگی دیتے ہیں، محبت کے قواعد ملحوظ رکھتے جاتے ہیں۔

ایضاً عشق آپ سے آپ آنے والا تھا نہ سکھایا جانے والا برادر زادے شیخ یعقوب اور شیخ اسماعیل اور ان کی بہن دعاؤں کے ساتھ مخصوص ہیں۔

مکتوب چھیاسٹھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رحمت ومہربانی لطف ونوازش حضرت ولی نعمت کی اس خاکسار بے کردار امیدوارِفضل پروردگار پر روز افزوں رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت سے اورآپ کی آل بزرگوار کے طفیل سے مقصود یہ کہ اُس ذاتِ گرامی درجات کی خیریت اور آنحضرت کا نوازش نامہ برادرم میاں حسن آدم نے یہاں پہنچایا، تازہ فرحت بے اندازہ مسّرت حاصل ہوئی اللہ کا شکر ہے اُس کی اس نعمت پر۔ یہاں کے احوال کی جو کیفیت ہے بندگی میاں سید عیسیٰ کی زبانی واضح ہوگی، تمام اہل بیت خصوصاً میاں سید ابراہیم کی خدمت میں بندگی عرض ہے، جدائی میں جو وقت گذر رہا ہے اس کی ایک گھڑی ایک ایک سال دکھلائی جاتی ہے، خدائے پاک وبرتر اپنے کمال فضل سے ذات گرامی درجات کی صحبت اور ملاقات کا شرف روزی کرے اپنے احسان سے اور اپنی کمال درد بخشش سے۔ میاں عبداللہ اور بہ خورد وکلاں نے بندگی عرض کی ہے۔

مکتوب سینسٹھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساداتِ کرام شرفاءِ عالی مقام، محبت کے جواہر خانے، خلوص کے موتیوں کے خزانے، حضرات بزرگوار، فرزندانِ خواندکار، صاحبانِ کردار میاں سید سعید خاں، سید خلیل الرحمان، سید حسین، سید عبدالعزیز اور سید خضر اللہ ان کی مدد کرے متواتر امداد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل بزرگوار کی حرمت سے، بہترین دعائیں اس ضعیف کی جانب سے معلوم فرمائیں۔ اور چاہیئے کہ ظاہری دوری پر نظر نہ کریں بلکہ اس ضعیف کو اپنے خاص الخاص دوستوں اور بہی خواہوں میں شمار کریں اوالسلام۔

مکتوب اڑسٹھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادر خلقی، فرزندِ دینی، دوستِ یقینی میاں ملتجا ان کے علم و عرفان میں ترقی ہو، بہترین دعائیں اس ضعیف کی جانب سے معلوم فرمائیں، مقصود یہ کہ رات اور دن، نہاں اور آشکار حق تعالیٰ کی طرف متوجہ بلکہ یادِ حق میں ڈوبے رہیں اور تمام اپنے تابعوں اور اہلِ تعلق اور ساتھیوں کو اس ضعیف کی زبانی یہی نصیحت کریں۔

(بیت)

نصیحت یہی ہے اے جانِ برادر
جہاں تک ہو اوقات ضائع نہ کچھ

حقیقی مالک مغلوں کے پیکر میں ہر لحظہ شانِ دگر سے جلوہ گر ہے نئے نئے اور قسم قسم کے جلووں کے باعث طویل خط لکھنے کی صورت میسّر نہیں ہوتی ہے والسلام۔

مکتوب انہتر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دو برادر ساکنانِ دیارِ یار یعنے برادران مختار فتح خاں اور سلیم خاں محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ ان دونوں کو آفات اور بلیّات سے محبت آمیز دعا معلوم کریں مقصود یہ کہ فضل ورحمت کا ظہور اس درجہ ہے کہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔

(بیت)

اے زبانین عاجز آئین از ثنا
تن تنانا تن تنانا تن تنا

محبت کا موتی اتنا گرانقدر اور نازک تر ہے کہ محبت کے تاگے میں پُرویا نہیں جاسکتا، اور خلوصِ دلی کا قصہ اتنا دراز ہے کہ عبارت کی زبان سے کہا نہیں جاسکتا گھر میں اگر کس ہے تو ایک حرف بس ہے۔

مکتوب ستر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے ہمارے رب بخشدے ہمارے گناہ اور ہماری زیادتی اپنے کاموں میں اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور ہماری مدد فرما۔

(رباعی)

ہے ہم پہ سایہ فگن جب تک اپنا شاہنشاہ
غلام اپنے دو عالم ہیں چاکرِ درگاہ
بہشت و حور کا سودا ہے خار راہ ہمیں
کہ دو جہاں سے ہے بالا ہماری جائے پناہ

ایضاً

(رباعی)

نہ بھائے ایک دم بھی مجھ کو تیرے بن مرا سایہ
لگاؤں مول لاکھوں کا جو دیکھوں اک ترا جلوہ

محبت بھرا مکتوب پہنچا، مطالعہ میں آیا اس کے مضمون سے آگاہی حاصل ہوئی اور دل مطمین ہوا، یہ قطعی فیصلہ ہے کہ تصدیق کے بعد ذکر کی مداومت فرضِ لازم ہے جو کوئی اس معنی کی طرف متوجہ ہو اس امر کی تاکید کے طالب رہیں۔ یہ ضعیف آرام اور سکون سے ہے کوئی تکلیف اور زحمت نہیں ہے، بعضے عزیز جو ایک طریقہ کے ساتھ ہمارے ہم صحبت ہیں تواضع، رعایت اور خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں اور عقیدہ کی بحث میں بھی بے انصافی نہیں کرتے۔ دیگر یہ کہ سنایا گیا ہے کہ میاں یحیٰی جی کی والدہ نے اس عالم سے سفر کیا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون (ہم اللہ کی مِلک ہیں اور اللہ کے طرف ہی لوٹنے والے ہیں) میاں یحیٰی کو دعا پہنچائیں۔ اور یہ سنادیں کہ غم نہ کریں پکی اُمید بلکہ سچی توقع بلکہ یقین غالب ہے کہ تمہاری والدہ مغفرت ورحمتِ حق تعالیٰ سے مشرّف ہوئی ہیں، بی بی جاریۃ اللہ، بہار خاں، میاں معروف اور بی بی مریم مشتاقانہ دعا کے ساتھ مخصوص ہیں، اے پروردگار ان کو ہر بلا سے محفوظ رکھ انکی مدد فرما اور انکی مدد کرنے والوں کی مدد فرما۔

مکتوب اکہتر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آ گاہ رہو کہ اللہ کی مدد نزدیک ہے، پکّی اُمید اور سچی توقع ہے کہ تھوڑے ہی دنوں میں دوستان دینی کے بوستاں میں ظاہری تروتازگی اور شادابی بھی نمایاں ہوگی اگرچیکہ باطن کے لحاظ سے ہمیشہ تروتازہ ہے طالبانِ خدا مصدقین کو نام بنام دعاو سلام مخلصانہ پہنچادیں یہاں کے احوال کی کیفیت برادرم میاں عبداللہ کی زبانی معلوم ہوگی والسلام۔

مکتوب بہتّر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت میرانجی (مہدیِ موعود) علیہ السلام نے ہندوستانی زبان میں کبھی کبھی اپنے اصحاب کے درمیان فرمایا ہے کہ ہمارے تمہارے درمیان خداے بہتر کی محبت ہے جی، ہمارے تمہارے درمیان خدائے بہتر کی محبت ہے اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بھی اسی معنی کے موافق ہے کہ وہی ہیں آپس میں اللہ کے واسطے محبت رکھنے والے نقل وحدیث مذکورِ بالا کی بنا پر چاہیئے کہ مردوں اور عورتوں سب دوستوں میں سے ہر ایک اس ضعیف کی دعا کو ملاحظہ میں لائے۔

(فرد)

تو میرے دل میں یوں ہے جسم میں جوں جان رَگ میں خون
نہ بھولا ہوں تجھے اک دم دوبارہ یاد جو کرلوں

مکتوب تہتّر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاں نثار دوست، دو جہاں کے ہمدم بے اندازہ دعا اس ضعیف مسمّٰی مصطفیٰ کی جانب سے ملاحظہ فرمائیں اور معلوم کریں کہ یہاں کے احوال حال کو گردش دینے والے (قادر مطلق) کے فضل سے موجب حمد و رضا ہیں تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اُس کے ہر حکم اور ہر فیصلے پر مقصود یہ کہ دن کے اوقات، رات کے ساعات دینی بھائیوں یقینی بہنوں کے انتظار میں گذار رہے ہیں اسی بناء پر برادرم میاں بھیکو کو خصوصاً بھیجا گیا ہے ان کی زبانی یہاں کی کیفیت معلوم ہوگی، پسندیدۂ خداوند کریم یعنے میری دختر امت الکریم کی رحلت کی خبر میاں حسن آدم کی زبانی معلوم ہوئی انا للّٰہ و انا الیہ راجعون (ہم اللہ کی ملک ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں) تمام تعریف اللہ کے لئے ہے ہر حال میں خدائے پاک و برتر دونوں جہان کی بھلائی کے ساتھ جلد تر دوستوں کی ملاقات میسّر فرمائے آمین، کسی قدر مال فتوح کے طور پر بادشاہ کی جانب سے پہنچا تھا، تین اشرفیاں آپ بھائیوں کو بھیجی گئی ہیں پہنچ جائیں، بواجی کی رحلت کی خبر بہت مدت کے بعد معلوم ہوئی۔

(مصرع)

دوست جو کچھ کرے بھلا ہے تمام

زبان ہلانے کی گنجایش نہیں ہے اور معلوم ہوا ہے کہ ملک حبیب اللہ بھی انہی ایام میں تشریفِ وصال حق سے مشرف ہوئے ہیں، ہر دو بہنوں یعنے اچھو جی اور امتہ الکریم کو اس ضعیف کی جانب سے بہت بہت دعا پہنچائیں اور اس دردانگیز واقعہ پر غم والم کا اظہار کریں اے بھائیوں تم ہمیشہ کے دوستدار اور اس ضعیف کے ہمراز ہو، اب تم لوگ میرے برادرانِ حقیقی یعنے میاں مجتبٰی، میاں آدم، میاں عماد اور میاں شاکر کی جگہ پر ہو، حق تعالیٰ ہم کو اور تم کو دین محمدیؐ پر حضرت محمد مہدیِ موعود علیہ السلام کے گروہ میں مستقیم رکھے اپنے احسان اور کمال کرم سے۔

مکتوب چوہتر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحان اللہ وبحمدہٖ (پاک ہے اللہ اسی کی تعریف ہے) کہاں یہ ذرّہ خاک اور کہاں عالمِ پاک، کیا نسبت تراب کو رب الارباب سے اور کیا نسبت پانی اور طین کو رب العالمین سے ظاہر ہے کہ کہاں یہ نحیف وضعیف ناکارہ وحقیر ایک گوشہ میں پڑا ہوا کم ہمت اور کہاں مدعاء خاتم ولایت کی صداقت کی شہادت، اس ضعیف کی ماں عزیزوں کی ایک جماعت کے ساتھ اسی راہ میں ہجرت کی سختیاں اٹھا رہی ہیں، اور باپ بھائیاں دوستوں کی ایک جماعت کے ساتھ اسی مدعا کے سبب تیغ بید ریغ کے سپرد ہو چکے ہیں (شہادت پا چکے ہیں) پھر اس شخص ضعیف کو بھی اسی معاملہ میں پابزنجیر کر کے قید میں ڈالے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے دیتا ہے اس کو جسے چاہتا ہے اور اللہ ہی بڑی بخشش والا ہے۔

(ترجیع بند)

یہ عجب فضلِ خدا ہے یار جو ہم سے ملا ہے
اُس کا دل یدِ رقیباں سے بہر طور جدا ہے
یک بیک میرے در آیا کہا اس جا میں رہوں گا
فرطِ شادی سے مری جاں نے کیا رقص بپا ہے
جم جم شادیاں روزی ہوی ہیں آؤ سہیلیاں گاؤ
نت نئی خوشیاں دکھائی دی ہیں خوشی کے تھال بھراؤ

(ایضاً)

اک پسر نازک و شیریں کہوں کسی مانکا ہے جایا
اک بتِ شوخ اور خود بیں کہ مرے مَن کو ہے بھایا
چال میں اس کی ہے تمکیں اک کنھیا ہے، کہ بیٹھا
یار محبوب ہے دلچیں مرے گھر چلکے خود آیا
جم جم شادیاں روزی ہوئی ہیں آؤ سہیلیاں گاؤ

نت نئ خوشیاں دکھائی دی ہیں خوشی کے تھال بھراؤ

(ایضاً)

وہ رقیب حاد و بد خو تھا پلے پل مجھ سے لڑتا
کینہ کی راہ سے بہر کو بھالوں بھالوں تھا وہ اُڑتا
اب وہ ہر راہ سے ہر سو شرم کا مارا ہے ہارا
مجھ طرف دلبر خوش رو آیا ہنس ہنس کے بڑھتا
جم جم شادیاں روزی ہوئی ہیں آؤ سہیلیاں گاؤ
نت نئ خوشیاں دکھائی ہیں خوشی کے تھال بھراؤ

(ایضاً)

چاند سا اُس کا وہ چہرہ کبھی بھولے نہ جو دیکھے
ہجر سے اُس رُخِ زیبا کے پڑیں جان کے لالے
جاچکی حیرانی ساری ہوا بہتر مری مائی
نوجواں ناز دادا سے آیا کرتا ہوا لٹکے
جم جم شادیاں روزی ہوئی ہیں آؤ سہیلیاں گاؤ
نت نئ خوشیاں دکھائی دی ہیں خوشی کے تھال بھراؤ

اے میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیری نعمت کا جوتو نے کی مجھ پر اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ میں وہ نیک عمل کروں جس کو تو پسند فرمائیے اور نیک بختی پیدا کر میری اولاد میں میں رجوع لایا تیری طرف اور میں مسلمانوں میں ہوں۔اے میرے پروردگار کھولدے میرا سینہ اور آسان کر میرے لئے میرا کام اور کھولدے گرہ میری زباں سے تا کہ وہ میری بات سمجھیں،اے میرے پروردگار مجھے بتلادے میرا سیدھا راستہ اور مجھے محفوظ رکھ میرے نفس کے شر سے اے میرے پروردگار میری مدد فرما میرے دشمن پر چھپا ہو یا علانیہ اپنے فضل وکرم سے اے سب سے بڑھ کر کرم کرنے والے اے کہ تو ہی سب سے زیادہ قریب اور سب سے بہتر ناصر ہے وسیلہ سے اپنے نبی سید المرسلین کی حرمت اور آپ کی سب آل کی حرمت کے۔

مکتوب پچہتر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شکر ہے اللہ کا جس نے ہم کو اس کا راستہ دکھایا اور ہم نہ تھے (کسی طرح، راہ پانے والے اگر نہ ہدایت کرتا ہم کو اللہ بیشک آئے تھے ہمارے پروردگار کے رسول حق لیکر۔ دوستوں کو چاہیئے کہ دل قوی رکھیں، اپنے تیئں بیہودہ فکروں میں نہ ڈالیں ایک مشہور قول ہے۔

(مصرع)

جب دوست ہے نزدیک جہاں بیٹھیئے ہے ٹھیک

حضرت آدم صفی اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ کے آغاز ظہور سے سلطانُ الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے زمانہ تک پھر سلطان الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے آج کے دن تک انبیاءؑ اولیاءؒ اور ان کے پیروؤں پر بارگاہِ احکم الحاکمین سے کیسی کیسی آزمائشیں ہوئی ہیں اور ہر آزمائش میں کن کن نعمتوں سے ان پر نوازشیں ہوئی ہیں اور کیا کیا خلعتوں سے وہ مخصوص کیئے گئے ہیں، چنانچہ قرآن، احادیث اخبار اور آثار اس معنی کی خبر دے رہے ہیں، قطعی امید ہے کہ خدائے پاک و برتر دونوں جہان کی خیریت کے ساتھ با یکدیگر ملاقات میسّر فرمائے گا، اب چاہیئے کہ کسی طرح سے غمگین نہوں، اپنے دلوں کو درد والم سے آلودہ نہ کریں، مطابق اس حکم کے کہ ہر آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوتا ہے تم ہمارے ساتھ ہو اور ہم تمہارے ساتھ ہیں اور اگر حقیقت کی نظر سے دیکھیں تو جو تم ہیں ہم ہیں اور جو ہم ہیں تم ہیں۔

(شعر)

میں سو محبوب اور وہ سو میں
ایک قالب میں گویا دو روح ہیں

جدائی کی نظر کو درمیان سے اٹھادیں، جمعیت کے نکتہ کو ہمیشہ دل کے پیش نظر رکھیں،

(فرد)

آیا میں ہوں کہ دیکھتا ہوں حُسنِ رُخ ترا
یا خود تو ہے کہ مجھ میں سراپا سما گیا

(دوہرہ کا مفہوم)

خول ہی باقی نہیں تو ہار اور چولا کہاں
تجھ میں یوں گم ہوں نہیں ہے نفس کا نام و نشاں

لذّتِ دید میں ڈوبے ہوئے بلکہ وحدت حقیقی میں کھوئے ہوئے رہیں بادشاہوں، نوابوں، حاکموں، عالموں شیوخ اورعوام کے لئے ہمارے صحراءِ دل میں کوئی جگہ نہونی چاہیئے کیونکہ مومن کا دل اللہ کا محل ہے اللہ کے محل کیلئے حرام ہے کہ اس میں غیر اللہ کا دخل ہو یقین کے ساتھ جاننا چاہیئے۔

(بیت)

کہ سب ظاہر ہیں اور باطن وہی یار
نہیں اس دار میں جز اُس کے دیار

بیگانوں پر نظر کرنا عین بیگانگی ہے بیگانگی کے راستہ سے بھاگنا چاہیئے، آشنائی کی زنجیر سے لٹکے رہنا اور ہستی کے عالم میں کھنا چاہیئے۔

(رباعی)

ہمسایہ ہمنشیں اور ہمراہ سب وہی ہے
شکلِ گدا و شاہِ ذی جاہ سب وہی ہے
کثرت میں انجمن کی خلوت میں جمعیت کی
واللہ سب وہی ہے، باللہ سب وہی ہے

خدائے پاک و برتر ہم اور تم کو شرع محمدیؐ پر ثابت قدمی روزی فرمائے آمین۔ برادر عینی، فرزند دینی، دوست یقینی میاں ملتجامستِ محبت ملک محمود اور اُن کی بیوی بچے، راسخ الاعتقاد میاں شیخ ابراہیم اور اُن کا مل عقیدہ فرزند، میاں دانو اور ان کی سچی محبت والی بیوی، ملک محمود اور اُن کی بیوی دیگر اصحابِ برادری حمزہ، جمال الدین، غیاث الدین اور صاحبات راؤ زادی بی بی امتو، جامعتہ العانی یعنی معنانی، میری ماں میری بہن اور میری پرستار بواجیہ بہنوں کی سرتاج، اور خادمانِ بہن امتہ الکریم، بواپارسا، راجے زینت و ناصر و جماعت مذکورہ، سید السادات میاں سید مرتضٰی اپنے بیوی بچوں کے ساتھ پاکیزہ ترین تسلیمات اور بہترین دعاؤں کے ساتھ مخصوص ہیں، میاں لاڈ محمد دامادِ میاں نعمت، میاں شیخ محمد اور میاں شریف کے ذریعہ

میاں اسحٰق کبیر کا پہنچا اس طرح کہ وہاں کی سب خبریں معلوم ہوئیں دل جمعی حاصل ہوئی تینوں برادرانِ مذکور اس ضعیف کے پاس آکر دیر تک واقعات بیان کئے اِن سے ملنے کے لئے جان تڑپتی ہے یہاں اُن سے ملتے رہنا ممکن بھی ہے لیکن اس واسطے کہ امتہ الکریم اور دیگر بیبیاں اُن کے ہمراہ ہیں ان برادروں کے آنے کی کوئی صورت خیال میں نہیں آتی اس لئے کہ یہاں آنے کے وقت انکو تنہا چھوڑنا مناسب نہیں سمجھا جا سکتا، پھر جو کچھ اُن بھائیوں کے دل میں آئے واضح طور پر لکھدیں تا کہ اس بارے میں غور کیا جائے برخوردار ملک خضر نے خدمت گذاری کی لیاقت اور قابلیت ایسی پیدا کی ہے کہ تحریر میں نہیں آسکتی، خدائے پاک و برتر دو جہاں کی دولت سے اُن کو سرفراز فرمائے اور ہر دو فرزند میاں عبداللہ اور میاں اسمٰعیل نے امتہ الکریم کی خدمت میں قدم بوسی عرض کی ہے اور سب بھائیوں اور بہنوں کو سلام کہا ہے، مرزا عزیز کے یہاں کی مجلسوں کا حال طول وطویل ہونے کے باعث لکھا نہیں گیا والسلام۔

مکتوب چھتّر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد سلام محبانہ معلوم ہو کہ تمام برخوداران اوران کی والدۂ محترمہ اور حاضران مجلس بہترین دعاؤں کے ساتھ مخصوص ہیں لڑکی کی آمد مبارک ہوا گر مناسب اور خوب معلوم ہو تو خونذ فتح یا بوا داستی نام رکھیں، اور یہ جو لوگوں کے درمیان عادت پڑگئی ہے کہ جو نام اپنے قریبی رشتہ داروں میں موجود ہوں بچے کو اُس نام سے نہیں پکارتے یہ عادت خرافات کی قسم سے ہے ان دوناموں میں سے جو بھی نام پسند آئے رکھو، خدائے تعالیٰ مبارک کرے۔ حضرت بی بی کو سلام و بندگی عرض کریں اور کہدیں کہ اس ضعیف کی جان کو اپنے قدموں تلے تصور کریں اور ہمیشہ مشغول بحق رہیں اگر کسی نے وہاں یہ کہا ہے کہ بندگی میاں اس ضعیف کو چھوڑ کر شہر کی جانب آنا چاہتے ہیں تو بے سوچے سمجھے کہا ہوگا، بندگیمیاں ایک گھڑی کے لئے اس ضعیف سے جدائی نہیں چاہتے اور یہ ضعیف بھی اک لمحہ میاں سے جدا ہونا گوارہ نہیں کرتا۔

(مفہوم دوہرہ)

میں فدا ہوں ساجن پر اور ساجن مجھ پہ نثار
میں ساجن کا سہرا ساجن گلے کا میرے ہار

میاں کو جو قرار اور آرام ہے اس ضعیف کی صحبت میں ہے اور اس ضعیف کی جو کچھ پونجی اور آراستگی ہے بندگی میاں کی صحبت میں ہے پھر جدائی کیسے آسان ہوگی

(رباعی)

جب تک کہ مرا ہاتھ لگے اُس کے قدم کو
جانے نہ اُسے دوں گا کسی جائے یہاں سے
وہ پاؤں جو رکھے تو رکھے آنکھ پہ میری
آنکھیں نہ رکھوں اپنی مگر پاؤں پر اُسکے

دیگر یہ کہ لائق فرزنداں اور قابل تعریف جگر پاروں یعنے بی بی امتہ الکریم بی بی پارسا، میاں محمد، بی بی میمونہ، اور میاں احمد کو نیاز مندانہ دعا پہنچا کر کہدو کہ تمہارا پیغام تمہاری والدہ کی خادمہ جس کا نام بہلائی ہے پہنچائی دل بہت خوشی سے معمور ہوا، یہ ضعیف بہر صورت تم سے خوشنود اور راضی ہے، چاہیئے کہ ہمیشہ خدائے تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں، تمہاری ماں ہر

معاملہ میں اس ضعیف کی ہمدم اور ہم قدم تھی قابل تعریف اخلاق جیسے شرم، بردباری عیب پوشی، سخاوت، شجاعت توکل، اور خاتم الانبیاءؐ کی معرفت خاتم الاولیاءؑ کی پہچان فقیروں کی پرورش، ہر طبقہ کے لوگوں کی دلجوئی انکسار اور عاجزی میں اپنے ہم زمانہ عورتوں میں امتیاز رکھتی تھی اسی سبب سے یہ ضعیف اس کی محبت کی قید میں مقید ہوا تھا۔

(فرد)

اس پاک باز سے مرا دِل اس لئے لگا
غیروں سے تیرے اُس کو تعلق نہیں رہا

یہ ضعیف نہیں چاہتا ہے کہ ایک گھڑی کے لئے بھی اُس کے شکم کے فرزندوں سے جدا ہو۔

(فرد)

ہوئے ہیں چند دن قاسمؔ کو تیرے سے جدا ہوکر
تعجب میں ہوں میں اے یار اپنے ایسے رہنے پر

خداوند بزرگ و برتر سے قوی اُمید ہے کہ جلد تر ہر دو جہان کی خیریت کے ساتھ ملاقات روزی فرمائے گا میرے بھتیجے میاں طاہر اور ان کی ماں اور بہنوں کو دعا کہو اور یہ سنا دو کہ اس ضعیف کی روح تمہارے باپ کی جدائی سے زخمی ہے ہر منزل میں اُس جانی دوست کی یاد آتی ہے بے اختیار آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے ہیں جو روکنے سے نہیں رُکتے اے پروردگار اُن کی مغفرت فرما، اے پروردگار اس پر رحم فرما، اے پروردگار اس سے راضی رہ۔ حق تعالیٰ اس فرزند کو اپنے فضل سے اخلاق پسندیدہ سے آراستہ کرے، دیگر دینی بہن مسمّاۃ زلیخا کو دعا کہیں اور اس ضعیف کی جانب سے محمود جی کے دونو فرزندوں کی تعزیت کریں۔

(مصرع)

دوست جو کچھ کرے بھلا ہے تمام

دینی سہیل عروس خاں کو دعا کہیں اور اُن کی دختر کی تعزیت کریں۔

دیگر دینی سہیلیوں بوا جی امتہ الکریم اور راجے زینت کو محبانہ سلام اور مخلصانہ دعا پہنچائیں اور کہیں کہ تمہارا لائق فرزند ملک حمید اس عالم خاکی سے منہ پھیر کر اُس باغ بہشت کی طرف متوجہ ہوا ہے بڑی دولت اور بڑی سعادت یہی ہے اور ملک

پیر محمد کو بہت بہت دعائیں پہنچائیں اور کہدیں کہ اپنے بھائی کے لئے غمگین نہوں اللہ نے جو کیا وہی بھلا ہے۔

دیگر یہ کہ جب کبھی میں چاہتا ہوں کہ ہر ایک کو علحدہ خطوط لکھوں جب ہر ایک یاد آتا ہے تو اعتقاد اور جان نثاری میں کوئی کسی سے کم نظر نہیں آتا پس حیران رہ جاتا ہوں کہ کس کو لکھوں اور کس کو نہ لکھوں اسی سبب سے علحدہ خطوط نہیں لکھتا ہوں ہر ایک کو تحقیق اور یقین کیساتھ معلوم ہونا چاہیئے کہ جیسا کہ یہ لوگ اس ضعیف کے شیدائی ہیں یہ ضعیف بھی ان سے کامل وابستگی (دلی تعلق) رکھتا ہے۔اے رحیم اے کریم جیسا کہ یہ اس گناہ گار کے دل کو خوش کرتے ہیں تو اپنے فضل سے ان کے دلوں کو مسرّت عطا فرما، اے میرے پروردگار گناہ بخش میرے اور میرے والدین کے اور میرے گھر ایمان کے ساتھ آنے والے مومنین ومومنات کے اے پروردگار! اے پروردگار! ایضاً۔آج ہفتے کے دن ماہ رمضان المبارک کی پانچویں تاریخ ارادہ تھا کہ یہاں سے نکل کر اُس طرف رُخ کروں اس اثناء میں چند عزیز علاقۂ سورت سے ملاقات کے لئے آئے اس سبب سے وہاں آنے میں تاخیر واقع ہوئی ہے انشاء اللہ تعالیٰ قریب میں اُدھر آنے کی صورت ہوگی۔

مکتوب ستھتر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واضح ہو کہ یہاں کے سب دوست صحت وسلامتی دل جمعی اور اطمینان کے ساتھ ہیں وہاں کے دوستوں کی صحت و سلامتی اور اطمینان کی خبریں تفصیل کے ساتھ لکھی جائیں تا کہ سینہ خوشی سے معمور ہونے کا سبب بنے تمام گجراتیوں دلوانیوں فقراء، علماء مشائخین، حکام اور لشکریوں خصوصاً پٹن احمدآباد اور محمود آباد کے رہنے والوں کے احوال تفصیل سے لکھو کہ کون کس جگہ ہے اور کس طریقہ سے اور کون پریشانی اور اکھاڑ پچھاڑ میں ہے اور کون اطمینان ومسرت کے ساتھ ہے تمام اخبار تفصیل کے ساتھ لکھے جائیں ان اخبار کی طلبی میں ایک خاص مقصود ہے چاہیئے کہ قاصد کو جلد واپس کریں، حضرت بی بی (والدہ صاحبہ) کی خدمت میں بندگی عرض کریں، اور سب خورد وکلاں کو دعا کہدیں، اور یہ سنادیں کہ یہ ضعیف کی بات دھیان میں رکھیں، یہ ضعیف ہمیشہ تنہائی میں ہو یا مجلس میں کئی بار یہی کہتا رہا ہے کہ سب خوبی اور کمال اس گروہ کا بےٹھکانہ رہنے اور خلق کی مار ملامت سہنے میں ہے جو لوگ امن کے دن پا کر غربت کو بھول بیٹھے ہیں ان کا معاملہ اور انکی باتیں اس بندے کو اچھی نہیں لگتیں تم بھی اس ضعیف کی زبان سے کئی بار سن چکے ہوں گے کہ یہ گروہ ہمیشہ منصور (حجت کے ساتھ غالب) اور ہمیشہ غربت (بےوطن) رہا ہے اگر تمام عالم کے لوگ دشمن ہوجائیں تب بھی اس گروہ کی کامیابی کو روک نہیں سکتے اور اگر تمام معتقد اور رجوع ہوجائیں تب بھی اس گروہ کی غربت (مسکنت) دور نہیں کی جاسکے گی، اور اللہ غالب ہے اپنے امر پر لیکن لوگ جانتے نہیں، چشتی گھرانے کے صاحب سجادہ کو جن کی ذات اکابرین شہر کے لئے باعث فخر ہے دعا کہیں اور یہ سنادیں کہ آپ کے معاملۂ اخلاص سے دل بہت خوش ہوا، باطنی محبت کام کے وقت ہی معلوم ہوتی ہے بیشک بزرگی، اصالت اور شرافت کا قاعدہ حق ہے جو جو اس برادر سے ظہور میں آیا، جس نے نیک عمل کیا بس اپنے بھلے کیلئے کیا، خدائے تعالیٰ کسی کی نیکی کا بدلہ رائیگاں نہیں فرمائے گا، قاضی علم الدین کو سلام پہنچادیں، فقیروں کی جماعت خصوصاً سید اسحاق اور سید یوسف صحت اور سلامتی کے ساتھ یہاں پہنچے ہیں، میاں ولی راجے محمد کو کہدیں کہ نہیں تکلیف ڈالتا ہے اللہ کسی نفس پر مگر اس کی طاقت کے موافق، آپ اپنے کو ہرج میں نہ ڈالیں، معلوم ہے کہ وہ برادر بغیر کسی ضروری عذر کے جدا نہیں رہیں گے، جمال محمد پیارجی کی دعا پہنچادیں، اور میاں موسیٰ سروانی محبانہ اور مشفقانہ سلام پہنچا کر یہ کہدیں کہ یقین ہے کہ اس برادر کی جان اس ضعیف کے گرد وپیش ہے (ملاقات کے لئے بےقرار ہے) انشاء اللہ تعالیٰ قریب میں ظاہری ملاقات روزی ہوگی۔

(مصرع)

اگر تو ساتھ ہے میرے پٹن میں ہے تو یاں ہے تو

عبدالقادر جلال کو دعا پہنچائیں اور کہیں۔

(مصرع)

دوست جو کچھ کرے بھلا ہے تمام

کہدے ہرگز نہیں پہنچے گا ہم کو مگر وہی جو لکھدیا ہے اللہ نے ہمارے لئے خواجہ یعقوب قدس اللہ سرہٗ کے مجاوروں کو دعا کہدیں، برخوردار میاں عبداللہ نے سلام کہا ہے، میاں عبدالوہاب کو سلام پہنچادیں، میاں حسین نیازی اور بی بی نیک زن کو دعا کے ساتھ کہو کہ جس حال میں رہیں خدا کے ساتھ رہیں یہ بندہ تم سے بہت خوشنود ہے راؤ زادی اور یعقوب سروانی کی بیوی کو بتخصیص دعا معلوم کریں، میانجی تاج کو دعا پہنچادیں۔

ایضاً ہمارے اور تمہارے درمیان اخلاص ومحبت شیر خواری کے زمانے سے ہے کوئی نیا معاملہ نہیں ہے جو تقریر وتحریر میں لایا جا سکے تمہارا اس ضعیف کے تابعوں اور فرزندوں کے ساتھ رعایت کرنا کوئی تعجب کے قابل نہیں ہے، میاں ضیاء الدین معہ اپنی والدہ اور بھائیوں بہنوں کے مخصوص بہ دعا ہیں۔

دیگر یہ کہ میاں اعظم کے گھر کے لوگ شہر میں ہیں جس طرح سے بھی ممکن ہو ان کا پتہ چلاؤ، اور جس جگہ ان کو رکھنا مناسب معلوم ہو ناگوریوں کے درمیان یا چشتیوں یا طائیوں یا بُہروں کے درمیان ان کو رکھو، حاصل کلام جس طور سے اس ضعیف کے متعلقین کی نگرانی جیسی آپ کرتے ہیں ویسی ہی ان کی نگرانی بھی اپنے پر لازم جانیں بیشک اللہ رائیگاں نہ فرمائے گا اجر احسان کرنے والوں کا اگر ممکن نہو تو میاں اعظم کے آدمیوں کے لئے خواجہ کے گھر میں رہنے کی صورت کردیں۔

مکتوب اٹھتّر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادرم سید محمد اخلاص ومحبت سے مالا مال مکتوب مبارک ترین وقت میں پہنچایا، ہر حادثہ کی اطلاع تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے اس سبب سے اس کے مطالعہ سے دل جمعی حاصل ہوئی، یقین کے ساتھ معلوم کریں کہ اس قسم کی تحریر دلوں کی خوشی کا باعث ہوتی ہے، خدائے پاک و برتر دونوں جہان میں اس عمل کا بدلہ دیوے اپنے احسان اور کمالِ کرم سے دینی عزیزہ کی صحت کی کیفیت مرقوم کریں اور لائق فرزندوں کو دعا معلوم اور لکڑی بیچنے والے نورا سے کہدیں کہ لکڑیوں کے بیوپار میں خدا کا خوف ہاتھ سے جانے نہ دیں جو لکڑی قیمت رکھتی ہو اور کسی اور کی ملک میں ہو کسی جاے سے نہ اٹھائیں اور گمان میں نہ پڑے رہیں کہ اکثر لوگ لوٹ کر لے جاتے ہیں، میں ہی کھالوں تو بہتر ہوگا، یہ بھی تاکید کریں کہ کسی سایہ دار اور میوہ دار درخت پر تبر نہ چلائیں تاکہ سکراتِ موت کے وقت اضطرار کی صورت در پیش نہ ہوے پروردگار ہمارے لئے آسان کردے موت کی سکرات اپنے فضل اپنے کرم اور اپنی رحمت سے اے سب سے بڑھ کر کرم کرنے والے اور اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے خوش دل سے بھی یہی بات کہدیں اگر ان کے ذہن میں آجائے تو اس کی قدر کریں گے اور اس پر عمل پیرا ہوں گے اور اگر ایسا نہ کریں تو کل کے دن تمہاری بات یاد کریں گے، قاضی بخن نے کسی کھانے کی مجلس میں جو گفتگو کی مکتوب میں لکھی گئی تھی معلوم ہوئی ہاں اکثر فارسی عربی جاننے والوں کو یہ عادت ہوتی ہے کہ مجلس میں امر بالمعروف (بھلی بات کا حکم) کرنے میں پیش دستی (سبقت) کرتے ہیں اس گمان سے کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں کی حدیث کے مطابق ہم پیغمبروں کے وارث ہیں ہم کو چاہیئے کہ مخلوق کو بھلائی کے کاموں کا حکم کریں یہ گمان انکا انہی کو مبارک، اے پروردگار تو انہیں دین کی سمجھ عطا فرما، اور مکتوب میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ اس وقت بادشاہ کی واپسی کا شور برپا ہے اگر فرزندوں کو طلب کرنے میں وقف کریں تو زیادہ مناسب ہے اس سبب سے ان کو بلانے میں توقف کیا گیا ہے سب کو دعا پہنچادیں اور سنادیں۔

(بیت)

گرچہ ہے نامراد تو صبر ہے خوب اے حسن
کیونکہ درختِ صبر کا میوہ جو ہے مراد ہے

قاضی علم الدین کو سلام پہنچائیں اور کہدیں کہ اگر عمر وفا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ پھر ملاقات ہوگی، اور اگر ہم چل بسیں تو چاہیئے کہ ہماری گفتگو کی مجلسوں کو بھول نہ جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے کسی بھی مجلس میں کوئی بات قرآن وحدیث و

اجماع سلف کے خلاف نہیں کہی گئی ہے، چاہیئے کہ اس ضعیف کی کسی بات کو دعوے اور حدِّ شرع سے باہر اقوال میں شمار نہ کریں، دعویٰ اور شطحیات (خارج از حدِّ شرح کلمات) عاشقوں ہی کو زیبا ہیں رہے مجھ جیسے غریب تو جو کوئی بات کہیں گے مدلّل (ثابت شدہ) ہوگی اہل سنت و جماعت کیئے دلائل سے۔

مکتوب اناسّی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روشن ہو کہ میاں سید محمد اور میاں حسن آدم اپنے ساتھیوں کی جماعت کے ساتھ بخیر و عافیت یہاں پہنچے، وہاں کے خطوط بھی پہنچائے ان کے مضامین سے مطلع ہونے سے غیر معمولی سرور و راحت کی کیفیت رونما ہوئی، اللہ کا شکر ہے اس عطا پر، اہل خانہ اور سب فرزندان بہترین دعاؤں کے ساتھ مخصوص ہیں بی بی جاریۃ اللہ کو دعا پہنچا دیں اور کہہ دیں کہ اللہ ہم کو ایک دوسرے سے ملائے گا، بس اس کا فرمان جب وہ چاہے کسی چیز کا پیدا کرنا یہی ہے کہ اس کو فرما دے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے، اپنے سب اہل مجلس کو سلام پہنچائیں۔ اور جو کچھ وہاں کی خبریں ہوں بطریق عادت جاریہ واضح طور پر تفصیل کے ساتھ تحریر میں لائیں، احمد آباد سے ایک خبر آئی تھی کہ حال میں شہر نہر والہ کے عُقلاء بادشاہ دہلی کی خدمت میں جانے والے ہیں اور اس بات کی کامل کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ فقیروں کو اُن کے اصلی وطن کو واپس کروا دیں اور قید سے اور قید کی ان محنتوں سے رہا کریں، لیکن جب خدائے پاک و برتر کی مشیّت ان کے ارادہ کی موافقت میں نہ ہو تو ان پر کوئی حرف نہیں آسکتا ہے اس لئے کہ انہوں نے تو خیر خواہی و خاطر داری میں کوئی کمی نہیں کی، اپنے اس نیک سلوک کا بدلہ اس سے کئی گناہ پائیں گے، میاں شیخ عبد اللہ، شیخ جی اور دوسرے جو بھی اس طرف میلان خاطر رکھتے ہوں دعا کے ساتھ مخصوص ہیں، اور معلوم ہو کہ سال ہجرت نو سو اسّی تک پہنچ چکا ہے ہوشیار اور بیدار رہنا چاہیئے۔

(مصرع)

یہی گھنٹے کا کہنا ہے کہ بستر باندھ لو اپنے

صبح کیا تو شام کا منتظر نہ ہو، اور جب شام کیا تو صبح کے انتظار جب میں مست رہ، بلندی اور پستی کی موجودات کے ذرّات کا ہر قدّہ خوشترین آواز اور دلاویز انداز میں یہی ندا کرتا ہے کہ اے بندے خدا کے ساتھ رہ، ہو تو اللہ کے ساتھ ہو ورنہ مت ہو، باقی کیا لکھا جائے جب دل حق تعالیٰ کی طرف متوجہ اور روگرداں از غیر ہے تو تمام خبروں میں سے ہر خبر بہر صورت بخیر ہے۔

مکتوب اسّی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوبات پے در پے پہنچتے ہیں، دل خوشی سے آباد ہوتا ہے مکتوب ابراہیمی میں مرقوم تھا کہ بی بی جاریۃ اللہ کی والدہ بیمار ہیں اور اُن پر چار فاقے ہوئے ہیں خدائے پاک و برتر محض اپنے فضل سے ظاہری اور باطنی صحت روزی فرمائے اپنے احسان اور کمال کرم سے، اسی کی ذاتِ پاک کو جو سب مالکوں کا مالک ہے ہمیشہ حال میں حاضر، ناظر، شافی، کافی، بخشش اور امداد و اعانت کرنے والا تصور کریں، باقی کیا لکھا جائے سب فرزندوں کو دعا پہنچا دیں، امتہ الکریم نے بھی اپنے بھائیوں۔ بہنوں کے ساتھ آنجناب کو سلام محبت عرض کیا ہے، جب کبھی اس ضعیف سے ملتی ہیں آپ کی بہت تعریف کرتی ہیں اور کیوں نہیں تعریف کریں گی اس زمانہ میں آپ کی جانب سے ایسا حسن سلوک ہوا ہے جس کی تفصیل تقریر و تحریر میں نہیں سما سکتی، تمام اہلِ بیت سلام و دعا کے ساتھ مخصوص ہیں، فقراء، علماء مشائخین، امراء، اور سب خلق کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے احکم الحاکمین (سب سے برتر حاکم خداوند تعالیٰ) کی حکمت کے اقتضا سے ہوتا ہے پس اسی معنی کی بناء پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو کچھ پیش آتا ہے وہی چاہیئے سب متعلقین کو نیکوکاری کی تاکید کریں اور اپنی نگرانی میں رکھیں، اس ضعیف پر سب سے بڑھ کر بخشنے والے کریم کی بارگاہ سے اقسام کی نعمتیں نازل ہوئی ہیں، بعض دوست اعزاز و اکرام کے ساتھ اس عالم سے اٹھا لئے گئے ہیں اور بعض محبت الٰہی میں مست عبادت اور عبودیت کی توفیق کے ساتھ محفوظ رکھے گئے ہیں، الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ

(بیت)

زباں اگرچہ بنے میرے تن کا ہر اک بال
ادا نہ مجھ سے تیرا شکر ہو ہزار میں اک

برخوردار میاں یحییٰ مع متعلقین برخوردار میاں طاہر مع متعلقین، برخوردار میاں داؤد مع متعلقین، برخوردار میاں اسحاق مع متعلقین، برخوردار میاں ذاکر مع متعلقین برخوردار میاں احمد اور حضرتہ بی بی خوند جہاں صالح ترین دعاؤں کے ساتھ مخصوص ہیں، برخوردار میاں عبداللہ نے اُس فضائل مآب کی خدمت میں فرزندانہ تسلیمات عرض کیا ہے اور سابق الذکر سب اصحاب کو سلام محبّانہ کہا ہے ہماری دینی عزیزہ صاحبہ اگر حاضر ہیں تو ان کو دعا پہنچا دیں اور یہ فرمائیں کہ تمہاری مضبوطی اور تمہاری محبت کا حال میاں ملتجا سے معلوم ہوا، دل خوشی سے بھر گیا؟ خدائے تعالیٰ کے کرم سے شائد ہی کوئی ایسا ہوگا بلکہ ہوا ہی نہیں ہے جو اوّل زمانے سے ایک زمانہ تک اس فقیر سے محبت رکھنے کے بعد محبت کی صفت سے برگشتہ ہوا ہو، الٰہی جیسی

ثابت قدمی اس (تیرے واسطہ کی) محبت میں دکھائی دیتی ہے ویسی ثابت قدمی عمل پر عطا فرما آمین۔

(شعر)

نہیں تعریف کے قابل کسی بھی بات میں بندہ
مگر تعریف ہے ہر بات میں تیرے لئے زیبا

عالم اعتقاد و محبت کے بادہ خوار میاں کمال محمد اور میاں الہداد سلامت رہیں محبت رکھنے والوں میں برتر خلوص رکھنے والوں میں بلندتر نونہالِ چمن چشت ان کے دوست خوشحال اور اُن کے دشمنوں کے سر پر خشت، شیخ ضیا الدین متعلقین دعا کے ساتھ مخصوص ہیں۔ راقم سطور ضعیف ترین بندگانِ خدا مسمّٰی مصطفیٰ ابن عبدالرشیدؒ۔

مکتوب اکیاسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہاں کے اطراف واکناف کے احوال کی تفصیلی کیفیت خادموں کی زبانی واضح ہوگی، وہاں کے دوستوں میں مَردوں اور عورتوں میں سے ہر اک سلام محبّانہ کے ساتھ مخصوص ہے میاں عماد کے متعلقین صحت وسلامتی کے ساتھ یہاں آپہنچے اندرون شہر میں ٹھہرے ہیں بی بی جاریۃ اللہ کو دعا پہنچادیں، اور یہ فرمادیں کہ تمہارے ماموں شیخ عبدالقدوس نے تصدیق مہدیؑ پر استقامت کے ساتھ اس جہاں سے رحلت کی اور تمہاری خالہ راجے تاج اور اُن کا لڑکا سید محمود اس فقیر کی طرف توجہ اور محبت رکھتے ہیں ملاقات کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن ابھی ان سے ملاقات نہیں ہوئی ہے میاں عبدالقادر نے سلام خادمانہ عرض کیا ہے اور اکثر اوقات آنجناب کی تعریف کیا کرتے ہیں، برادرم علم خان نے سلام محبّانہ عرض کیا ہے، میاعبداللہ، میاں محمد، میاں اسمٰعیل، میاں سلیمان، میاں صالح، اور برادراین کاملین مع دونوں کی اولاد کے، میاں شیخ ابراہیم مع اپنی والدہ کے، میاں صدرالدین اور ملک حضرت محمد مع دونوں کی ماؤں کے، بی بی راؤزادی اور راجے عائشہ مع اپنی کنیزوں کے اور باقی سب فقراء نے گرانقدر تسلیمات عرض کئے ہیں میاں سید حسین آنجناب کے بیحد شکر گزار ہیں، بلکہ جو کوئی وہاں سے آپ کی ملاقات حاصل کر کے آتا ہے آپ کی خوبیاں بیان کرتا ہے، اپنے تو اپنے ہیں بیگانے بھی آپ کی ملازمت کی تگ و دو میں دکھائی دیتے ہیں۔

(فرد)

زلف در دستِ صبا کان ہے بر تولِ رقیب
سب سے یوں ملکے جو رہتا ہے تو آخر کیا ہے

شیخ نظام الدین قدس اللہ سرہٗ العزیز نے اپنے مریدوں سے اپنی وفات کے دن کہا کہ مجھ کو سنّیوں کے قبرستان میں دفن کرو، اور میری تجہیز و تکفین انہی کے طریقہ کے موافق کرو یہ سنکر مُریدوں کو سخت حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا اے پیر دستگیر ہم کو یقین ہے کہ آپ اہل سنت و جماعت کے مذہب پر ہیں پھر یہ حکم دینا کیا معنی رکھتا ہے، شیخ نے جواب میں فرمایا کہ میں ہر ایک گروہ سے اس طریق سے ملتا رہا کہ وہ سمجھتے تھے کہ نظام الدین ہمارے راستے پر ہے اس سبب سے تم کو واضح طور پر کہہ رہا ہوں کہ میرا اعتقاد سنت و جماعت کے مذہب پر مستحکم ہے، خوب، خوب، جو سمجھا سو سمجھا، جہاں کس ہے، وہاں ایک ہی بات ہے بس والسلام۔

مکتوب بیاسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرزند دینی و خلقی بوا امتہ الکریم، اللہ تعالیٰ انہیں اخلاقی بزرگیوں ادبی خوبیوں سے آراستہ کرے، بہترین دعائیں اس ضعیف کی جانب سے مطالعہ کریں سب حالات مُبّدل احوال کے فضل سے لائق شکر و رضا ہیں الحمد للہ علیٰ مافدّ ر وقضا سب تعریف اللہ کے لئے ہے اس کے ہر حکم اور ہر فیصلہ پر حاصلی مطلب یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے سب سے افضل ذکر لآاِلہَ اِلَّااللّٰہ ہے اور سب سے افضل دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہے، حدیث نبوی کی بنا پر چاہیئے کہ ذکر اور شکر میں لگے رہیں اور ذکر کو ہمیشہ اس طور پر قائم رکھیں کہ اوقات میں سے کوئی وقت اور سانسوں میں سے کوئی سانس بے کار نہ جائے۔

(بیت)

ہمیشہ ہر جگہ، سب میں بہر کار
نہاں رکھ دیدہ دل جانب یار

اس کام میں مشغولیت کو نادر ترین دولت تصور کریں، اور اس سے غفلت کو سخت ترین گھاٹا سمجھیں یہی حق ہے اور بے شک وشبہ حق ہے۔

(بیت)

جُز یاد دوست جو بھی کرے رائگاں ہے عمر
جُز رازِ عشق جو بھی تو ڈھونڈے فضول ہے

اور اپنے پروردگار کا نام لے اور سب سے الگ ہو کر اُسی کی طرف متوجہ ہو جا مالک ہے مشرق اور مغرب کا کوئی معبود نہیں اس کے سوا تو اسی کو کارساز بنا تبتیل (سب سے الگ ہو کر خدا کی طرف متوجہ ہونے) سے مراد یہی ہے کہ ذکر خدا میں مستغرق (ڈوبے ہوئے) رہیں جب تک کہ ذاکر ذکر کے دریا میں ڈوب نہ جائے عشق کا موتی جو معشوق کے وصال کا سبب بنتا ہے ہاتھ نہیں آتا اور جب تک کہ وہ موتی ہاتھ نہ آئے جمالِ حقیقی کے چہرے سے نقاب نہیں کُھلتا اسی معنی کی جہت سے طالب کو چاہیئے کہ اس کام میں (ذکر اللہ میں اتنی کوشش کرے کہ کلمہ لآاِلہَ اِلَّااللّٰہ کا اثر تمام وجود میں سرایت کر جائے یہاں تک کہ ذاکر اپنی زبانِ حال سے یہ ترانہ سرائے۔

(قطعہ)

بلبل جان مرا شاد تری یاد سے ہے
غم کی بنیاد ہی برباد تیری یاد سے ہے
لذّتیں جملہ جہاں کی کئے پامال اِس نے
ذوق کی میرے جو روداد تری یاد سے ہے

جب ذکر ہاتھ آئے تو احساں کا شکر بھی میسر ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پس تم مجھ کو یاد کرو تو میں تم کو یاد کرتا ہوں اور تم میرا شکر کرو، یہیں سے معلوم ہوا کہ شکر ایک پھل ہے ذکر کے پھلوں میں سے ایک موزوں طبیعت والا شکر کے بیان میں کہتا ہے۔

(مصرع)

چوٹ تری سخت میری آہ خوب

دوسرا بھی اسی معنی میں کہتا ہے۔

(بیت)

وہ میرے قتل پہ آمادہ، مجھے یہ حیرت
یہ تیغ رانی کی صفت اُس کی ہے کیسی مرغوب

ہاں ہاں جو دوست کی مار سے لذت نہ لے وہ دوست نہیں، جہاں کس ہے ایک حرف بس ہے۔

(رباعی)

دل نے کہا کہ علم لدنّی کی ہے ہوس
تعلیم دے مجھے ہے اگر تجھ کو دستِ رس
آگے الف کے پوچھا کہا میں نے کچھ نہیں
گھر میں اگر ہے کس تو اُسے ایک حرف بس

مکتوب تراسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت مقتداء سے بزرگان (خدا اُن کا اعزاز اور زیادہ کرے) معروضہ یہ ہے کہ مکتوب فرحت افزا جو ملک فرید کی کنیز اور میاں حمید کے ذریعہ بھی بھیجا گیا تھا پہنچا، اس کے مطالعہ سے کامل اطمینان نصیب ہوا، اس سے قبل کے مکتوب میں یہ لکھا گیا تھا کہ بعض سمجھ دار اصحاب نے اس فقیر کا دائرہ نزدیک بندھوانے کے لئے بعض امراء سے التماس کرنا پسند کیا ہے، جناب والا اس ضعیف سے میل ملاپ کے واسطے اور اس کی ملاقات کے اشتیاق کے باعث جلدی کی اور ان سے ایسا مشورہ کیا لیکن انکو یہ زحمت دینی اور اس تشویش میں ڈالنا مناسب نہیں تھا، اس کے بعد بہتر یہی ہے کہ پھر آپ اس معاملہ میں ان کی طرف متوجہ نہوں ہمیشہ اس فقیر کی دلی خواہش ایسی رہی ہے کہ دوسرے آپ کے محتاج ہوں اور آپ کسی کے محتاج نہ رہیں، اللہ کے احسان اور اُس کے کرم سے، اُس بزرگوار کی خاطر یہ دو باتیں اس معنی میں لکھی گئی ہیں ورنہ آنصاحب کو معلوم ہے اور اللہ کی زمین کشادہ ہے صبر کرنے والوں ہی کو پورا بھر دیا جائے گا ان کا اجر بغیر حساب کے۔

نیز لکھا گیا تھا کہ علیم خاں کے احوال کی کیفیت لکھیں، علیم خاں حالات حاضرہ کے لحاظ سے تردّد میں ہیں، احمد آباد کے امراء کی جانب سے ان کو اجازت نامے تعظیم و توقیر کے ساتھ آرہا ہے ہیں شیخ ابو تراب بیچ میں ہیں اور ان کی موافقت کی حکایتیں گوش گذار کیا کرتے ہیں، امین خاں کی جانب سے بھی ابھی کوئی خلاف ظاہر نہیں ہوا ہے، اور راؤ کھنگار نے بھی اپنے وزیر کے ذریعہ اس ضعیف کے پاس یہ کہلا بھیجا ہے کہ جس طرح سے کہ بعض ذی اثر خانصاحبوں کو آپ اپنے لوگوں میں جانتے ہیں مجھ کو بھی آپ اپنا ادنیٰ غلام تصور فرمائیں اور علم خاں کو اجازت دیں کہ وہ مجھ سے مل کر رہیں، صورت حال کی جملہ کیفیت یہ ہے، اب اگر آنجناب کے خاطر مبارک میں آئے کہ احمد آباد کے حاکم کے پاس شہر نہر والہ کے امراء علیم خاں کے لئے رعایت کی صورت بہتر طریق سے نکالیں گے اور اپنے قول اور وفاداری پر ثابت قدم رہیں گے اور کسی وجہ سے علیم خاں کو نقصان پہنچنے کا کوئی اندیشہ نہیں رہے گا تو بہتر اور مناسب تر یہی ہے کہ ان کا معاملہ آپ امراء مذکور سے بیان فرمائیں، اور علیم خاں کی طبیعت وفا کے معاملہ میں تمام خلق میں مشہور ہے اور آنجناب کو معلوم ہوا ہوگا کہ ان دِنوں لنگر خاں کے لڑکے بھی ان کے پاس آئے ہوئے ہیں استعداد (فوجی ساز و سامان) روز جمیعت بہت اچھی رکھتے ہیں اگر کوئی ان کا خواہاں ہو تو نوکری میں کوئی کوتاہی نہیں کریں گے۔ نیز لکھا گیا تھا کہ میاں نعمت موربی آنا چاہتے ہیں، کیوں نہیں اگر وہ آئیں تو اُن کا آنا بہ سرو چشم ہم کو منظور ہے لیکن۔

(نظم)

یار جس کا ہے بر سرِ پیکار
جامۂ حیلہ اُس کا پارہ ہے
غیر آوارگی و رسوائی
رہ رووں کا نہ کوئی چارہ ہے
کون اس وقت آئے میرے پاس
بجز اُس کے جو بادہ خوارہ ہے
ساری تدبیریں اک طرف کر کے
فکر کیا جو کنارہ ہے
نیک و بد سے جو پھیر کر منہ کو
دوست کی راہ میں مست و دارہ ہے
ساری تدبیریں اک طرف کر کے
فکر سے جو کیا کنارہ ہے
نیک و بد سے جو پھیر کر منہ کو
دوست کی راہ میں مست وارہ ہے
غربت و فقر کے لوازم سب
نعمتِ ابتلا دوبارہ ہے
منزلِ اوّل اُس کی ہے کھانبیل
منزل دومی دسارہ ہے
تیسری منزل اُس کی تھل ہوگئی
چوتھی منزل جو ہے زیارہ ہے
پانچ فرسخ ہے موربی والا سے
اس کو منظور اگر نظارہ ہے

(غزل)

جانب عشق جبکہ جادہ ہے
رنج آوار گی سعادہ ہے

اعتبار ہے اُسی کا اس رہ میں
جو کہ رسوائی میں زیادہ ہے

جو بھی یاں آئے اس زمانے میں
وہ ہے اَسوَار یا پیادہ ہے

بے درم میرے تئیں خریدا ہے
میرے دیدہ پہ پانہادہ ہے

ہے وہ اس وادی میں مرے ہمراہ
مجھ سے الفت کا عہد دادہ ہے

مطرب وقت ہے جو نغمہ سرا
اُس کے نغمہ پہ رقص عبادہ ہے

ایک گونہ ہے نوبت مستی
ذوق دلدادہ کا اعادہ ہے

جذبہ عاشقانہ جوش میں ہے
کون ابتر ہے مست بادہ ہے

پائے ہمّت سے دوست کے درپر
مرد جو ہے سو ایستادہ ہے

موربی کیا ہے امتحان خانہ
گھڑی ہر اک کی یاں کشادہ ہے

اپنی قسمت کو کرتا ہے ظاہر
موربی میں جو اوفتادہ ہے

ایک مدّت دراز کے بعد وو باتیں بچکانہ لکھی گئی ہیں اللہ کی پناہ ہر ایسی بات سے جو اللہ کو پسند نہو خواہ وہ قول ہو یا فعل یا خطرہٗ تمام لائق فرزنداں مع اُن کے متعلقین کے سلام و نیاز کے ساتھ مخصوص ہیں بی بی جاریۃ اللہ اپنے متعلقین کے ساتھ دعا کے ساتھ مخصوص ہیں۔

مکتوب چوراسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز ترین دوست کی خدمت میں (زیادہ ہواُن کی دلی دوستی معروضہ ہے کہ سب احوال محوّلِ (حال کو بدلنے والے) کے فضل سے باعثِ حمد ہیں اور لائق رضا، تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اُس کے ہر حکم اور ہر فیصلہ پر مقصود یہ کہ یہاں آنے والوں نے محبت نامہ پہنچایا وہاں کی تمام کیفیت واضح ہوئی، اللہ نے جو کیا وہی بہتر ہے۔

(مصرع)

دوست جو کچھ کرے بھلا ہے تمام

ہر ایک عزیز کو سلام پہنچا دیں، فرزند سعادتمند کی صحت سے مطلع کریں اس ضعیف کے فرزندوں اوران کی ماں کو سلام پہنچا دیں اور کہدیں کہ جو فرزند اس وقت میرے ہمراہ ہیں تم سے بہر صورت خوشنود اور تمہاری جدائی کے سبب متفکر اور غمگین ہیں، چاہیئے کہ تم بھی اُن سے ہر صورت خوش رہیں اُمید قوی ہے کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ جلد ملاقات میسر کرے گا، ان دنوں راستہ خطرہ سے خالی نہونے کے سبب سے سواری نہیں بھیجی جارہی ہے، چاہیئے کہ تمام اوقات ذکر واستغفار میں گزاریں اور کسی وقت بھی غفلت اور بے فائدہ باتوں میں مشغول نہوں۔

دیگر یہ کہ یارِ مختار، برادرِ دیندار، نورِ چشم وآرام دل برادرم میاں آدم نے (اللہ اُن کی خوابگاہ کو ٹھنڈک بخشے اور اُن کے مزار کو پرنور بنائے) ہفتہ کی رات بتاریخ اکیس ماہ شوال آخر شب میں اس دار فانی سے دار باقی کی جانب کوچ فرمایا، حوض کے کنارے کی زمیں کے ایک قطعہ کو اپنی آسائش کا شرف بخشا، ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، یہی ہیں جن پر خاص رحمتیں ہیں ان کے پروردگار کی طرف سے اور عام رحمت بھی اور یہی لوگ ہدایت پر ہیں، یہی لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت سے راستہ پر ہیں اور یہی مرادیں پانے والے ہیں، اُس برادر نے بوقتِ رحلت اس ضعیف کو مخاطب کر کے یہ بیت سنایا۔

(بیت)

آنکھوں پہ ہے اپنی ناز مجھ کو
دیکھی ہیں تیرا جمال آنکھیں
گر ناہوں قدم پہ آپ اپنے

پہنچا ہے قدم تری گلی میں

اور دوسری باتیں عجز و نیاز کے ساتھ انہوں نے بہت کہیں، اور اخیر وقت پھر تقریباً تیتیس دفعہ انہوں نے یہ بیت دہرائی۔

(بیت)

بے پردہ آج ہی ہے ظاہر جمال تیرا
حیرت میں ہوں میں وعدہ پھر کس لئے ہے کل کا

تعریف اللہ کے لئے ہے اس کے لطف و جمال پر تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اس کی عطا و نوال پر خاص الخاص رحمتیں اللہ کی اللہ کے رسولؐ اور آپ کی آل پر، یہاں کے سب عزیزوں نے گرانقدر تسلیمات آپ کی خدمت میں عرض کئے ہیں۔

مکتوب پچاسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نے جو کیا وہی بہتر ہے۔ واضح ہو کہ تمام حالات ہر جہت سے لائق شکر ہیں تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اس کی اس عطا پر، بی بی کی خدمت میں سلام، بندگی اور قدم بوسی پہنچا دیں، باقی سب خورد و کلاں دعا کے ساتھ مخصوص ہیں، جہاں کہیں رہیں جس حال میں رہیں چاہیئے کہ خدا کے ساتھ رہیں، تمام آسمانی کتابوں کا خلاصہ یہی ہے کہ اے قوم پرستش کرو اللہ کی تمہارا کوئی معبود نہیں ہے اُس کے سوائے۔

دیگر یہ کہ بہت زمانہ پہلے جب کہ گجرات کی طرف لشکر آنے کی خبر پہنچی تھی عزیزوں نے اس ضعیف سے پوچھا تھا کہ لشکر کا مصمّم ارادہ اس جماعت کو تکلیف پہنچانے کا ہے تم کیا تدبیر کرنے والے ہیں، اس ضعیف نے یہی جواب دیا تھا کہ ایک گوشہ میں فقیروں کی ایک جماعت کے ساتھ ہم پڑے ہوئے ہیں ایسی گڑ بڑ کی خبر سنکر دہشت پھیلانا ہم نہیں چاہتے ساتھ اس کے یہ بھی ہے کہ اگر گجرات کا حاکم یا آنے والی فوج کا سردار یا اس جماعت کے بڑے لوگ حکم دیں کہ یہاں سے کسی ایک طرف چلے جاؤ تو بغیر کسی تاخیر کے ان کے حکم کو بجالائیں گے، اور ظاہر ہے کہ اس وقت ایسا کوئی اشارہ کسی نے نہیں کیا تھا، جب لشکر شہر نہروالہ میں پہنچا تو اُنہی کی درخواست کی بناء پر دو دفعہ ان کے مقام پر جا کر اللہ کی توفیق اور اس کی عنایت سے جو کچھ کہنا تھا کہا گیا پھر جب لشکر شہر نہروالہ سے آگے بڑھا کر، تو لشکر کے بعض اہل تعلق نے آ کر کہا کہ تمہاری طلبی ہوئی ہے پھر یہ بندہ فقیروں کی ایک جماعت کے ساتھ لشکر کی جانب روانہ ہوا لشکر آگے بڑھتا ہی چلا جارہا تھا اور کسی جگہ قرار لیتا نظر نہیں آتا تھا یہ ضعیف قصبہ ہسالہ تک پہنچنے کے بعد اپنے دل میں غور کیا کہ اگر ان لوگوں کے نزدیک مصلحت یہی ہے کہ عورتوں بچوں کے ساتھ ہمارا قتلِ عام کریں تو ہم لوگ شہر کے نزدیک ہی پڑے ہوئے تھے ہر ایک اس مطلب پر صابر بلکہ اسی کا مشتاق تھا یہ بات وہاں ان سے ظہور میں نہیں آئی اور اگر ان کی مصلحت یہ ہے کہ تنہا اس ضعیف کو قتل کر دیں تو میں نے تو خود اپنے آپ کو ان کے حوالہ کر دیا تھا اور مکرّر میں نے ان سے کہا کہ تم اس معاملہ میں تاخیر مت کرو اگر میں تمہارے خیال میں گمراہ ہوں تو تمہارے نزدیک تم اپنے اس کام کا اجر پانے والے ہوں گے اور اگر میں ہدایت پر اور دینِ محمدیؐ پر ہوں تو تم سے عہد کرتا ہوں کہ قیامت کے دن تم سے قصاص کا مطالبہ نہیں کروں گا اس معنی کے موافق ان لوگوں کی مجلسوں میں کئی ایک آیات احادیث اور ابیات سنائے گئے، یہ بات بھی ان سے ظہور میں نہیں آئی پھر میں نے اپنے جی میں سوچا کہ اب کیا کرنا چاہیئے ہر وقت پادشاہ اور امراء کے سامنے جانے میں فقیر کا بیحد حرج ہے اسی فکر میں تھا کہ سادات کرام کی جانب سے نامہ برتاکیدِ تمام کے ساتھ آیا کہ ایسا نہو کہ تم واپس آئیں تمہارا آنا مصلحت نہیں رکھتا ہے، پھر یہ ضعیف فقیروں کی ایک جماعت کے ساتھ قصبۂ

مذکور سے پلٹ کر ایک جانب روانہ ہوا، کیفیت حال تمام وکمال یہ ہے بخوبی معلوم ہوا اور اس کیفیت کو تفصیل کے ساتھ لکھنے میں غرض یہ ہے کہ عزیزوں کے لئے یہ بات باعثِ حیرت نہو کہ جب رہنے کا ارادہ پکّا تھا تو کس لئے بھاگے اور اگر رہنے سے نفرت تھی تو پہلے ہی سے جانے کی تدبیر کیوں نہیں کی گئی، لائق برادر میاں ضیاء الدین مع اپنی ماں بھائیوں اور بہنوں کے دعا کے ساتھ مخصوص ہیں، چاہیئے کہ ظاہری جدائی کو خاطر میں نہ لائیں یقین ہے کہ تم سب کی جانیں اس ضعیف کے گرد اگرد گھوم رہی ہیں چاہیئے کہ عقیدہ پر ثابت قدم اور مضبوط رہیں اس دہشت ناک صورتِ حال سے ذرا بھی خائف نہوں۔ اور یہ حادثات زمانہ ہیں کہ ہم ان کو نوبت بہ نوبت لاتے ہیں لوگوں میں اس منزل فانی میں بلاؤں میں مبتلا ہونا ایسا ہے جیسا کہ نمک دیگ میں والسلام۔

مکتوب چھیاسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبت کے جواہر سے بھرا ہوا مرقوم دِلی اُلفت کے موتیوں سے آراستہ مکتوب مبارک ترین وقت میں ہمدست ہوا اس میں تحریر شدہ مضمون پر اطلاع پانے کے بعد دِل خوشی سے بیحد معمور ہوا الحمدللہ علی ذالک (تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اس عطا پر) حاصل کلام یہ کہ میاں نعمت کا حال واضح طور پر معلوم ہوا، کاتب تقدیر کا قلم سب کچھ ہونے والی باتیں لکھ کر خشک ہو چکا ہے، وہاں دوستوں کو سلام پہنچا دیں، مکتوب میں یہ بھی درج تھا کہ اسمٰعیل نے مکتوب نہیں پہنچایا اس سبب سے دِل بہت بے قرار ہے، دِل بے قرار کیوں نہوگا ان ایام میں تو محبت اور اخلاص کی نورانی نشانیاں اتنی پے در پے اور مسلسل پیدا ہو رہی ہیں کہ ان کی ذری سی مقدار بھی تقریر و تحریر میں نہیں آسکتی، بلکہ بعضے ایسے عزیز بھی جو کثرتِ ملاقات اور تنہائی میں ہم نشینی سے قبل حضراتِ سیدینؒ اور دیگر اصحاب کرامؓ کے عرسوں کے ایام میں غیریت برتتے تھے اِس زمانے میں (دوری کی وجہ سے) حیرانی میں ہیں اسمٰعیل اگر مکتوب لائیں تو کیا اور اگر نہ لائیں تو کیا محض اس وجہ سے کہ شہر میں ان کے پہنچنے کا یقین نہیں تھا مکتوب ان کے ہاتھ نہیں بھیجا گیا۔ دیگر یہ کہ میاں شیخ زاہد کو چاہیئے کہ ہمیشہ جب تک کہ بازار گرم ہے اُس مکتوب کو جو اِن کے معتقدات کے موافق ہے عود و رباب کے ساتھ دلآویز آواز و انداز سے جیسا کہ وہ جانتے ہیں پڑھتے ہیں۔

(مصرع)

بازار ہے گرم کچھ تو لے لے

اخیر گھڑی تک میاں عبدالقادر اور ان کے ہم رنگ اصحاب کو برنج عرس (عرس کی بلاؤ بریانی) گوارہ رہے، برنج کا رنج نہونا (اچھے کھانے کی غیبت نہونا) بڑی دولت ہے، ایک گجراتی لفظ جو مکتوب میں لکھا گیا تھا اہل مجلس کیلئے جدائی کی دبی ہوئی آگ بھڑک اٹھنے کا باعث ہوا ہو تو کیا عجب کسی نے یہ جو کہا ہے درست کہا ہے۔

(بیت)

بگڑنے والی ہے بنیاد جو بھی تو دیکھے
مگر بنائے محبت خلل سے خالی ہے

جالور میں رہنے والے سادات، قصبۂ کرہ کے اطراف و جوانب کے فقراء اور دھولقہ کے باشندوں اور انکے مانند دیگر

اشخاص کے احوال جہاں تک تحقیق سے معلوم ہوں لکھیں۔

مکتوب ستاسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب فرحت افزا جو مرقوم ہوا تھا، بہترین وقت بزرگ ترین ساعت میں پہنچا، دل بیحد خوشی سے معمور ہوا، لکھا گیا تھا کہ چند ضروریات کی وجہ سے بعضے امیروں سے ملاقات کر کے جلد مجھ کو واپس ہونا پڑا اور موربی کی طرف میں نہیں آسکا، یہ کیا بات ہے آپ تمام شہر میں سر برآوردہ ہیں ان دِنوں آپ کی محبت کے آثار دِلی خلوص کے انوار آپ کے حُسنِ سلوک سے اُس طرح ظہور میں آئے ہیں جس طرح سے کہ آفتاب خصوصاً دوپہر کے وقت ظاہر ہوتا ہے، نہایت مناسب اور معقول یہی صورت تھی جو وقوع میں آئی۔

نیز لکھا گیا تھا کہ بعضے حاسدوں نے میرے دیر سے واپس ہونے کے سبب سے، فتنہ برپا کیا تھا، آخر وہ خود سرنگوں اور شرمسار ہوکر رہ گئے اور بہروں کے شیخ نے عبد القدوس کے سامنے عداوت اور سرکشی کے کلمات کہے، اگر ان لوگوں سے اس قسم کا عجیب معاملہ وقوع میں آئے محلِ تعجب نہیں ہے نفس اور شیطان ایسے سخت دشمن ہیں کہ بہت سارے پرہیز گاری کے ملکوں کے رہرووں کو بدبختی کے غاروں میں انہی دونوں نے جھونک دیا ہے، یہ لوگ اور ہم بیچارے کس شمار میں ہیں، دنیا پرستوں کا طریقہ یہی ہے کہ اہل دنیا کے رجوع ہونے سے خوش وخرّم اور ان کے روگرداں ہونے سے ناخوش وغمگین رہیں (یہ لوگ جو ہمارے دشمن بنے ہیں) ان پر بگڑنے کا موقع نہیں ہے بلکہ ان کے حال پر اظہار ملال اور افسوس واجبی ہے کہ اپنی عمریں انہوں نے اسی پریشانی اور حیرانی میں گزار دیں اور اپنے قابل قدر اوقات اسی تفرقہ اور تردد میں صرف کردیئے، احدیت کی فضا میں سیّاری (عالمِ توحید میں فنافی اللہ کے منازل میں گھومنے) اور ہُوِیت کی ہوا میں طیّاری (بقاباللہ کے منازلیں محویت کے عالم میں جھومنے) کی کوئی خبر ان کو نہیں ملی کسی وقت اور کسی حال میں اس تشویش (پریشان خاطری) سے انہوں نے اپنا منہ نہیں پھیرا، افسوس سو ہزار افسوس وہ لوگ جن کے دلوں کی آنکھیں معرفت (حق تعالیٰ کی پہچان) کے سرمہ سے بہرہ ور نہ ہوئی ہیں یقین ہے کہ۔

(نظم)

ڈوبے ہوئے ہیں اپنے وہ بحرِ وجود میں
ردّ و قبولِ خلق کا خطرہ نہیں انہیں
رکھتے نہیں دلوں میں وہ سودائے سروری

بوتے نہیں کبھی وہ بجز تخمِ نیستی
رَوْ میں ہیں مثل آب علائق سے بے نیاز
ملکر بھی ہیں وہ ساری خلائق سے بے نیاز

مجلس کے رفیق و ہمدم میاں شیخ ضیاء الدین مع متعلقین دعا کے ساتھ مخصوص ہیں، برادرم میاں کمال محمد پہلے ہی سے اس ضعیف سے محبت رکھتے تھے اُس زمانہ میں جب ایک جگہ ملکر رہے تو اور زیادہ اُن کی قابلیت معلوم ہوئی جناب مستطاب سے ان کا تعلق مبارک ہو، جس جگہ کس ہے ایک حرف بس ہے۔

ایضاً۔ ملک منجو جی کی دختر راجے عائشہ نے عالم خان کی کامل کوشش سے بوا عائشہ مرحومہ کے فرزندوں کی خدمت و ملازمت اختیار کی ہے بتاریخ ۱۶/ماہ ربیع الاول دائرہ میں آئی ہیں، عروس پیار خان اوران کے فرزندوں کی خدمت میں سلام و نیاز عرض کیں ہیں۔

مکتوب اٹھاسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افضل بزرگاں ذید فضلہٗ (زیادہ ہوان کی فضیلت) کی خدمت میں عرض ہے کہ برادرم میاں سید محمد نے فرحت بخش پیامات پہنچائے ان کے مطالعہ کے بعد دل بیحد خوشی سے معمور ہوا، وہاں کے تمام عزیزوں کو ہمارا سلام پہنچادیں، اور وہاں کی خبریں پے در پے بھیجتے رہیں برخوردار میاں معروف مع اپنی بہنوں اور والدہ کے دعا کے ساتھ مخصوص ہیں، اگر استطاعت ہو تو تسلیم بخدا ہو جائیں، ورنہ ابھی جس کسی تدبیر میں دل لگتا ہے اختیار کریں، یہاں کے بھائیوں اور بہنوں کے احوال کی اطلاع تو خود بخود وہاں پہنچتی رہتی ہے۔ وقت قابل قدر ہے کچھ مرد ایسے ہیں جنہوں نے اس عہد کو سچ کر دکھایا جو اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی ایسا ہے جو پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی منتظر ہے۔ اور یہ ضعیف ونحیف ہر گھڑی چاہتا ہے کہ جگر گوشوں کو اس جانب طلب کرے اور اس غیبی نعمت میں شریک ہونے کا موقع دے لیکن کیا کیا جائے کہ کلام قدسی میں ارشاد ہوتا ہے اے بیٹے آدم کے میں کچھ چاہتا ہوں اور تو کچھ چاہتا ہے پس میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تو جو چاہتا ہے نہیں کرتا، پس خدائے واحد اگر چاہے تو جب کبھی تھوڑی مہلت تدبیر کی ملے کسی لائق برادر کو اُن فرزندوں کے پاس روانہ کیا جائے گا، اب چاہیئے کہ خاطر جمع رہیں اور اپنے صاحب کی یاد میں گزاریں میاں سید حسین اور میاں بھکن کو سلام پہنچادیں اور میاں شیخ اسمٰعیل، میاں عبدالقادر جلال، میاں شاہ محمد کدن کو بھی، برادرم کمال محمد اور دیگر لائق احباب میاں ضیاء الدین، میاں جمیل، میاں شیخ نظام، اور محبت میں فائق اصحاب قاضی علم الدین، میاں شیخ عبداللہ، میاں شیخ علی اور شہر کے رہنے والوں میں شیخ احمد ساطبی، میاں شیخ احمد مع اپنے تمام آشاؤں کے تسلمات کے ساتھ مخصوص ہیں، میاں جمیل کا کار خیر خدائے تعالیٰ مبارک کرے برادرم میاں ملجّا میاں عماد، میاں شاکر، میاں اسمٰعیل اور میاں خان محمد نے سلام محبّانہ عرض کیا ہے قاصد کی روانگی اچانک آدھی رات کے وقت ہوئی اس سبب سے بھائیوں کو علٰحدہ مکتوب لکھنے کا موقع نہیں ملا، فرزندوں یعنے میاں عبداللہ، میاں محمد، میاں احمد، اور میاں یحیٰ نے اور امتہ الکریم سب بہنوں کے ساتھ بندگی عرض کی ہے اور راجے عائشہ نے سلام کہا ہے اور عبدالرحیم نے بھی سلام عرض کیا ہے۔

ایضاً۔ مکتوب میں لکھا گیا تھا کہ یہاں کسی نے کہا ہے کہ فلاں شخص اس طرح کہتا ہے کہ ''اگر مجھے امر خدا ہو تو یہاں سے نکل کر وہاں جانا واجبی ہے'' اس ضعیف کو یاد نہیں ہے کہ کسی سے ایسا کہا ہو گا، اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ عزیزوں کی ملاقات کے واسطے دل کا میلان اُس طرف رہتا ہے لیکن امرِ خدا پانے کا دعویٰ تو اس سے پہلے بھی نہیں تھا اور اس وقت بھی نہیں ہے۔

مکتوب نواسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہٗ وہاں کی خیریت عافیت کی اطلاع بھیجتے رہیں تا کہ اطمینان حاصل ہو، انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے ہی دنوں میں تمہارے سب ستودہ صفات فرزند صحت وسلامتی کے ساتھ تم سے آملیں گے، ان کی شائستگی اور خوش اطواری سے بندہ کا دل بیحد خوشی سے معمور ہے، مقبول ہونے کی قابلیت خداوند کریم کی بخشش ہے جو کسی کے اختیار میں نہیں۔

(مصرع)

جسے بخشے تو بس بخشے ہی بخشے

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اس کی عطا پر، بی بی جاریۃ اللہ اپنی ماں اور بہنوں کے ساتھ دعا کے ساتھ مخصوص ہیں، باقی اس ضعیف کے دلی دوستوں میں سے ہر ایک کو سلام پہنچا دیں، نیز سنا گیا ہے کہ بعض فقراء بعض عہدہ داروں کو صلح کا پیام بھیج رہے ہیں اور اپنے مکانوں میں رہائش کی اجازت کے طالب ہیں اگر کیفیت حال جملہ اسی طور پر ہے تو تفصیل سے لکھ کر بھیجدیں اے پروردگار مجھ کو مسکین جلا اور مسکین مار اور قیامت کے دن میرا حشر مسکینوں کے زمرہ میں فرما، اس ضعیف کا مکتوب ہر کسی سے مخفی رکھنے کی کوئی حاجت نہیں لیکن جس کی فطرت ہی میں چوں و چرا کی عادت واقع ہوئی ہو ایسے کسی شخص کو دکھلانا بھی ضروری نہیں ہے جہاں کس ہے ایک حرف بس ہے۔

نیز اس ضعیف کی جانب سے بہ تخصیص سلام محبّانہ دعاء مخلصانہ اپنے سب اہلِ بیت کو پہنچا دیں اور کہدیں تمہاری محبت اس مقدار میں نہیں ہے کہ تقریر اور تحریر سے بیان ہو سکے والسلام۔

مترجم

فقیر حقیر سید خدا بخش ابن حضرت میاں سید دلاور عرف مبارک حضرت گورے میاں صاحبؒ

قطعات تعزیتی

بروفات حسرت آیات حضرت مولانا ومرشدنا میاں سید دلاور عرف مبارک گورے میاں صاحب قبلہؒ

(سرپرست دلار الاشاعت کتب سلف الصالحین جمعیۃ مہدویہ ہند)

نتیجۂ فکر خلیفہ وفرزند حضرت موصوف حضرت پیرومرشد مولانا مولوی سید خدابخش صاحب رشدی مہدوی

قطعہ

بلند مرتبہ و پیر صاحبِ افضال جنابِ شاہِ دلاورؒ کے کیا کہوں احوال
تمام عمر کٹی اُن کی حق پرستی میں مبارک اُن کا تھا ہر قول و فعل ہر اک حال
وہ شاہِ دین دلاورؒ سے شاہ نعمتؒ ہے جنابِ حسن ولایتؒ سے پائے فیض و نوال
خلافتِ شہِ اسحٰقؒ بن شہِ یعقوبؒ ہوئی ہے ان کو میسر بجملہ جاہ و جلال
عیاں ہے اہل و عیال اور اہل دوراں پر وہ اُنکی صاف دلی اور اُن کا صدقِ مقال
سنوارنے میں کلام سلف کے تھے مشغول اسی کے بارے میں دائم تھا اُن کا قیل و قال
وہ صالحینِ سلف کے کتب جو چھپوائے بڑا یہ کام ہے جسکی نہیں ہے کوئی مثال
تھی آٹھویں مہ رمضان روز شنبہ تھا بوقت ظہر ہوا آنجناب کا ہے وصال

کہا جو رشدی مسکیں نے از سرِ اخلاص
کہ (شدمبلغ) اسی سے عیاں ہے سالِ وصال

۱۳۷۷ھ